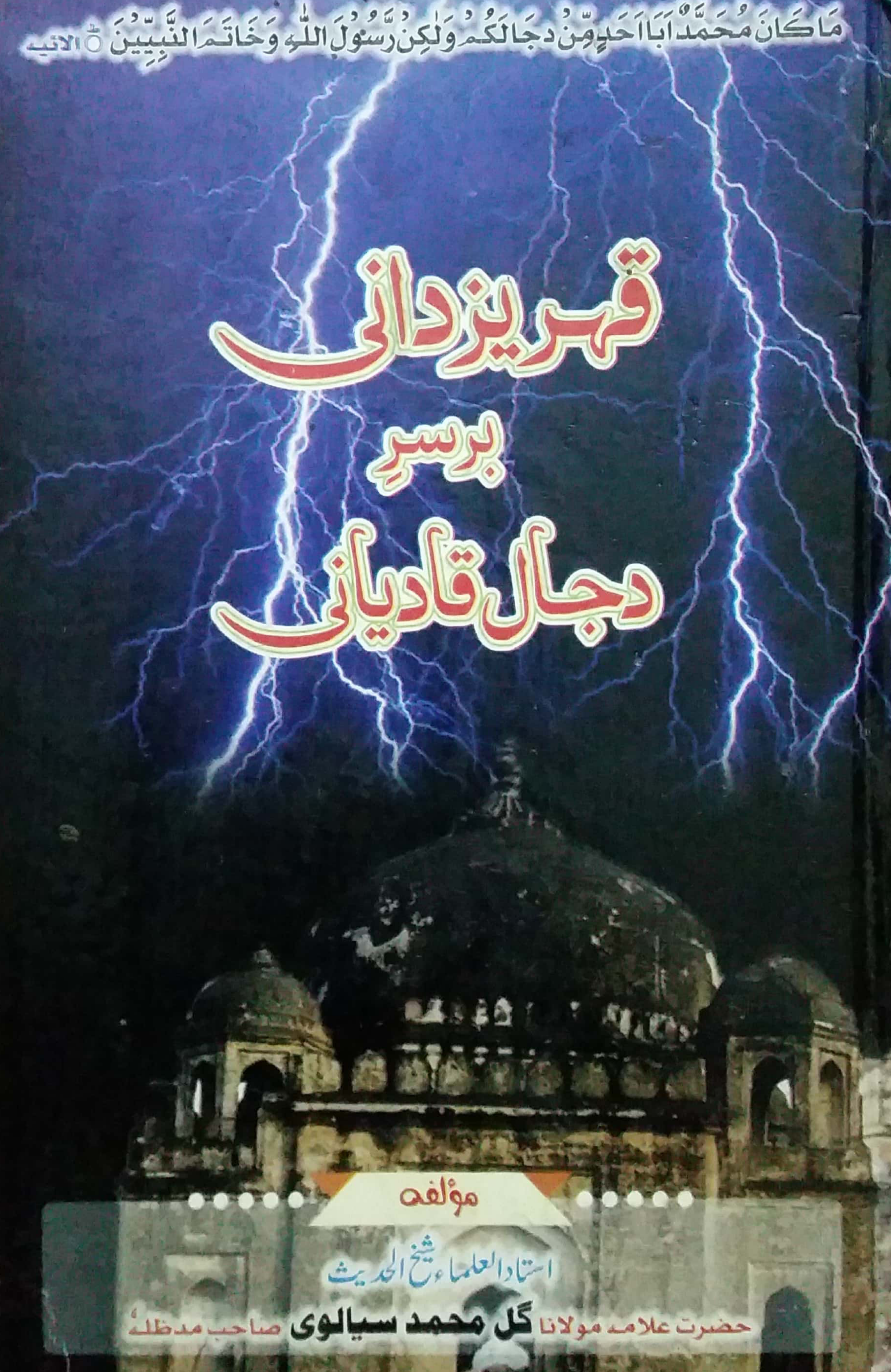

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ﷺ الآیۃ

قہر یزدانی

برسرِ

دجال قادیانی

مؤلفہ

استاد العلماء شیخ الحدیث

حضرت علامہ مولانا **گل محمد سیالوی** صاحب مدظلہٗ

https://archive.org/details/@madni_library

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ط الآئیہ

قہر یزدانی
برسرِ
دجال قادیانی

مؤلفہ

استاذ العلماء شیخ الحدیث

حضرت علامہ مولانا **گل محمد سیالوی** صاحب مدظلہٗ

فرمائش

سید السادات محترم مبارک علی شاہ صاحب سکھر

ملک عبید الرحمٰن صاحب پچنند

باہتمام

دارالعلوم ضیاء قمر الاسلام : جامعہ رحمانیہ نوریہ

رجسٹرڈ ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ ضلع چکوال

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

نام کتاب	---------	قہر یزدانی برسرِ دجال قادیانی
مصنف	---------	علامہ گل محمد سیالوی
نظرثانی	---------	حافظ مولانا محمد ممتاز صاحب
ناشر	---------	القمر لائبریری اہتمام بزم رضا، تلہ گنگ ضلع چکوال
کمپوزنگ	---------	عادل ایوب
ایڈیشن	---------	اوّل
تاریخ اشاعت	---------	25/12/2013
قیمت	---------	250

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

فہرست مضامین

نمبر	عنوانات	صفحہ
1	انتساب کاوش	1
2	عرض ناشر	2
3	ہدیہ تشکر	3
4	اسباب ترتیب کتاب	5
5	منافقین اور مرزائیت کا ظاہر اور ہے باطن اور ہے	7
6	کلمہ طیبہ میں مرزائیوں کی منافقت	9
7	صحابہ سے مرزا کی دشمنی	9
8	سادہ عوام، چالاک دشمن	10
9	انگریز کی چال مولویوں کو تنخواہ دے کر خریدا	10
10	مرزا قادیانی غدارِ خدا بھی ہے غدارِ مصطفیٰ بھی ہے	11
11	حاصل الکلام	12
12	احادیث کے متعلق مرزا کا نظریہ	13
13	شیطان کا نبوت و رسالت پر دوسرا حملہ	16
14	مرزا غلام احمد قادیانی کی مکمل داستان	18
15	مرزا کی تاریخ پیدائش کا معمہ	20

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

16	مرزا غلام احمد قادیانی کا ناب ونسب اور خاندان	21
17	مرزا غلام احمد قادیانی مغل ہیں	21
18	فارسی الاصل ہونے کا گمان	22
19	بیک وقت فاطمی اور اسرائیلی	22
20	مرزا چینی النسل ہیں	23
21	بنی فاطمہ سے ہونے کا دعویٰ	23
22	مرزا کا خاندان معجون مرکب	23
23	ہندو ہونے کا اعلان	23
24	سکھ ہونے کا اعلان	23
25	آریوں کا بادشاہ ہونے کا اعلان	24
26	خلاصۃ الکلام یہ ہے	24
27	ابتدائی تعلیم	25
28	بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اسطرح ہوئی ہے	26
29	مرزا قادیانی کا کھلا جھوٹ	26
30	مرزا غلام احمد قادیانی کا انگریز سے گٹھ جوڑ	27
31	باب دوم: مرزا کا دعویٰ جات عوام میں تاثرات	29
32	باب سوم: ختم نبوت کے معانی اور تحقیقی دلائل	33
31	ارشادات اکابر اور ختم نبوت	53
32	مرزا قادیانی کا ختم نبوت پر اصرار	56

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

33 شان رسول میں گستاخی کا معیار کیا ہے 59
34 کلمات تخفیف وتحقیہ کفریہ ہیں 62
35 گستاخ رسول کا حکم سنن وآثار کی روشنی میں 64
36 باب چہارم: مرزا قادیانی کے غلیظ کلمات تحریف فی القرآن 67
37 باب پنجم: تحریک ختم نبوت مختلف مرحلوں میں اور اہلسنت کا کردار 71
38 تحریک ختم نبوت 1953ء اور تختہ دار 76
39 آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن 79
40 ۱۹۵۳ء تحریک ختم نبوت میں مشائخ علماء عشاقان نبی کی قربانی 82
41 حاصل کلام کچھ اس طرح ہے 95
42 تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ 102

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔

الاھداء

اپنی حقیر سی کوشش رحمۃ العالمین ﷺ کی رضاعی والدہ
حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں پیش
کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، جنہیں چار سال تک حضور
ﷺ کو اپنی گود میں لینے کا شرف ملا، جب تشریف لاتیں تو سرکار
سرور عالم ﷺ امی امی میری والدہ تشریف لائیں کہتے ہوئے
استقبال فرماتے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

گل محمد سیالوی

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

''انتساب کاوش''

قارئین بندہ ناچیز وحقیر اپنی حقیری اس کاوش ومحنت کوسید المدرسین استاد العلماء علم و حکمت میں مہارت تامہ کے مالک محقق اہلسنت و جماعت پیکر اخلاص ومحبت نمونۂ یادگارِ اسلافِ اہلسنت سپہ سالارِ اہلسنت محافظ مدارس اہلسنت پاسبانِ مسلکِ رضاء میری مراد فخر المدرسین حضرت علامہ مولانا غلام محمد سیالوی صاحب مدظلہ العالی، ناظم اعلیٰ شمس العلوم نارتھ ناظمہ آباد کراچی وناظم اعلیٰ امتحاناتِ تنظیم المدارس اہلسنت و جماعت پاکستان جن سے حصول علم وشفقتوں کی وجہ سے آج اس مادہ پرستی کے دور میں اس مشکل عنوان پر قلم اٹھانے کی جسارت کی ہے۔ اور اپنی اس حقیری کاوش کو اپنے استاد محترم کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے استادِ محترم کی محنت وشفقت ومحبت کے سبب مجھے اس قابل بنایا کہ میں اس پُرفتن دور میں دین متین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم سب پر تادیر زندگی قائم ودائم فرمائے اور آپ کو حیات خضری عطاء فرمائے آمین۔

احقر اہلسنت

علامہ الحاج گل محمد سیالوی صاحب

خادم دار العلوم ضیاء قمر السلام ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ چکوال

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

''عرض ناشر''

قارئین کرام، جو کام خلوص نیت سے کیا جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ہمیشہ دوام بخشتا ہے اور اس کو مقبول عام فرماتا ہے۔ اور جو کام ریا کاری و دکھلاوے کی غرض سے کیا جاتا ہے چند دن کی چمک دمک واہ واہ دکھائی دیتی ہے لیکن پھر نشان تک مٹ جاتا ہے کوئی نام تک لینے والا نہیں نظر آتا۔

مشہور ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جب مؤطاء امام مالک کتاب لکھی تو لوگوں نے کہا حضرت باقی علماء ومحدثین نے بھی کتابیں لکھیں ہیں اور آپ نے بھی کتاب لکھی ہے اس کا فائدہ کیا ہوگا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تو وقت بتائے گا کہ کس نے کتاب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر لکھی ہے اور کسی نے اپنی علمی وجاہت کو دیکھانے کی خاطر لکھی ہے۔

زمانہ صدیوں کو محیط ہے آج بھی مؤطاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اہمیت باقی ہے ہمیشہ سے یہ اصول چلا آرہا ہے جو کام ہم نے کرنا تھا وہ ہم کر نہیں سکے اکابر اہلسنت نے زندگی بھر اپنے آپ کو چھپایا یہی وجہ ہے کہ آج اس دنیا کو چھوڑ جانے کے بعد بھی ان کا نام ان کا کام نمایاں نظر آرہا ہے اور روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی مناظر اہلسنت استاد العلماء خطیب پاکستان فخر المدرسین حضرت علامہ الحاج مولانا گل محمد سیالوی صاحب کی عظیم شخصیت ہے سرزمین تلہ گنگ کے مسلمان صدیوں بعد بھی استاد محترم کی مذہبی ودینی خدمات مساجد کی آبادی تدریسی سرگرمیوں اور تحریر و تقریر میں جو کاوشات سرانجام دے رہے ہیں ان کو یاد رکھیں گے انشاللہ العزیز دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عوام اہلسنت کے سروں پر قائم فرمائے آمین

(اراکین بزم رضا ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ چکوال)

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ھدیہ تشکر

ازبصد منیر، **علامہ منیر عباس چشتی گولڑوی**

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔

امابعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔

ماکان محمد اباحد من رجالکم ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی ایک بھی باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں (سورۃ الاحزاب 40)

مسئلہ ختم نبوت کے متعلق بذات خود حضور نبی کریم ﷺ نے بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ ارشادات فرمادیئے، جن میں سے چند بطور برکت پیش کرتا ہوں۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال کانت بنواسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ملک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل میں سیاست کا کام انبیاء کرام کرتے تھے، جب کوئی نبی فوت ہوجاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا تھا۔ مگر اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اہور خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے (مسلم حدیث رقم 4773 بخاری حدیث رقم 3455 ابن ماجہ حدیث رقم 2871)

اس حدیث میں جملہ لانبی بعدی قادیانیت کا ردّ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا حصہ سیکون خلفاء فیکثرون وہابیہ کے عقیدہ عدم علم غیب نبی ﷺ کا رد پیش کررہا ہے۔
بلکہ یہی جملہ رافضیت کے دانت بھی کھٹے کررہا ہے۔

لا تقوم الساعۃ حتیٰ یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ ۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قریب جھگڑالو جھوٹے پیدا نہ ہوں گے، جن میں سے ہر ایک رسالت کا دعویٰ کرے گا (مسلم حدیث رقم 7342 بخاری حدیث رقم 3609)

انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں سے آخری ہے (مجمع الزوائد حدیث رقم 5855)

یہ تمام تر دلائل قصر مرزائیت میں آگ لگا رہے ہیں، مگر حیرت ہے کہ دوسری طرف قادیانی ٹیمیں مرزا قادیانی کے گن گا رہی ہیں۔ **لعنۃ اللہ علی الکذبین۔**

امتِ مسلمہ کے عقائد میں سے ایک اعتقادی مسئلہ ختم نبوت پر مجاہد اہلسنت الحاج علامہ گل محمد سیالوی صاحب مدظلہ العالی نے اپنے قلمِ حق کو جنبش دی، اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس موقع پر میں فخر السادات سید مبارک علی شاہ صاحب زید مجدہ (سکھر شریف) کا بھی تہہ دل سے شکر یہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے علامہ سیالوی صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرا کے مسلمانوں کے عقائد پر پہرہ دینے کا حق ادا کیا۔ ساتھ ساتھ میں بزم رضا تلہ گنگ کے جوانوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں، جو علامہ سیالوی صاحب کے ساتھ شانہ بشانہ عقائد کا پرچار کر رہے ہیں۔ اور آخر میں، میں مشکور ہوں حضرت علامہ محمد ممتاز چشتی صاحب زید علمہ (ڈھوک پٹھان تلہ گنگ) کا جو کتاب کی اشاعت میں کاوشیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو مزید دین کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین

محب الفقراء منیر عباس چشتی 8/12/13

Facebook-Munirbbas411@yahoo.com

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

''اسباب ترتیب کتاب''

تحصیل تلہ گنگ کے قصبہ پچنند میں مرزائی زمیندار برادری ہے پچنند کے ہی رہنے والے ہیں اور زمیندار فیملی کے اہلسنت وجماعت بھی الحمداللہ اکثریت سے موجود ہیں مرزائیت کی طرف سے اہلسنت وجماعت پر مختلف طرف سے حملے ہو رہے تھے لٹریچر کے ذریعے غریب آدمیوں کو روپے پیسے کا لالچ دے کر اور آپس میں رشتہ داریاں قائم کر کے ازواج کے رشتے جوڑنے کے ذریعے مختلف طبقہ کے لوگوں کو ورغلاتے ہوئے مرزائی بنانے میں کافی محنت کی جارہی تھی جن کے مقابلے میں مولانا محمد ابراہیم سیالوی صاحب نے اپنے احباب کے تعاون سے پچنند میں تبلیغ کا سلسلہ مرزائیت کے رد میں شروع کیا 2002ء سے آج تک ہر سال تاجدار ختم نبوت کا انعقاد ہوتا رہا ہے 2012ء میں مویشی منڈی کے مقام پر پچنند میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا القمر ویلفیئر سوسائٹی لاہور اور ڈاکٹر ملک بشر احمد صاحب القمر ہسپتال تلہ گنگ انجمن قمر الاسلام دارالعلوم ضیا قمر الاسلام ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ ،ادارہ منہاج القرآن، بزم کاروان عشق مصطفیٰ ﷺ تلہ گنگ انجمن سیفیہ تلہ گنگ تحصیل تلہ گنگ کے مشائخ وعلماء وعوام اہلسنت وجماعت کی انتہائی کاوشوں کے نتیجے میں تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس پچنند میں کامیاب ہوئی جب کانفرنس ختم ہوئی تو ہر قسم کے تبصرے ہونے لگے مولانا گل محمد سیالوی صاحب نے نمازِ ظہر مسجد بلال پچنند ہائی سکول کے نزدیک ادا کی مسجد سے باہر آتے ہی مولانا گل محمد سیالوی سے چند احباب کی ملاقات ہوئی سید السادات پیر مبارک حسین شاہ صاحب سگھر، ملک عبیدالرحمان صاحب پچنند سرفہرست ہیں قبلہ پیر صاحب اور ملک صاحب کا کہنا تھا کہ مولانا گل محمد سیالوی صاحب آپ کی تقریر تعارف مرزائیت کے موضوع پر مشتمل انتہائی کامیاب رہی گذارش ہے اسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے اگر مدلل قسم کی مختصر مگر جامع کتاب آئندہ سال کانفرنس تک عوام کے ہاتھ آجائے تو

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہمارے مسلمان بھائیوں کے لئے سنگ میل ثابت ہو اور مرزائیوں کے ساتھ مسلمانوں کے رشتے ناتے منقطع ہو جائیں سوشل بائیکاٹ کا پروگرام عوام کو دیا جائے تو مسلمانوں کیلئے بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ مولانا گل محمد سیالوی نے وعدہ کیا کہ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

الحمداللہ استاد محترم مولانا گل محمد سیالوی صاحب نے وعدہ نبھانے کیلئے سب سے پہلے تو کُتب کا ذخیرہ جمع کیا اس کے بعد حوالہ جات نوٹ کر کے دن رات ایک کر کے اس کتاب کو تحریر کیا دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کی اصلاح فرمائے۔ مرزائیت کے اخلاقیات میٹھا پن دیکھ کر ہر خاص و عام متاثر ہو جاتا ہے مگر افسوس کہ اہلِ اسلام میں یہ تڑپ پیدا ہو جائے کہ باطل نظریات والوں کی عادات کو دیکھنے کے بجائے ان کے نظریات وعقائد پر غور فرماتے تو یقیناً کوئی شخص بھی ان سے متاثر نہ ہو پاتا بلکہ نفرت کرتا ایسے گندے ونظریات کی وجہ سے اور خود کو ان کے میل جول سے دامن بچالیتا اور یہ ضروری ہے کہ مرزائیت کے ظاہر کو ہم خوب پہچان کر پوری تحقیق کریں کہ ان کا ظاہر با اخلاق ہے زبان میٹھی ہے اس سے متاثر ہونے کے بجائے مرزائیت کے عقائد ونظریات کی صورت میں باطن پر نظر ڈالیں تو محبت نہیں نفرت ہوگی کیونکہ نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں مرزائی کرتے ہیں ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے عقیدت رکھنے والے کسی صورت پر بھی میل جول رشتے ناتے ہرگز نہیں رکھ سکتے کہ مرزائی مرتد ہیں اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے یہ رشتہ قائم کرنا مؤمنوں کیلئے حرام ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی مرزائیت کیساتھ جوگھ جوڑ رکھتے ہیں وہ حرام کے مرتکب ہو کر خود کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں۔

شہزادۂ اہلسنت

صاحبزادہ ضیاء المصطفیٰ سیالوی صاحب

دارالعلوم ضیاء قمرالاسلام ملکوال

سرگودھا روڈ، تلہ گنگ، چکوال

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

باب اوّل

"منافقین اور مرزائیت کا ظاہر اور ہے باطن اور ہے"

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

”منافقین اور مرزائیت کا ظاہر اور ہے باطن اور ہے“

منافقین اور مرزائیوں کی پالیسی مسلمانوں کے ظاہر اور ہے اور باطن اور ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے ملاحظہ کیجئے۔

ومن الناس من یقول اٰمنا باللہِ وبالیوم الآخر وماھم بمؤمنین۔

(سورۂ البقرہ)

ترجمہ: اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور پیچھے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت کیساتھ ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود مومن نہیں دوسری آیت میں فرمایا ہے۔

یخادعون اللہ والذین آمنوا ومایخدعون الا انفسھم وما یشعرون

(سورۂ البقرہ)

ترجمہ: فریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

تشریح: فریب دینے والوں کی سوچ یہ ہے کہ ہم سب کو فریب دے رہے ہیں لیکن اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں انہیں شعور ہی نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون۔ (سورۂ البقرہ)

ترجمہ: ان کے دلوں میں بیماری ہے اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے اور بدلہ ان کے جھوٹ کا۔

تشریح: وہ بیماری کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت ان کی بیماری ہے بظاہر تو

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مسلمان نظر آتے ہیں مگر عقائد میں اتنے گندے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے عداوت کی آگ سے ہر وقت ان کے دل جلتے رہتے ہیں کبھی مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر اعتراض تو کبھی اختیارات مصطفیٰ علیہ اسلام پر اعتراض ہے یہی حال مرزا قادیانی کا ہے۔

''کلمہ طیبہ میں مرزائیوں کی منافقت''

بظاہر عوام الناس کے سامنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں جب کہ دل اور تنہائی میں لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ ہے یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو رسول اللہ بتاتے ہیں العیاذ باللہ

''درود شریف پڑھنے میں منافقت''

الھم صلی علی محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ
عبدك المسيح الموعود والمهدى الموعود
وبارك وسلم انك حميد مجيد نعوذ بالله

(ضیاء الاسلام پریس قادیانی رسالہ درود شریف ص ۴۲)

افریقہ میں مرزائیوں کی مرکزی عیدگاہ کی پیشانی پہ یہی کلمہ لکھا ہوا ہے جس کی تصاویر اخبارات میں چھپ چکی ہے اور مرزا ناصر کے دورۂ افریقہ پہ تصویری کتاب Afnca-speak پہ احمدیہ سنٹرل ماسک نائجیریا کا فوٹو موجود ہے وہاں یہی کلمہ لکھا ہوا ہے۔

صحابہ سے مرزا کی دشمنی:

بعض نادان صحابہ کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا نعوذ باللہ: (ضمیمہ نصرت الحق ص ۱۲۰)

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ابوبکر وعمر کیا تھے وہ حضرت مرزا کی جوتوں سے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے ماہنامہ المہدی بابت جنوری فروری ۱۹۱۰ء ۳۲ صفحہ نمبر ۵۷، احمدیہ انجمن اشاعت لاہور پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو اب نئی خلافت لو اور ایک زندہ علی مرزا قادیانی تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو: (ملفوظات احمدیہ ص ۱۳۱ جلد اول)

اس قسم کے غلیظ نظریات جو مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتابوں میں لکھے اور اسکے ماننے والے بھی لکھیں کیا اس سے بڑا مرتد کون ہوگا۔

سادہ عوام، چالاک دشمن

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کی نوکری اس انداز میں کی کہ مرتد ہو کر واجب القتل ٹھہرا اور سیکورٹی اس قدر کہ کوئی جرأت کر کے اس کو قتل نہ کر پایا حالانکہ وہ مرتد واجب القتل تھا اور اسکے ماننے والوں کا بھی وہی حال ہے۔ دکھ ان علماء پر ہے جو اس وقت بھی مرزا قادیانی کا ساتھ دیتے رہے کبھی باین معنی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کروڑوں نبی آجائیں تو آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا تحذیر الناس میں ہے قارئین یہ پڑھتے آرہے ہیں اسلام کی تباہی مسلمانوں کی گمراہی کا سبب پاک وہند میں فرقہ واریت ہے کہ مسلمانوں کو کمزور کر دیا گیا ہے کہ مسلمان بے بس ہو کر حیران ہے کہ ان حالات میں کس کو صحیح کہیں اور کس کو غلط کہیں دلائل میں سب قرآن ہی پیش کرتے ہیں اور حدیث پاک پیش کرتے ہیں مگر یاد رکھیئے جو لوگ قرآن وحدیث میں معنوی لفظی تحریف کرتے ہیں غداری کرتے ہیں وہ وفا کس سے کر سکتے ہیں مرزا قادیانی نے قرآن پاک میں غداری کی ہے اور احادیث مبارکہ میں افراط تفریط سے کام لیا ہے صرف انگریز کو خوش کر کے دولت کمانے کا چکر تھا مسلمانوں کی تباہی انگریز کے ہاتھوں کیسے ہوئی؟

انگریز کی چال خاص مولویوں کو تنخواہ دے کر خریدا

انگریز کیساتھ مرزا کے خاندان کی وفاداریاں کون نہیں جانتا اور مرزا اکیلا کیا کر سکتا تھا

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اس کیساتھ خاص مولویوں کا جتھہ تھا جو انگریز کا تنخواہ دار تھا۔ ظاہر ہے جس کی تنخواہ کھاتے اسی سے وفا کرتے تھے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ کھاتے ہیں وہ اپنے نبی مکرم علیہ اسلام سے وفا کرتے آرہے ہیں اور تا قیامت کرتے رہیں گے۔ انشاءاللہ

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے حبیب کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

وہ ہیں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ جس مرد درویش نے پوری زندگی ہندوؤں، انگریزوں کی مخالفت کی ہے اور جن بدبختوں نے انگریز سے تنخواہ اور مال ودولت وصول کیا تھا۔ یا اب کر رہے ہیں وہ انہی کے ساتھ وفادار ہی ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ وفاداری کیسے کر سکتے ہیں۔

مرزا قادیانی غدارِ خدا بھی ہے غدارِ مصطفیٰ بھی

اللہ تعالیٰ سب کا خالق بھی رازق بھی ہے مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے غداری کی ہے لکھتا ہے؟

خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب وحلم اور تلخی وشیرینی اور حرکت وسکون سب اسی کا ہوگیا اور اس حالت میں مَیں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک دنیا کا نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاحق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ: پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِقَ فَخَلَقْتُ آدَمَ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

(کتاب البریہ ص ۸۶ تا ص ۸۷ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۰۴ تا ص ۱۰۵)

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ایک جگہ اللہ تعالیٰ کی مرزا قادیانی توہین کرتا ہوا لکھتا ہے۔

مرزا صاحب کو ان کے خدا کی طرف سے یہ الہام ہے۔ اُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ اَفْطُرُ اَسْھَرُ وَاَنَام: میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا اور افطاری کروں جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔ (البشریٰ، مجموعہ الہامات مرزا جلد۲ص ۷۹۔)

ایک اور مقام پر توہین آمیز کلمات لکھتا ہے۔

میں نے تجھ سے ایک خرید وفروخت کی ہے یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا تو بھی اس خرید وفروخت کا اقرار کر اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید وفروخت کی تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولا دتو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (دافع البلاص ۸، روحانی خزائن جلد۱۸ص ۲۲۸۔)

”خدا غلطی بھی کرتا ہے“

اِنِّیْ مَعَ الْاَسْبَابِ اتیك بغتة انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب انی مع الرسول محیط:

(البشر مجموعۃ الھامات جلد۲ص ۷۹) میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ خطا کروں گا اور بھلائی کروں گا اپنے رسول کیساتھ محیط ہوں۔

”حاصل الکلام“

مرزا صاحب کی مذکورہ بالا عبارات سے ظاہر ہے کہ ان کا خدا وہ نہیں جو مسلمانوں کا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا خدا ان تمام عیوب سے پاک ومنزہ ہے جوانہوں نے بیان کی ہیں اس خدا کی نہ کوئی مثال ہے نہ کوئی مثیل جب مرزا کا مسلمانوں کے خدا سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے تو عیاں راچہ بیان کے مصداق ان کا اسلام سے بھی کوئی واسطہ نہ رہا۔ خود مرزا اور ان کے پیرو

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کار ضروریات دین کے انکار کے باعث دائرۂ اسلام سے خارج ہوگئے مسلمان فقط وہ ہے جو ضروریات دین کو تمام تر لوازمات وشرائط کے ساتھ مانتا ہو اور جو ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے گا وہ کافر ہے جو سرے سے خدا کا ہی انکار کردے بلکہ اپنی ذات میں خدائی صفات پائے جانے کا دعویٰ کرے تو اس کے کفر میں کیا کسر باقی رہ جاتی ہے سو مرزا صاحب اور ان کے پیروکاروں کے کافر ہونے میں ذرہ برابر شک نہیں ہوسکتا۔

''احادیث کے متعلق مرزا کا نظریہ''

میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث میں نہیں قرآن اور وحی ہے جو میرے اُوپر نازل ہوئی ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میرے وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں

(ازالہ اوھام حاشیہ جلد اص ۱۷۷ روحانی خزائن جلد ۱۹ اص ۱۴۰)

اس قسم کی کثیر عبارات ہیں مرزا قادیانی اور انکے جانشینوں و پیروکاروں کی جو واضح طور پر کفریہ عقائد پر دلالت کرتی ہیں اگر پھر بھی کوئی ان کے کفر میں شک کرے تو پھر اس کے اپنے کافر ہونے میں شک نہیں رہتا۔ سرورق ابتدئیہ کتاب حق و باطل کی جنگ کا آغاز حضرت آدم علیہ اسلام کے تخلیق ہونے سے ہی شروع ہوگیا تھا حضرت آدم علیہ السلام کے معرض وجود میں آنے کیساتھ ہی آپ کی رسالت و نبوت کی صفات خاص پر اللہ تعالیٰ کے بطور اعزاز و اکرام انعامات عطا کردہ کمالات آدم علیہ اسلام کو ملے تو خالق کائنات نے اس حُسن خاص کو ملائکۃ المقربین کے سامنے پیش کیا اور اس تخلیقی حسن کو نکھار دینے کیلئے فرشتوں کو حکم صادر فرمایا جسکو قرآن پاک میں باضابطہ نقل کیا گیا ہے۔

وَاِذْقُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (پ ا سورۃ البقرۃ آیت 34)

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ترجمہ: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کیلئے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے متکبر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔

احترام آدم علیہ السلام میں ملائکہ کی جماعت کثیرہ شامل ہوئی اور انکار ایک نے کیا وہ بھی جسطرح جنس میں الگ تھا کام میں بھی الگ رہا۔ جب شیطان سے سوال کیا گیا کہ تجھے سجدہ کرنے سے مانع کونسی چیز تھی کہ تو نے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی و رسول علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تو کہتا ہے۔

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۔ (پ۲۳ سورہ ص آیہ ۷۶)

ترجمہ: بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

شیطان یہ بھی تسلیم کر چکا ہے کہ مجھے آگ سے خلق کیا گیا ہے اور خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے سجدہ کرنے کا حکم دینے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے تو شیطان کی بدبختی کہ اپنے پیدا کرنے والے خالق سے بھی بڑا حکیم بن بیٹھا اور متکبر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِىْ (اور میں نے اس میں اپنی روح پھونکی) اپنی قدرت کاملہ سے بنایا بولنے چلنے عبادت و ریاضت کے قابل میں نے خود بنایا نبوت و رسالت کا تاج بھی اللہ تعالیٰ نے خود عطاء فرمایا ہیں اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً۔ نائبِ خلیفہ کے انعامات سے بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے باوجود یہ کہ شیطان نافرمان ہو کر محاذ آرائی کر رہا ہے اللہ تعالیٰ نے شیطان سے صرف اتنا فرمایا کہ فَاخْرُجْ فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ۔ پس تو جنت سے نکل جا پس بے شک تجھ پہ لعنت کی گئی۔ شیطان نے جنت سے نکلنا گوارہ کر لیا اللہ تعالیٰ کے نبی و رسول علیہ السلام کی تعظیم نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے پھر ارشاد فرمایا کہ وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِىْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اور بے شک تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے۔ لعنت کا بوجھ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت کا بوجھ اٹھا لیا اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کیا ہے۔ کیا یہ عدم علم ہے معلومات کی کمی ہے علم تھا اللہ تعالیٰ کی پہچان تھی عبادت گذار تھا زہد و تقویٰ میں کوشاں رہتا تھا توحید خداوندی کا علمبردار تھا مگر اللہ تعالیٰ کے رسول و نبی حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم بجا نہ لا کر مستحق

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

لعنت ٹھہرا شیطان لعین کے اس معاملہ کو سمجھنے میں ایک نقطہ کافی ہے کہ شیطان نے ضد عناد تعصب اناء کی آگ جلائی جاننے بوجھنے کے باوجود یہ سب کچھ کیا تو ثابت ہوا کہ باطل قوت ہمیشہ ضد سے کام لیتے ہوئے انکار کرتی ہے اور قوت حق ہمیشہ صحیح بات اور کام کو بروئے کار ہے۔

نبوت ورسالت کے منصب کی مخالفت کا آغاز شیطان لعین نے کیا اور اسکی ذریت آج تک اپنے اس کام میں مصروف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خالق کائنات عطاء خالق کل سے فرمایا۔ یَـاَیُّهَاالنَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ (پ۹ سورہ آیہ ۱۵۸) ترجمہ: تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔

اعلان نبوت ورسالت کیساتھ ہی شیطانی قوتوں نے مختلف انداز وروپ و چہرے بدل لیے مخالفت میں کھڑے ہوئے مشن شیطان والا ہی ہے انداز الگ ہے اب سرفہرست مشرکین کا اعتراض تھا کہ ہم رؤسا مکہ موجود ہیں اللہ تعالیٰ کو ہم میں سے کوئی نظر نہیں آیا عبداللہ کا یتیم بیٹا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نظر آئے جنکو نبوت ورسالت کا تاج دینا تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے یوں سمجھایا۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَاللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا کَانُوْایَمْکُرُوْنَ۔ (پ۸ سورۂ انعام آیہ ۱۲۴) ترجمہ: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے عنقریب مجرموں کو اللہ تعالیٰ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب بدلہ ان کے مکر کا۔

یعنی رسالت ونبوت اسے نہیں دی جاتی جو رئیس ہو علاقہ کا بادشاہ ہو ملک کا یہودیوں اور عیسائیوں اور نصرانیوں کا ایجنٹ ہو بلکہ نبوت ورسالت یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام ہے اسے دی جاتی ہے جس شخصیت میں اللہ تعالیٰ نے خود استعداد رکھی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نبوت ورسالت کا تاج عطاء فرماتا ہے اور اعلان کرنے کا حکم بھی خود صادر فرماتا ہے کہ اب اپنی نبوت ورسالت کا اعلان فرمادیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں تھے

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تو اللہ تعالیٰ کے انعام کا اعلان فرماتے ہیں فرمایا: قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔ (پ ۱۶ سورۂ مریم آیہ ۳۰) بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا نبی بنا کر بھیجا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کی عزت پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی اور ایسے اعتراضات ہوئے جو محض عقلی باتیں تھیں تو ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اعلان نبوت کرنے کی اجازت دی ہے۔

چالیس سال تک مکۃ المکرّمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت گزارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکۃ المکرّمہ والے امین سچا حق گو مانتے ہیں مگر نبوت کے ماننے کی باری آئی تو انکار کر دیا اس وقت ضرورت تھی اعلان نبوت کا حکم فرمایا گیا جب نبوت و رسالت پر اعتراضات ہوئے تو جواب بھی اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ یہ رسالت و نبوت خریدی نہیں جاتی یا آ تجنبٹی پر نہیں ملتی یہ اللہ تعالیٰ کی عطاء ہے جس میں صلاحیت رکھی ہے اسے دے دی ہے۔

شیطان کا نبوت و رسالت پر دوسرا حملہ:

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور نبوت و رسالت تک شیطان بھیس و روپ بدل بدل کر حق کا مقابلہ کرتا رہا شیطان نے اپنی مخالفت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی جب رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا سنہری دور آیا تو شیطان کی جنگ ایک رخ میں نہ تھی بلکہ بہت ساری خرابیاں جنم لے چکیں تھیں کبھی مشرکین کے روپ میں کبھی یہودیوں کے روپ میں کبھی نصرانیوں کے روپ میں۔

ختم نبوت پر بہروپیوں کے یکے بعد دیگرے حملے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مقدس سے ان یہودیوں کی نشاندہی

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

(ترمذی شریف جلد۲ص ۴۵ ابوداؤد جلد۲ص ۱۲۷)

ترجمہ: حضرت ثوبان سے ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے سب کا گمان ہوگا کہ وہ نبی ہیں اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میرے بعد تیس کذاب ہوں گے وہ گمان کریں گے کہ وہ نبی ہیں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میں نبی ہوں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اس کے باوجود شیطان کا روپ اب بدل گیا سابقہ دوروں میں بھی یہ بہروپیاں دکھاتا رہا ہے اپنے نمائندے تیار کرتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورحاضر میں جن بدنصیبوں نے اپنی آخرت برباد کی اور مسلمانوں کو بھی پریشان کیا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی اور مرتد ہوئے اُن کذابوں کی مختصر لسٹ یوں ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرماتے ہوئے فرمایا کہ قیامت تک تیس کذاب میری امت میں سے برآمد ہوں گے ان میں مسیلمہ کذاب: اسود عنسی مختار ہوں گے (فتح الباری جلد ۶ص ۴۵۴)

ذیل میں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

اسود عنسی: سب سے پہلا کذاب مدعی نبوت یمن کا اسود عنسی تھا جس نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے چند دن قبل نبوت کا اعلان کیا۔

طُلَیْحَہْ اَسَدِی: طلحہ اسدی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر حیات طیبہ میں نبوت کا دعویٰ کیا حضرت ضرار کی سرکردگی میں ایک لشکر اس کی سرکوبی کیلئے روانہ فرمایا جس نے طلحہ اسدی کا

Click For More Books
For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

زبردست مقابلہ کیا۔

مسیلمہ کذاب: اپنے قبیلے بنوحنیفہ کے وفد کے ہمراہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اپنے ساتھ نبوت میں شریک فرمالیں آپ کی بیعت کرلوں گا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں کھجور کی ایک خشک شاخ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم خلافت میں مجھ سے یہ شاخ بھی مانگو تو میں تجھے نہ دوں گا اس نے واپس جا کر اعلان نبوت کردیا۔

اس وقت مسیلمہ کذاب کے خلاف خالد بن ولید جیسے عظیم صحابی کی کمانڈ میں تیس ہزار منکرین ختم نبوت واصل جہنم ہوئے اور بارہ سو صحابی بھی جام شہادت نوش فرما گئے تھے جن میں سے سات سو صحابی حافظ قرآن بھی تھے جو جام شہادت نوش فرما گئے خود مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کو حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا ہے۔

سجاح کاہنہ: بنوتمیم قبیلہ کی عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا مختار ثقفی اور حارث بن سعید اور مغیر بن سعید اور بیان بن سعید اور ابوعلی منصور عجلی نے نبوت کا دعویٰ کیا صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین نے بہت کو توقتل کیا تو ابومنصور عجلی کو پھانسی پر لٹکایا گیا پھر اسے جلا دیا گیا اب چودہ صدیاں بیت جانے کے بعد کیا ہوا:

مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا مگر اس کے ساتھ وہ سلوک نہ ہوا جو صحابہ کرام نے بقیہ نبوت کے دعویٰ کرنے والوں سے کیا تھا اس معاملہ میں ہماری ایمانی کمزوری ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی مکمل داستان:

اب ہم کوشش کریں گے انشاءاللہ کہ مرزائیت کی مکمل داستان پیش کریں تاکہ اس کہانی سے متنفر ہوسکیں اپنے ایمان کو محفوظ رکھ سکیں۔

اَوّلاً: مرزا قادیانی کی پیدائش سے انگریز کیساتھ گٹھ جوڑ تک کے حالات بیان کئے جائیں

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

گے جس میں نبی اور کذاب میں فرق ظاہر ہوگا۔ ثانیاً: مرزا قادیانی کے نبوت کے دعویٰ سے قبل کے دعویٰ جات اور سادہ عوام پر اثر کیا ہوا۔ ثالثاً: تحریک ختم نبوت ۱۹۰۰ء تحریک ختم نبوت، ۱۹۵۹ء تحریک ختم نبوت، ۱۹۶۶ء میں اہلسنت و جماعت کے مشائخ وعلماء وعوام کا کردار نمایاں تھا اور تحریکات کا مکمل تذکرہ تین مرحلوں میں پیش کیا جائیگا۔ رابعاً: ختم نبوت کے معانی ومطالب اور ختم نبوت پر مکمل قرآن وحدیث واقوال اکابر سے ثبوت اور دلائل پیش کئے جائیں گے انشاءاللہ۔ خامساً: توہین انبیاء واولیاء ہونے پر قواعد ضوابط اور ان کی مکمل قرآن وسنت واقوال اکابر سے وضاحت ہوگی انشاءاللہ العزیز۔ سادساً: مرزا غلام احمد قادیانی کے زبانی وعملی مغلظات کا بیان اور اسکی جماعت کے مغلظات کتب قادیانیت سے بیان کیے جائیں گے انشاءاللہ العزیز۔ تتمۃ الکتاب: تحریک ختم نبوت تحصیل تلہ گنگ و پچنند اور مرزائیوں کی چالاکی اور اسکا سدباب کرنے میں اہلسنت کا کردار بیان کیا جائیگا۔

بَابُ الْاَوَّلُ فِی التَّعَارُفِ:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی پیدائش کے متعلق لکھتا ہے ملاحظہ ہو میں توأم کا معنی پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یَا آدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّۃَ (پ ا سورۃ البقراء ص ۱۹) ترجمہ: اے آدم تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو۔ (براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶) میں درج ہے اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا (تریاق القلوب ص ۳۵۱ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۴۷۹)۔

چونکہ مرزا کے ساتھ پیدا ہونے والا بچہ لڑکی تھی اس لئے انہیں یہ وہم تھا کہ میرے اندر بھی انثیت کا مادہ موجود ہے چنانچہ انہوں نے اپنے اس خیال کا اظہار یوں کیا میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح خدا تعالیٰ نے انثیت کا مادہ مجھ سے بکلّی الگ کر دیا (یعقوب علی قادیانی، حیات النبی جلد ا ص ۵۵)

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مرزا کی تاریخ پیدائش کا معمہ:

مرزا غلام احمد قادیانی کی تاریخ پیدائش کے متعلق متضاد بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ حتمی تاریخ کا علم خود مرزا کو اور ان کے اہل خانہ کو بھی نہیں معروف یہی ہے کہ وہ لاہور کے شمالی مشرق میں ۵۰، ۵۵ میل پر واقع ہندوستان کے ضلع گورداس پور کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں ۱۳ فروری ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا جب سکھ حکومت دم توڑ رہی تھی اور ہندوستان میں برطانوی اقتدار کا سورج طلوع ہو رہا تھا۔ اس دور کے متعلق ان کی اپنی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ جب ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ آزادی شروع ہوا تو اس وقت اس کی عمر سولہ سترہ سال تھی مرزا لکھتا ہے۔

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا اور ریش و برودت کا آغاز نہیں تھا، کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۵۹ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۷۷ اپنی تاریخ پیدائش سے متعلق قادیانیت کے پیشوا کے بیان پر غیر تو غیر ٹھہرے ان کے اپنے بیٹے کو اعتماد نہیں وہ اسے صحیح تسلیم نہیں کرتا اور اپنے اختلاف کا اظہار اس طرح کرتا ہے۔

لیکن بعد میں ان کے خاندان کے افراد میں اس کے سال ولادت کے بارے میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا پہلے نظریے کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء ہو سکتا ہے۔ مرزا بشیر احمد سیرۃ المھدی جلد ۲ ص ۱۵۰ ایک تخمینہ کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۱ ہو سکتا ہے جلد ۲ ص ۷۴، پس ۱۳ فروری ۱۸۳۵ عیسوی ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے۔ سیرۃ المھدی جلد ۳ ص ۷۶

جبکہ دیگر ۱۸۳۳ء کو سال ولادت قرار دیتے ہیں، سیرۃ المھدی جلد ۳ ص ۱۹۴ معراج دین نے تاریخ ولادت ۱۷ فروری ۱۸۲۲ء مقرر کی ہے سیرۃ المھدی جلد ۳ ص ۱۴۰۲ مرزا غلام احمد قادیانی کی تاریخ پیدائش کا تعین ایک معمہ ہے جسے نہ تو خود مرزا متعین کر پایا کہ کم از کم باپ

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سے پوچھ لیتا نہ ہی اسکا بیٹا متعین کر سکا اور شش پنج میں پڑ گیا، کہ کیا کروں نبی ہونے کا دعویدار پتہ تاریخ پیدائش کا نہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا نام ونسب اور خاندان:

مرزا غلام احمد قادیانی کے نام ونسب اور خاندان کے بارے میں جاننا اس لئے ضروری ہے کہ کسی تنظیم اور تحریک کے بانی کے عزائم ومقاصد اور نظریات وخیالات اس کی شخصیت کے گرد گھومتے ہیں اور انہیں اس کی ذات سے الگ کر کے دیکھنا اور پرکھنا ممکن نہیں ہے۔

مرزا کا نام غلام احمد ماں کا نام چراغ بی بی باپ کا نام غلام مرتضیٰ دادا کا نام عطاء محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا۔ مرزا کے اس شجرۂ نسب سے اس کی اور اس کے آباؤ اجداد کی نسل متعین کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آتا ہے کیونکہ مرزائے قادیان کو خود معلوم نہیں کہ ان کی نسل اور خاندان کیا ہے؟ وہ اس حوالے سے تشکیک وابہام کا شکار نظر آتے ہیں اس کا ثبوت خود ان کی تحریریں ہیں وہ اپنی اصل ونسل کے بارے متضاد بیان دیتے ہیں اور کسی ایک نسل خاندان پر اکتفا نہیں کرتے یہ بات عام قاری کیلئے حیرانی کا باعث ہے ہم ذیل میں مرزا کی تحریروں کی روشنی میں ان کی نسل وخاندان معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی مغل ہیں:

مرزا کی ایک تحریر کے مطابق ان کا تعلق مغل قوم اور اس کی شاخ برلاس سے تھا وہ اپنی تصنیف کتاب البریہ کے حاشیہ میں لکھتا ہے، اب میرے سوانح اس طرح ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطاء محمد اور پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے،

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۴۴ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۶۲

فارسی الاصل ہونے کا گمان:

دوسرا الہام میری نسبت یہ ہے لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ فَارِسِیٌّ۔ یعنی اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو یہ مرد جو فارسی الاصل ہے وہیں جا کر اس کو لے لیتا اور پھر تیسرا الہام میری نسبت یہ ہے۔اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا رَدَّ عَلَیْہِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ یعنی جو لوگ کافر ہوئے اس مرد نے جو فارسی الاصل ہے ان کے مذاہب کو رد کر دیا خدا اس کی کوشش کا شکر گزار ہے یہ تمام الہامات ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے آباء واجداد اولین فارسی تھے۔ (کتاب البریہ حاشیہ ۱۳۵ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۶۳)

اپنے خاندان کے حوالے سے اپنے اس خلاف حقیقت بیان کی وہ خود ہی ایک جگہ نفی کرتے ہیں اور لکھتے ہیں یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا کہ ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں۔اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں کیونکہ خاندان کی حقیقت جیسا کہ اللہ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں۔اسی کا علم صحیح اور یقینی دوسرے کا شکی اور ظنی۔ (اربعین حاشیہ ۲۳ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۳۶۵

بیک وقت فاطمی اور اسرائیلی:

خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیل بھی ہوں اور فاطمی بھی ہوں ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۲ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۱۶

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مرزا چینی النسل ہیں:

میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں تحفہ گولڑویہ ص ۱۴۱ روحانی خزائن جلد ۱۷ص ۱۲۷

بنی فاطمہ سے ہونے کا دعویٰ:

میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔نزول مسیح حاشیہ ۴۸ (روحانی خزائن جلد ۱۸ص ۶۲۶)

مرزا کا خاندان معجون مرکب:

اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے معجون مرکب ہے۔(تریاق لقلوب ص ۱۵۸ تا ص ۱۵۹ روحانی خزائن جلد ۱۵ص ۲۵۶ تا ص ۲۸۷)

ہندو ہونے کا اعلان:

ہندوستان پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہوں، حقیقۃ الوحی تتمہ ص ۸۵ (روحانی خزائن جلد ۲۲ص ۵۲۱)

سکھ ہونے کا اعلان:

۸ ستمبر ۱۹۰۶ء بوقت فجر کئی الہام ہوئے ان میں سے ایک بھی میں الملک جیسے سنگھ بہادر، تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا ص ۳۸۱

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

آریوں کا بادشاہ ہونے کا اعلان:

یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخر زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ، مجموعہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵

(روحانی خزائن جلد۲۲ص ۵۲۲)

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

روحانی خزائن درثمین ص ۱۰۰

کرمِ خاکی ہوں میں پیارے نہ میں آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

درثمین ص ۶۸

خلاصۃ الکلام یہ ہے:

قارئین جس قوم کے لیڈر کو یہ پتہ نہیں کہ میں کون ہوں میرا خاندانی پس منظر کیا ہے اس کے متعلق کوئی کیا رائے قائم کرسکتا ہے ایک ہی وقت میں وہ مغل برلاس ہے، فارس النسل ہے، اسرائیلی ہے، فاطمی ہے، چینی النسل ہے، ہندو ہے، سکھ ہے، آریہ تھ المذہب ہے، درگوپال دعویدار نبوت ہے، آخر میں وہ کہتا ہے میں کچھ بھی نہیں کیڑہ ہوں انسانی شرم گاہ ہوں مرزا غلام احمد قادیانی ہوں اس عبارت کے بعد اس کا کہنا ہے میں معجون مرکب ہوں تو غالب نے ایسے شخص کے متعلق ٹھیک کہا ہے کہ:

اک معمہ ہے سمجھے کا نہ سمجھانے کا اپنے باپ دادا پردادا تک پتہ ہے کہ مغل برلاس قبیلہ سے ہیں دادیوں کے رشتے جوڑ کر کبھی علوی بننے کا نہیں آیا کہتا ہے میں علوی نہیں ہوں فاطمی ہوں یہ کس طرح ممکن ہے کہ خاندان میں باپ کو دخل نہ ہو تو فاطمی کس طرح ہوسکتا ہے مگر یہ

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

بحث کرنا مناسب نہ تھی کیونکہ ٹوٹل فارغ ہے بلکہ مرزا بشیر احمد کا دماغی خلل واقعہ ہوا تھا ایک یہ بھی لطیفہ سے کم نہیں ہے بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے کہ جب میں بچہ تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر آیا بغیر کسی کے پوچھے ایک سفید بوتل میں سے کچھ اپنے جیب میں بھر لیا راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈالی پھر کیا تھا میری سانس رک گئی بڑی تکلیف ہوئی معلوم نہیں جسے میں سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔ (سیرۃ المھدی جلد اص ۲۴۴)

اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا کو بچپن میں ہی چوری کی عادت تھی بڑھتے بڑھتے ختم نبوت کی عمارت میں نقب زنی پر منتج ہوئی۔

ابتدائی تعلیم:

یہ ایک مسلمہ حقیقت اور طے شدہ امر ہے کہ نبی کا کوئی استاذ نہیں ہوتا بلکہ وہ براہِ راست اللہ رب العزت سے فیض حاصل کرتا ہے انبیاء کی تاریخ شاہد ہے کہ کسی نبی نے دینوی مکتب میں کسی استاد کے سامنے زانوے تلمذ نہیں بچھایا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے متعلق لکھتا ہے:

سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا ہے سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والے علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن و حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلا واسطہ میرے اوپر کھولے گئے۔

(ایّام الصُّلح ، ۱۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۹۴)

اس دعویٰ کی تکذیب مرزا کی اپنی زبانی لکھی ہوئی دیکھیں کیا لکھتا ہے۔

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اسطرح ہوئی

کہ جب میں چھ سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کیلئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لیے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ فضل تھا مولوی صاحب موصوف جو دیندار اور بزرگ آدمی تھے، وہ بہت محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں پڑھیں اور کچھ قواعد نحوان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں ہی پڑھانے کیلئے رکھا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ کے علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔ (کتاب البریہ حاشیہ ۱۶۱ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۷۹ تا ۱۸۱)

مرزا قادیانی کا کھلا جھوٹ:

مرزا قادیانی روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۹۴ پر لکھا کہ میں حلفا کہہ سکتا ہوں میں نے کسی استاد سے علم نہیں حاصل کیا اور روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۷۹ تا ص ۱۸۱ پر لکھا کہ میں نے تعلیم مولوی فضل الٰہی، مولوی فضل احمد، مولوی گل علی شاہ سے حاصل کی ہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہو۔ بلکہ مرزا قادیانی نے جھوٹ کے متعلق لکھا کہ:

ظاہر ہے جب ایک بات میں کوئی جھوٹ ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا چشمہ معرفت ص ۲۲۲ روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۲۳۱ ایک اور جگہ لکھتا ہے:

اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کیلئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے، تحفہ گولڑویہ ص ۲۰ (روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۵۶) لاشک خیل

جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں، تحفہ گولڑویہ حاشیہ ۲۰ (روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۵۶)

مرزا غلام احمد قادیانی کا انگریز سے گٹھ جوڑ:

خود مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب انوار الحق میں لکھتا ہے ملاحظہ ہو کہ: میرا والد اسی طرح انگریز کی خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت آ گیا اور ہم تمام خدمات ان کی لکھنا چاہیں تو اس جگہ نہ سما سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریز کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا ہے۔ اور عند الضرورت خدمتیں بجالاتا رہا ہے یہاں تک کہ سرکار انگریز نے اپنی خوشنودی چٹھیات سے اس کو معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنی عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غمخواری فرمائی اور اس کی رعایت اور اس کو اپنی خیر خواہی اور مخلصوں میں سمجھا پھر جب میرا باپ وفات فرما گیا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام مرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریز کی عنایات ایسے ہی اس کو شامل حال ہو گئیں جیسے میرے والد کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال کے بعد اپنے والد کیساتھ جا ملا فوت ہو گیا پھر ان کے فوت ہونے کے بعد میں ان کے نقشِ قدم پر چلا اور انکی سیرتوں کی پیروی کی ہے، انوار الحق حصہ اول ص ۳۸ اس وقت مرزا غلام مرتضی اور اسکا بیٹا غلام قادر اور مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کی نوازشات پر پلے پوسے پوری پوری وفاداری کا دم بھرتے رہے ہیں اور انگریز کی خواہش کی تکمیل میں کسر نہ چھوڑی گئی، مرزا غلام احمد قادیانی کچہری کمشنری سیالکوٹ میں معمولی تنخواہ پر ملازمت کرتا رہا تو اسی دورانیہ میں پادریوں اور انگریز افسروں کو یقین دلاتا رہا میں اور میرا پورا خاندان تمہارا پورا پورا

Click For More Books
For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وفادار رہے گا اور چار سال کی جدوجہد کے بعد اپنی حمایت کا یقین دلا کر نوکری چھوڑ کر مکمل انگریز کے انعامات پر گذارا ہوا گذر اوقات سے مشن زندگی بنا کر ملازمت کو خیر آباد کہہ گیا پھر سے قادیان میں سکونت اختیار کر کے اپنی تحقیق وتصنیف میں مصروف ہو گیا اپنی غلامی کا ثمر انگریز کو دینے میں مصروف ہوا صداقت اسلام کے نعرہ سے اسلام کی بیخ کنی کا آغاز کیا تھا اس کے انداز مختلف تھے، مرزا قادیانی اور انگریز کی وفاداری میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریز کی تائید وحمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل وکتابیں اکھٹی کی جائیں تو پچاس الماریاں اس سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر میں اور شام اور کابل وروم تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے نیچے خیر خواہ ہو جائیں اور ممدوح خوانی اور مسیح خوانی کی ہے اصل روائتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔ (تریاق القلوب ص ۲۷ تا ص ۲۸، روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۵۵ تا ص ۱۵۶) مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا مکمل ایجنٹ تھا بلکہ پورا خاندان دشمنِ مسلم اور وفادار انگریز تھا اور ہے قوم مسلم کی تباہی کا عقیدہ میں دیگر معاملات میں جب سے مرزا غلام احمد قادیانی نے ملازمت چھوڑ کر انگریز کی وفاداریاں اور انگریز کے نمائندہ دینی عیسوی قیادتوں سے معاہدے سب سے پہلے براہین احمدیہ کتاب لکھی جس میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک اور احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیگر اکابرین پر بدعقیدگی کا حملہ کیا ہے تاکہ توحید ورسالت میں اسلام والوں کو کمزور کیا جاسکے اور براہین احمدیہ میں مرزا قادیانی نے جو دعوے کیے ہیں اور سادہ عوام کو چکر دیا کہ یہ اصل نبی نہیں ہے بلکہ خاتم النبین کے تابع نبی ہے یہ جملے باب دوم میں ملاحظہ ہوں............

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

باب دوم

مرزا کے دعویٰ جات

عوام میں تاثرات

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مرزا کے دعویٰ جات عوام میں تاثرات

مسئلہ ختم نبوت اور مرزائیت کے ہتھکنڈے:

۱۸۸۰: میں ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا

۱۸۸۰: مجدد ہونے کا دعویٰ کیا

۱۸۹۱: مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے

۱۸۹۳: ظلی و بروزی نبوت کا دعویٰ کیا

۱۸۹۳: مستقل صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا۔

سچا خدا وہی جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا: (دافع البلاص ۱۱) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء (منم مسیح زماں ومنم کلیم خدا منم محمد احمد کے مجتبیٰ باشد) تریاق القلوب ص ۳

آدم نیز احمد مختار — در برم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ داداست بر نبی را جام — داد آں را مرا اتمام

نزول مسیح ص ۹۹

پس اس خدا تعالیٰ نے مجھے پیدا کر کے ہر گذشتہ نبی سے مجھے تشبیہ دی کہ میرا نام وہی رکھ دیا چنانچہ آدم، ابراہیم، نوح، موسیٰ، داؤد، یوسف، یحیٰ، عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ یہ تمام میرے نام رکھے گئے اس صورت میں گویا تمام انبیاء امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے۔ نزول مسیح حاشیہ ص ۴، خدا کے نزدیک اس مرزا کا ظہور مانا گیا، خطبہ الہامیں ص ۲۰۰

جو شخص مجھ میں اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں جانا نہیں پہنچانا خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مرزا کے خدائی دعوے کیا ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں آئینہ کمالات ۵۶۵
يَوْمَ يَاْ رَبُّكَ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ : اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئیگا یعنی انسانی مظہر مرزا کے ذریعہ اپنا جلال ظاہر کریگا، (حقیقۃ الوحی ۱۴۵) (انت منی بمنزلۃِ اولادی) اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے (اربعین ص ۲۳ حاشیہ ۴)
خدا نکلنے کو ہے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ بَرُوْزِیْ: تو مجھ سے ایسا ہے جیسا ظاہر ہو گیا (سرورق ریویو جلد ۵ ص ۳)

اعطیت صَنْعَةُ الا فناء والاخیاء مِنْ رَّبِّ انْفَعَّالٍ: مجھے خدا کی سی مارنے اور زندہ کرنے کی صنعت دی گئی ہے: (خطبہ الہامیں ص ۱۲۳)
اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِیْ وَتَفْرِيْدِیْ: تو مجھ سے میری توحید کی مانند ہے (تذکرۃ الشہادتین ص ۳)
اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ: (سورۃ یٰسین) سب کچھ جاننا اسکا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اسے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ یعنی مرزا تیری یہ شان ہے کہ تو جس کو کن کہہ دے وہ فوراً ہو جاتی ہے (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)

ماحصل کلام سے ایک حقیقت واضح ہے:

مرزا غلام احمد قادیانی کی کارکردگی ماسبق عبارات سے قارئین آپ نے اندازہ لگالیا ہوگا کہ اس قسم کے لغویات تو شاید کوئی پاگل مینٹل پن کا مظاہرہ تو سمجھا جا سکتا ہے کوئی ذی عقل وخرد دانش کا مالک یہ صحیح بات نہیں سمجھ سکتا فرضی لغویات میں کہ خدائی کے دعوے کرتے ہی نبوت کے دعوے پر ایک ہر نبی کے مشابہ بنتے بنتے پھر خدا کی اولاد کی مانند مولیٰ معاف فرما نقل کفر کفر نہ باشد پاگلوں کی طرح میں خدا ہوں کبھی آواز دی میں نبی ہوں تو مجھ سے میری توحید کی مانند

Click For More Books
For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہے وغیرہ یہ سب کفریات ہیں یہ پاگل انسان ہے دنیا میں مست ہے پتہ ہی نہیں کیا کہہ رہا ہوں۔ خدانے مجھے الہام کیا کہ تیرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ كَـاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ مِنَ السَّمَـاءِ: گویا خدا آسمان سے اتر آیا، اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تنہا بیٹھ کر جب سوچیں گے تو بات واضح ہوگی کہ لڑکا پیدا ہوا تو مرزا اور اسکی بیوی کے ذریعہ سے پیدا ہوا پھر تو اس نے فطرت کے مطابق جنم لیا ہے یہ آسمان سے اتر آیا یہ کیا ماجرہ ہے مرزا آسمان ہے یا مرزا کی بیوی کا پیٹ آسمان ہے آسمان سے اتر آیا کا مصداق کی طرح ہوگا نہ خواب نہ حقیقت فرضی لغویات کے سوا کیا ہے اس قسم کے قصوں اور کہانیوں ڈھنگوسلوں پر کیا تبصرہ ہوگا۔

پڑھے لکھے لوگ کس طرح متاثر ہوئے سادہ تو سادہ تھے:

عیسائیت کا پیسہ مسلمانوں کو برباد کر گیا جب انسان لالچ میں آتا ہے اسے کچھ یاد نہیں ہوتا وہ لے کر کافروں کا فقیر بن کر رہ جاتا ہے وہ بحثوں سے ٹھیک نہیں ہوتے پھر تبلیغ کا طریقہ بھی وہ اس طرح اختیار کرتے ہیں جس قسم کی سوچ ہوتی ہے کہ یا انسانوں کے مزاج کو دیکھ کر بات کرتے ہیں جس طرح بہر حال خریدے ہوئے مبلغین حضرات نبض شناس سے بات کرتے مخاطب کی علمی استعداد اور مطالعہ والی تبلیغ ہوتی ہے بہروپئے اپنا پیچ استعمال کرنے کی مہارت رکھتے ہیں پیچ ہو ہی سکتا ہے جو ذہن پر زور دے اور معلومات کرئے کہ اللہ تعالیٰ نے جب نبوت کا دروزاہ بند کر دیا ہے کہ نبوت کا خاتم النبیین کی خاتمیت کے بعد تصور کرنا ہی کفر ہے اور عملاً خود کو یا کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ماننا یا نبی ہونے کا دعویٰ کرنا ہی کفر ہے نص قطعی کی دشمنی ہے مخالفت ہے اسکا بیان آگے آئے گا انشاء اللہ العزیز۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

باب سوم

ختم نبوت کے معانی اور تحقیقی دلائل

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ختم نبوت کے معانی اور تحقیقی دلائل

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسول الکریم، اما بعد:

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورہ الاحزاب)

امام راغب اصفہانی

وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ لِاَنَّهٗ خَتَمَ النُّبُوَّةَ اَیْ تَمَّمَهَا بِمَجِیْئِهٖ:

ترجمہ: اور آخری نبی ہیں کیونکہ آپ نے نبوت کو تمام کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے نبوت تمام ہوگئی ہے۔

لغت دان ابن منظور کی لسان العرب:

خاتم القوم وخاتمھم وَخَاتمھم آخرھم ومحمد خاتم الانبیاء

ختام القوم خاتم القوم بکسر التاء وخاتم بفتح التاء: لسان العرب ابن المنظور

ترجمہ: اور قوم کا آخری فرد اور خاتم ان کے آخری محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آخری انبیاء علیہم السلام سے خاتم کسرۂ تا سے خاتم فتح تا سے معنی آخری ہی ہے۔

مفسرین قرآن میں سے حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تفسیر ابن عباس میں اس آیت ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں ملاحظہ ہو۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

خَتَمَ اللّٰهُ بِهِ النَّبِيِّيْنَ قَبْلَهٗ فَلَا يَكُوْنَ نَبِيٌّ بَعْدَهٗ

ترجمہ: اللہ نے سلسلہ نبوت آپ پر ختم کر دیا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

امام المفسرین طبری کے الفاظ

امام ابومنصور الازہری التہذیب فی اللغۃ میں لفظ ختم کے معنی کی وضاحت میں لکھتے ہیں۔

وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ الَّذِيْ خَتَمَ النُّبُوَّتَ فَطَبَعَ عَلَيْهَا فَلَا تَفْتَحُ لِاَحَدٍ بَعْدَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، (تفسیر طبری: جلد ۱۰ صفحہ ۱۷)

امام ابومنصور محمد بن احمد الازہری ۲۸۲، ۳۷۰ء التہذیب فی اللغۃ میں لفظ خاتم کے یہی معنی امام زجاج کے حوالے سے یوں بیان کرتے ہیں یہ تین عبارات کا مطالعہ فرمائیں۔

قال الزجاج فی قوله عزوجل ختم الله علىٰ قلوبهم معنى ختم فی اللغة وطبع واحد وهوا التغطية على الشيئ والا شتياق منه لئلا يدخله شئ

ترجمہ: زجاج نے ختم اللہ علی قلوبہم کے حوالے سے کہا لغت میں ختم اور طبع کے معنی ایک ہیں اور وہ یہ ہیں کسی شیئ کو ڈھانپ دینا اور مضبوطی سے باندھ دینا تا کہ اس میں کوئی شی داخل نہ ہو سکے۔

وخاتم کل شیئ آخرهٗ: التهذيب جلد ۱ ص ۱۱۱۲: اور ہر شی کا خاتم اس کا آخر ہے

امام زجاج لا زہری

وقوله ماكان محمدابا احدمن رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبيين آخرالنبيين ومن اسمائه العاقب ايضا معناه آخر الا نبياء : (التهذيب فی اللغة جلد ۱ ص ۱۱۱۴

ترجمہ: اور ارشاد باری تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے ہیں کا معنیٰ تمام نبیوں کا فرد آخر ہے آپ کے اسماء سے ایک عاقب ہے جس کے معنی سب نبیوں سے مراد آخر کے ہیں۔

امام اسماعیل بن عباد ۳۲۶،۳۸۵ء

امام اسماعیل بن عباد المحیط فی للغۃ میں لفظ ختم اور خاتم کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

وختام الوادی اَقْصَاهٗ وخاتمة اسورة آخرها وكذالك خاتم كل شیئ

(المحیط فی اللغۃ جلد نمبر۴ صفحہ ۳۱۵)

ترجمہ: اور وادی کے ختام سے مراد اس کا آخری کنارہ ہے اور سورت کے خاتمہ سے مراد اس کا آخر ہے اور یہی معنی ہر شے کے خاتم کا ہے۔ اس معنی کے مطابق خاتم النبیین کا معنی ہوا نبیوں کا آخر:

امام احمد بن فارس بن ذکریا ۳۹۵ھ

امام ابن ذکریا نے مقاییس اللغۃ ص ۳۲۴ میں ختم اور خاتم کے درجہ ذیل معانی بیان کیے ہیں۔

ختم وهو بلوغ آخر الشئ ، يقال ختمت العمل وختم القارى السورة فاماالختم وهوالطّبع على اشيئ فذلك من الباب ايضاً لان الطبع علىٰ الشيئ لايكون الّا بعد بلوغ آخرهٗ والخاتم مشتق منه والنبى صلى الله عليه وسلم خاتمه الانبياء لانه آخر هم مقاييس اللغة ص ۳۲۴

ترجمہ: خَاتَمُ اور خَاتِمُ تا کی زبر اور زیر کے ساتھ یہ دونوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء میں سے ہیں اور قرآن مجید میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور انبیاء کے آخر میں مسلمہ نبوت ختم کرنے والے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے آخر پر ہیں اور اس خاتم بفتح التاء، بھی پڑھا گیا ہے اور عجاج کا قول مبارک ہے لانبیاء خاتم قرأت مشہور پر کسرہ کے ساتھ سے اسی طرح حضور کے اسماء مبارک میں سے عاقب ہے اس کا معنی بھی انبیاء کا آخر ہے۔

لغت عرب کی ایک اور کتاب صراح اللغۃ میں اس لغوی بحث کے حوالے سے یہ درج ہے۔

خاتم اشیئ آخرہ ومحمد خاتم الانبیاء بالفتح صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین (ابن خالد صراح اللغۃ ص ۲۸۸)

ترجمہ: خاتمہ کے معنی کسی شی کے آخر کے ہیں اور اس معنی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء یعنی سب سے آخری نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

امام محمد بن ابی بکر رازی ص ۲۱۷

امام موصوف اپنی کتاب مختار الصحاح میں اس لفظ خاتم کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

والخاتم بفتح التاء وکسر ھا والخُیتَام والخاتام کلہ بمعنی ولجمع الخواتیم وخاتمۃ الشیئ آخرہٗ ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام (راز مختار الصحاح ص ۷۱)

ترجمہ: خاتَم تاء کی زبر کے ساتھ خیتام اور خاتام ان سب الفاظ کے ایک ہی معنی ہیں اور ان کی جمع خواتم ہے اور کسی شی کے خاتمے مراد اس کا آخر ہے اس معنی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء آخری نبی ہیں۔

ائمۃ لغت کا طریقہ باعتبار معنی:

قرآن کریم کے کسی لفظ کا معنی متعین کرتے وقت محاورہ عرب کا بھی خیال رکھا جاتا ہے ضروری ہے تاکہ پتہ چلے کہ عربوں کے ہاں یہ لفظ کن کن معانی میں مستعمل ہے اور یہاں کون

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سا معنی مراد لیا جا رہا ہے ذیل میں لفظ خاتم کی لغوی بحث اس کے معنی کی تعین و تحصیل میں معاون و مددگار ہوگی۔

ائمہ لغت کی مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات تحقیق کو پہنچ جاتی ہے کہ سورہ احزاب کی مذکورہ آیت میں خاتم کی تا پر زیر زبر اس کا معنی آخری کے ہیں لغت کی حقیقت یہ ہے کہ مثالیں دیگر معنی واضح کیا جاتا ہے۔

جیسے امام اسماعیل بن عباد نے المحیط فی اللغۃ میں کہا ہے کہ کسی وادی کے مقام سے مراد اس کا آخری کنارہ ہے اور کسی سورت کے خاتمہ سے مراد اس کا آخر ہے اور کسی بھی شے کے ختم سے مراد اس کا آخر ہے۔ وہ واضح انداز میں لکھتے ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسی معنی میں خاتم الانبیاء علیہم اسلام ہیں یعنی آخری نبی ہیں۔ لفظ خاتم کے اس معنی کے حوالے سے یہ امر قابل غور ہے کہ جب تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرما کر اسے سربمہر کر دیا تو اس کے بعد نبوت کا دعویٰ باطل اور مدعی نبوت کذاب ہوگا۔ آئندہ صفحات میں اس نکتہ کو ائمہ تفسیر کے اقوال کی روشنی میں واضح کیا جائے گا۔ ائمہ لغت کی مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات پائے تحقیق کو پہنچ جاتی ہے کہ سورہ احزاب کی مذکورہ بالا آیت کریمہ میں خاتم کی تاء پر زیر ہو یا زبر اس کے معنی آخری کے ہیں اور یہ بھی واضح ہوا کہ ماہرین لغت کے نزدیک محاورہ عرب میں خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کا آخر اور نبیوں کا ختم کرنے والا کے ہیں لہٰذا اس امر میں کوئی شک اور ابہام نہیں رہ جاتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا ختم ہونا خود قرآن مجید کی نص قطعی سے ثابت ہوا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اور قرآن پاک

ختم نبوت کا عقیدہ ان اجماعی عقیدوں سے ہے جو اسلام کے اصول اور ضروریات دین میں شمار کیے گئے ہیں اور عہد نبوت سے لیکر اس وقت تک ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا ہے کہ

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلاکسی تاویل کے خاتم النبیین ہیں۔

قرآن پاک اور عقیدہ ختم نبوت

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو ہی تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور بضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور بضرور اسکی مدد کرنا۔

اب جہاں دنیا میں پائے جانے والے مختلف طبقات انسانی کیلئے انبیاء پر ایمان لانا ضروری ٹھہرا اور وہاں میثاق ازل کے مطابق قدسی صفات حاملان نبوت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا پابند ٹھہرایا گیا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک انبیاء کو دین ملا ہے تو خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تکمیل دین کی نعمت عطا ہوئی دیگر انبیاء کو اللہ کی بارگار سے نعمت نبوت ملی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کی شان نصیب ہوئی ختم نبوت عقیدہ مسلمہ ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورۃ مائدہ پارہ ۶ آیت ۳)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تمہارے لیے اپنی نعمت پوری کر دی تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

قارئین دین اسلام کی تکمیل کے بعد کسی اور نبی و رسول کی ضرورت نہیں ہوتی ہر نبی و رسول ایک نہ ایک حلقہ علاقہ برادری قبیلہ خاندان کیلئے رسول اور نبی بن کر آئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (پ۹ سورہ اعراف آیت ۱۵۸)

آپ فرمادیں اے لوگو میں تم سب کیلئے رسول بن کر آیا ہوں۔

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک ہر نبی اور رسول کیلئے جدوجہد کی حدود و قیود تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حدود و قیود سے ماورا شان و وحاجت ملی ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْراً۔
(پ۱۸ سورہ الفرقان آیہ ا)

ترجمہ: وہ اللہ بڑی برکت والا ہے جس نے حق و باطل میں فرق اور فیصلہ کرنے والا قرآن اپنے بندہ پر نازل کیا جو سارے جہانوں کو ڈرانے والا ہے۔

دیگر انبیاء علیہ السلام بیشک بلاشبہ رحمت حق کے مظہر تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے سراسر اپنی رحمت قرار دیا ارشاد فرمایا ہے

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیہ ۱۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔

وَمَآ اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْراً وَّنَذِیْراً (پ۲۲ سورہ سباء آیہ ۲۸)

ترجمہ: اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری ڈرسنانے والی ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا العلمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے قیام قیامت تک کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت بن کر تشریف لائے ہیں اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم كَافَّةً لِّلنَّاس بن کر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کی امت کو کفایت کرنے والے ہیں کسی اور نبی کی قیامت تک کیلئے ضرورت نہیں ہے مزید آیات میں آئے گا کہ آپ آخری نبی ہیں

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتَابِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْكِتَابِ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ، پ۵ سورہ النساء آیہ ۱۳۶

ترجمہ: اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے اس رسول پر

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اتاری اوراس کتاب پر جو پہلے اُتاریں۔

اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ایمان لانے اور اس کتاب قرآن پاک اور سابقہ کتب وصحائف پر بھی ایمان کا حکم دیا ہے اور بعد کے متعلق کا ذکر نہیں فرمایا کیونکہ بعد میں کوئی نبی اور کتاب نہیں آسکتے ہیں اس لیے ان کا ذکر نہیں فرمایا گیا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی قرآن آخری کتاب شریعت آخری شریعت ہے اس کے بعد کوئی نبی کتاب شریعت ہرگز نہیں آسکتے ہیں۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَا اُنْزِلَ من قَبْلِكَ۔ (پ ۶ سورۃ النساء آیہ ۱۶۲)

ترجمہ: ہاں جو ان میں علم میں پکے اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اُترا۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (پ ا سورۃ البقرۃ آیہ ۴۔۵)

ترجمہ: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں وہ ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔

مذکورہ دونوں آیتیں ختم نبوت پر واضح ثبوت ہیں اعلان عام کر دیا ہے قرآن کریم میں صرف نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک اور سابقہ انبیاء ورسل کتب وصحائف کا ذکر ہے بعد میں کسی کتاب یا صحیفے وغیرہ کا ذکر ہرگز نہیں ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تصور کرنا بھی کفر ہے قرآن پاک میں صراحتاً اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ملاحظہ ہو۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ (پ ۲۲ سورہ احزاب آیت ۴۱)

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

قارئین یہ آیت صراحت النص سے مسئلہ ختم نبوت پر دو حصوں پر مشتمل ہے ایک یہ کہ کسی بالغ مرد کا باپ نہ ہونا اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں جبکہ دوسرا حصہ صریح الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو بیان کرتے ہیں کوئی سوال کرسکتا ہے کہ کسی بالغ مرد کا باپ ہونا ختم نبوت میں مانع کیسے ہوگیا اور باپ نہ ہونے سے ختم نبوت کیسے ثابت ہوگئی جبکہ سابقہ انبیاء علیہ السلام جیسے آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ذکریا علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا بالغ اولاد کا باپ ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بالغ مرد کے باپ نہیں یہ ذکر کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوت کی نفی کی گئی ہے جس کے اندر کئی حکمتیں کارفرما ہیں جن میں سے چند ایک کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

اَوّلاً: اگر اللہ تعالیٰ کے محبوب کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہوتی تو یہ اعتراض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں پھر اللہ سے اپنے محبوب کو اولاد نرینہ کیوں نہ ملی یہ نفی اختیارات ہوتی اور اولاد نرینہ عطا فرما کہ بچپن میں واپس کیوں کی تو جواباً عرض ہے کہ اگر اولاد بلوغت تک زندہ رکھتا اور نبوت نہ دیتا تو اعتراض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سابقہ انبیاء علیہ السلام کی اولادیں نبی تھیں حضور علیہ السلام کی اولاد نبی کیوں نہیں اور بلوغت تک پہنچتے تو ختم نبوت میں خرابی کہ نبوت دیتا تو ختم بنوت کا مسئلہ حل نہ ہوتا اور نبوت نہ دیتا تو دوسرا سوال ہوتا اولاد نرینہ دی تو ایک اعتراض ختم ہوگیا اور بلوغت تک نہ پہنچانا اس میں دوسرا اعتراض ختم ہوا یعنی ثابت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں ختم نبوت کا مسئلہ مسلمہ ہے مرزا قادیانی کا دعویٰ غلط ہے۔

ثانیاً: وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ: یہ باور کرانا مقصد ہے کہ دیکھنا کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ حضور صلی اللہ

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

علیہ وسلم کے جوان بیٹے کا باپ نہ ہونے سے امت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت سے محروم رہ گئی بلکہ اس امر کی طرف متوجہ کیا گیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور رسول اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ امام راغب اصفہانی المفردات میں باپ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَيُسَمّٰى كل من كان سببا في ايجاد شئٍ اواصلاحه اوظهوره ابا وَلِذٰلِكَ يسمى انالمئومنين قال الله النبيى اولىٰ بالمئومنين من انفسهم وازواجه امهاتهم ، وَفِيْ بعض القراء ات وَهُوَ اَبٌ: (المفردات امام راغب اصفہانی ص ۷ فی غرائیب القرآن)

ترجمہ: ہر اس شخص کو جو کسی شے کی ایجاد اصلاح یا ظہور کا سبب بنے باپ کہا جاتا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نبی مومنوں کے ساتھ ان کی جان سے زیادہ قریب وحقدار ہیں اور آپ کی ازواج ان کی مائیں ہیں بعض قرأت میں وَهُوَ اَبٌ لَهُمْ بھی آیا ہے یعنی اور وہ ان کیلئے باپ ہیں۔

امام راغب کی اس صراحت سے مستغار ہوا کہ ابوت دو قسم کی ہوتی ہے۔

ابوت جسمانی اور ابوت روحانی۔

ابوت جسمانی سے مراد نسبی ورضاعی ابوت ہے جس سے احکام حلت وحرمت ثابت ہوتے ہیں۔ اور روحانی ابوت وہ ہوتی ہے جس میں شفقت ومہربانی کا عنصر نہیں اور رضاعی باپ سے بھی زیادہ ہونا لازم اور ضروری ہے جیسے استاد کی ابوت شاگرد کیلئے شیخ کی ابوت مرید کیلئے اور نبی کی ابوت امت کیلئے ہے محبت پدری کا موازنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت سے نہیں کیا جا سکتا کہ کروڑوں باپوں کی شفقت مل کر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے بات نص قطعی سے ثابت ہے۔

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ الرَّحِيْمٌ۔ (پ۱۱ سورۃ التوبہ آیہ ۱۲۸)

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول تشریف لائے تمہارا تکلیف اور مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں گزرتا ہے اے لوگو وہ تمہارے لیے بھلائی کے طالب ہیں مومنوں کیلئے مہربان رحم کرنے والے۔

اس آیت کے مفہوم کو واضح کرنے میں امام رازی ۶۰۶ھ حدیث نقل کرتے ہیں جس میں ابوتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

وقال عليه الصلوة السلام لا حلم احب الى الله تعالىٰ من علم امام ورفقهٗ ولا جهل اَبْغُضَ الىٰ الله من جهل امام وخرقهٗ فلماكان عليه الصلوٰة والسلام امام العالمين وَجَبَّ ان يكون اكثر هم حكماً واحسنهم: (امام رازی تفسیر الکبیر جلد ۹ ص۵۰)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو کوئی امام کے علم سے حلم اور نرم خوئی سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اور جہالت امام کی جہالت اور درشت خوئی سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات امام العلمین ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے زیادہ حلم الطبع اور بااخلاق ہونا ضروری ہے۔

تو ابوت کی نفی سے شبہات کا ازالہ ہو گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مرد بالغ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم باپ نہیں نفی جسمانی ابوت کی ہے نہ کے روحانی ابوت کی۔

حدیث شریف میں ابوت کا ذکر فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما نا لكم مثل الوالد اعلمكم اِذَا أَتَيْتُمُ الغائط فلا تستقبوا القبلة۔ (مشکوۃ ص ۴۲۔)

ترجمہ: حضرت اہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میں تمہارے لئے باپ کی مثل ہوں جب پاخانے کو آؤ تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرو۔

Click For More Books
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

روحانی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جملہ امت کیلئے باپ کی مانند ہیں اور جسمانی طور پر کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔

ختم نبوت احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن کریم سے دلائل پیش کرنے کے بعد ہم سنت وحدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے ہیں یہ امر واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اس طرح آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ بالصراحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد تصور نبوت بھی حرام اور کفر ہے احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی بار بار تاکیداً ذکر پاک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں خاتم النبیین کا اعلان فرمایا مختلف تمثیلات کے ذریعے اس اصطلاح کے معنی کی وضاحت فرمائی ہے جس کے بعد لفظ کے معنی میں کسی قسم کی تاویل وتعبیر کی گنجائش نہیں رہتی۔

قبل اس کے کہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں لفظ خاتم النبیین کا معنی ومفہوم بیان کیا جائے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اسلام کے اندر مرتبہ ومقام اور اس کی جمعیت مطلقہ کا اجاگر کرنا ضروری ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ قرآن حکیم کیساتھ سنت وحدیث نبوی؛ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے واجب العمل ہے کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں مقام سنت واحادیث کیا ہے اور واجب العمل کیوں ہے تعلیمات اسلام اور احکام شریعت کے بنیادی اصول قرآن سنت اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ صحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے وہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وسیرت کو حجت مطلقہ قرار دیا ہے۔ اس کی اطاعت وپیروی بھی قرآن مجید کی طرح مستقل دائمی وابدی غیر مشروط اور غیر متبدل ہے جو قیامت تک کے مسلمانوں کیلئے بلاکم وکاست واجب ہے پوری امت مل کر بھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے احکام کو قرآنی احکام کی طرح

Click For More Books
For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

منسوخ و معطل یا تبدیل نہیں کر سکتی حتیٰ کہ اس جمعیت اور واجب العمل واجب الاطاعت ہونے کا مطلقاً انکار کفر ہے اور اس پر ایمان و اعتقاد رکھنے کے باوجود اس سے عملی انحراف فسق و ظلم ہے مزید یہ کہ اس کے بغیر فقط قرآن پاک اور اس کے احکام پر ایمان رکھنے کو کافی سمجھنا بھی منافقت اور صریح گمراہی ہے اور ایسا عقیدہ اللہ کو نا مقبول ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ملاحظہ کریں چند آیات قرآنیہ:

قُلْ اَطِیْعُو اللّٰہَ وَالرَّسُوْلِ (سورۃ آل عمران آیہ نمبر ۳۲)

آپ فرما دیں کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

یَاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُو اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاُلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (پ۵ سورۃ النساء آیہ نمبر ۵۹)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ کی اطاعت کرو اور ان حکمرانوں کی پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے فیصلہ کیلئے اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔

یہاں **اَطِیْعُوا اللّٰہ** کا حکم لفظ اللہ کے بعد الرسول کیلئے دوبارہ آیا ہے جب کہ اولی الامر کیلئے اس کا تکرار نہیں ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت جس اللہ کیلئے مستقل اور مطلق ہے مگر اولی الامر اور رسول کیلئے اطاعت نہ مستقل ہے نہ مطلق بلکہ عارضی اور مشروط ہے اگر ان کا حکم اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے تابع ہو تو ان کی اطاعت واجب ہے اگر اللہ و رسول کی نافرمانی پر مبنی ہو تو ان کی اطاعت جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت حقیقی اور اصلی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت خدا کے نائب و مظہر ہونے کے اعتبار سے نیابتی اور تفویضی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے تشریعی اختیارات کے حامل ہونے کی بنا پر انسانیت کیلئے مطاع مطلق ہیں لہٰذا کسی بھی معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر و نہی دراصل خدا ہی کے اوامر و نہی کہلاتے

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہیں اس صورت میں اور بھی آیات کثیرہ موجود ہیں لیکن ختم نبوت کے مسئلے کو احادیث متواترہ میں کثرت سے بیان کیا گیا ہے اور ان سے ہمیں جو علم حاصل ہوا ہے وہ اس قدر قطعی اور بدہی ہے جیسے مشاہدے کی بنیاد پر ہم کسی چیز کو جان لیتے ہیں اور اس پر کسی قسم کی اشتباہ اور شک کی گنجائش نہیں رہتی آفتاب آمد دلیل آفتاب کے مصداق کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت وصداقت پر ہمارا یقین ایسا ہی ہے جیسے نصف النہار کے وقت آفتاب کے موجود ہونے کا ہوتا ہے اس ضمن میں ہم چند احادیث بیان کریں: اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطاء فرمائے۔ آمین۔

ختم نبوت اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال كانت بنواسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبی خلفه نبیٌّ وانه لا نبی بعدی وسيكون خلفاء فيكثرون (صحیح بخاری جلد اص ۴۹۱ صحیح مسلم جلد نمبر ۲ ص ۱۲۶ مسند امام احمد جلد نمبر ۲ ص ۲۹۷)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو ان کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفا ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

بنی اسرائیل کے دور موسیٰ علیہ السلام میں غیر تشریعی نبی بھی آتے رہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مطہرہ کی تجدید کرتے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تشریعی غیر تشریعی ہر قسم کے نبی آنے کا دروازہ بند کردیا ہے ظلی، بروزی وغیرہ کی میرے بعد ہرگز گنجائش نہیں ہے خلفاء آتے رہیں گے۔

Click For More Books
For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

دوسری حدیث شریف میں ہے۔

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انّہٗ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یَزْعَمُ انہٗ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (ابوداؤد جلد۲ص ۲۳۴ ترمذی شریف جلد۲ص ۴۵)

ترجمہ: حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک ہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا علمی کمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرمایا کہ میرے بعد تیس کذاب آئیں گے ہر ایک خود کو نبی سمجھے گا مگر یاد رکھو میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس قدر تسلی کے باوجود جو شخص خود کو نبی سمجھتا ہے وہ مرتد ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے مرتد ہے واجب القتل ہے ایسے بے دینوں سے سوشل بائیکاٹ مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ مرزائی لوگوں کو کھانے پینے نکاح جنازہ وغیرہ سے الگ تھلک کریں یعنی لین دین کسی قسم کے مرزئیوں سے نہ ہو۔

عن عقبتہ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوکان نبی بعدی لکان عمر بن الخطابؓ (ترمذی شریف جلد نمبر۲ص ۲۰۹)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہونے کی گنجائش ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ہوتے۔

وجہ استدلال، کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نبوت ورسالت ورحمت سب سے زیادہ حضرت ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وحسن وحسین رضی اللہ عنھم کو حاصل ہے اس لیے جب یہ نبی نہیں تو اور کون ہوتا ہے جو نبی بن سکے نبوت کا آپ کے بعد دعویدار کذاب ہے دائرۂ

Click For More Books
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اسلام سے خارج ہے۔

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرسلة والنبوة قد انقطعت فلارسول بعدی ولانبی بعدی ۔ ترمذی شریف جلد۲ص ۵۳ منسد امام احمد جلد۳ص ۲۲۷

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت ونبوت ختم ہوچکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول ہے یہی معنی خاتم النبیین کا بنتا ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ ہوتے تو ظلی و بروزی کا چکر اس لیے کامیاب نہیں ہے کیونکہ سایہ تو ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وحسن وحسین رضی اللہ عنھم پر سب سے زیادہ ہے وہ نبی نہیں ہوسکتے تو مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کیسے ظلی و بروزی ہوسکتا ہے یہ کذاب ہے مرتد ہے واجب القتل ہے۔

عن جبير بن مطعم قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول ان لى اسماء انا محمد وانا احمد وانا ماحى الذى يمحو الله بى الكفرو انا الحاشر الذى يحشر الناس علىٰ قدمى وانا العاقب والعاقب الذى ليس بعدهٗ نبىٌّ متفق عليه مشکوۃ ص ۵۱۵

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں میں محمد میں احمد ہوں میں ماحی مٹانے والا ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر ہوں جمع کرنے والا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس حدیث پاک میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزا غلام احمد قادیانی جیسوں کے منہ پر وہ طمانچہ مارا کہ قرآن پاک میں تحریف کر کے خود کو احمد کہتا ہے جسکی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں میں

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حاشر ہوں میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں بعد میں نبوت کا دعویدار کذاب ہے مرتد ہے واجب القتل ہے۔

عن ابی مامة البا علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا آخر الانبیاء وکنتم آخر الامم۔ (ابن ماجہ ص ۲۹۷)

ترجمہ: ابی امامہ سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آخری الانبیاء ہوں علیہم السلام تم آخری ہو امتوں سے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا انبیاء علیہم السلام میں سے میں آخری نبی ہوں تم تمام امتوں میں سے آخر امت ہو اور حدیث شریف میں فرمایا جنہوں نے مجھے حیات طیبہ میں پایا میں ان کا بھی نبی ہوں جو میرے پیدا ہوتے رہیں گے میں ان کا بھی نبی ہوں۔

انا رسول من ادرکت حیاومن یولد بعد (خصائص کبری جلد ۲ ص ۸۸ کنز العمال حدیث ۳۱۸۸۵)

ترجمہ: میں اس شخص کا جو مجھے حیات طیبہ میں پائے رسول ہوں اور اس شخص کا بھی رسول ہوں جو میرے بعد پیدا ہو گا۔

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے رسول ہیں جن لوگوں نے نبوت کے اعلان کیئے ہیں ان سے مختصر سوال ہے کہ انسانوں کے اور مَنْ فرمایا یعنی ذوی العقول کے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں یہ اعلان کرنے والے کہ ہم نبی ہیں کیا یہ غیر ذوی العقول کے نبی بننے کا شوق رکھتے ہیں ظاہر ہے خود بھی بے عقل شوق بھی بے عقلوں کے نبی بننے کا ہے۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل نبی بیتاً فاحسنہٗ واجملہٗ الا موضع لبنة من زوایة فجعل الناس یطوفون بہٖ وَیحجبون لہ ویقولون ملا وضعت ھذہٖ البنة قال فاناالبنة وانا خاتم النبیین: (بخاری شریف جلد ۱ ص ۵۰۱)

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت حسین محل بنایا ہو حسن وجمیل ہے مگر اس کے اس کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس کے گرد گھومتے اور اس پر عش عش کرنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ لگا دی گئی آپ نے فرمایا وہ کونے کی اینٹ میں ہوں اور نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فضلت علی الانبیاء بِست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت فی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً وطهورا و ارسلت الی الخلق کافة وختم بی انبیون۔ (صحیح مسلم کتاب المساجد جلد اص ۱۹۹ مشکوۃ ص ۵۱۲)

ترجمہ: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ چیزوں پر انبیاء علیہ السلام پر فضیلت دی گئی ہے مجھے جامع کلمات عطا کئے، مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے، غیب کے ساتھ میری مدد کی گئی، زمین کو میرے لئے مسجد بنا دیا، مجھے تمام مخلوق کیطرف مبعوث کیا گیا، مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی انت منی بمنزلة هٰرون من موسیٰ الانهٗ لانبی بعدی۔ (صحیح مسلم شریف ص ۲۷۸)

ترجمہ: سعید بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا تم وہی نسبت میرے ساتھ رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ایک روایت مسلم میں ہے میرے بعد نبوت نہیں۔

مذکورہ بالا احادیث میں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ورسالت وشریعت ووحی کا سلسلہ مکمل طور پر اللہ تعالیٰ نے بند فرما دیا ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرما دیا صادق وآمین نبی نے جب فرما دیا کہ میرے

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

بعد اگر نبی ہوتا تو صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، مولا علی، حسنین کریمین جیسے جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر جتنا محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ رحمت ہے اتنا کسی اور پر نہیں یہ نبی ہوتے مگر خلافت ہوگی نبوت ورسالت نہیں ہوگی نئی شریعت وحی کا تصور کرنا بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔

قارئین نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میرے بعد تیس کذاب ہوں گے جو خود کو نبی تصور کریں گے مگر کذاب ہوں گے اس بدباطن مرزا غلام احمد قادیانی نے جو ڈھونگ رچایا ہے اس قسم کے مستحق لعنت کئی برباد ہو چکے ہیں اور اس کی تباہی پر دنیا گواہ ہے کہ مرنے والا کذاب ہے۔ جو انداز شیطان کا تھا وہی انداز کچھ اس قسم کے لوگوں کا ہوتا ہے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف نمرودیوں کو شیطان مشورے دیتا رہا ہے کہ منجنیق تیار کرو تو آپ کو بآسانی آگ تک پہنچایا جائیگا یا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کرتا رہا ہے اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام تک ہر پیغمبر اور نیک لوگوں کے خلاف بڑی سوچ رکھتا تھا مگر کبھی اچھی سوچ اسے نصیب نہ ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ سے رخصت ہر جگہ پر پہنچنے پر بھی مانگی تو گمراہ کرنے کیلئے ہی مہلت مانگتا رہا ہے ہر وہ شخص جو نبوت کے دعوے کرنے کے منصوبے بناتا رہا ہے وہ شیطان لعین سے کم نہیں ہے۔

قارئین سیدنا فاروق اعظم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو یہ ہوتے مگر نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم ہو چکا ہے پھر کوئی ایسی گندی حرکت کرے تو وہ مرتد ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے اسکی اتباع کرنے والے بھی مرتد ہیں دائرۂ اسلام سے خارج ہیں ان سے سوشل بائیکاٹ ضروری ہے۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ارشادات اکابر اور ختم نبوت

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ فقہ اکبر میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع۔

فقہ اکبر ص ۲۰۲

ترجمہ: اور دعوی نبوت کا بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرنا بالا جماع کفر ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے خاتم النبیین کا مفہوم بیان فرمایا ہے۔

ان الامۃ فھمت بالا جماع من مذالفاظ ومن قرائنن احوالہ انہٗ فھم عدم النبی بعدہٗ الداً وانہٗ یس فیہ تاویل ولاَّ تَخْصِیْصَ ممنکر مذا لایکون الا منکر الاجماع الاقتصاد فی الاعتقا ص ۱۲۳

ترجمہ: بیشک امت نے بالا جماع اس لفظ خاتم النبیین سے یہ سمجھا کہ اس کا مفہوم یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول اس بات پر اجماع ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان تفسیر کبیر میں زیر آیت اسی طرح ہے اور حافظ ابن کیثر نے تفسیر کیثر میں فرمایا ہے اور یہ تفسیر مکہ یونیورسٹی اور مدینہ یونیورسٹی میں بطور نصاب پڑھائی جاتی ہے۔

اس درویش کا بھی یہی فرمان ہے کہ جب جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

وبذالك وردت الاحادیث الْمُتَوَاتِرَةُ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من حدیث جماعۃ من الصحابۃ رضوان اللّٰہ عنھم اجمعین۔ (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۳ ص ۶۹۶)

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

ترجمہ: اور اس مفہوم ختم نبوت پر احادیث متواترہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوئی ہیں جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

علامہ محمود احمد آلوسی بغدادی کا فرمان ہے۔

آپ اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح المعانی میں زیر آیت خاتم النبیین کے تحت ارشاد فرماتے ہیں۔

وکونہٗ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مما نطق بہ الکتاب وصدعت بہ السنۃ واجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ ویقتل ان أصر تفسیر روح المعانی (جلد۲۲ص۳۹ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس کو ظاہر بیان کیا اور امت کا اجماع ہے جو اس ختم نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے جو اس نبوت پر اصرار کرے گا قتل کیا جائے گا۔

عقیدہ ختم نبوت پر نصوص قطعیہ موجود ہیں احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم متواترہ سے ثابت ہے اس بات پر اجماع کہ جو عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہے اور اصرار کرتا ہے اپنے نبی ہونے کا اسے قتل کیا جائیگا۔ یہ بحث تفسیر تبیان القرآن میں علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے تفصیلاً بیان فرمائی ہے وہاں ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

سید المفسرین نے یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس نے بیان فرمایا ہے۔

خَتَمَ اللّٰہُ بِہِ النَّبِیّٖنَ قَبْلَہٗ فَلَا یَکُوْنُ نبیٌّ بَعْدَہٗ۔

ترجمہ: اور اللہ نے سلسلہ نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

امام المفسرین ابن جریر طبری نے بھی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وخاتم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیہا فلا تفتح لاحدٍ بعدہٗ الی

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یوم القیامۃ ۔ تفسیر طبری جلد ۱۰ ص ۱۲

ترجمہ: اور خاتم النبیین وہ ہستی عظیم ہے جنہوں نے نبوت کا سلسلہ ختم فرمادیا اور اس پر مہر ثبت کردی اور پھر یہ قیامت تک کسی کیلئے نہیں کھلے گا۔

ثانی ابوحنیفہ علامہ وقت ابن نجیم مصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اذالم یعرف ان محمداً صلی اللّٰہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس المسلم لانہ من الضروریات ۔ (الاشباہ والنظائر جلد ۲ ص ۹۱ فتاویٰ رضویہ ۲۰ ۷)

ترجمہ: جو یہ نہ مانے آپ ﷺ آخری نبی ہیں وہ مسلمانوں میں سے نہیں کیونکہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت اکابرین اہلسنت و جماعت نے ثابت کیا قرآن وسنت کی روشنی میں کہ ضروریات دینیہ سے ہے جس کا انکار صراحتہ ۔ دلالتہ، اشارۃً کسی تاویل ہو کفر ہے وہ منکر داخل ایمان نہیں بلکہ خارج از اسلام مرتد واجب القتل ہے۔

کیونکہ امت مسلمہ کی وحدت عقیدۂ ختم نبوت ورسالت پر قائم ہے اور ضروریات دین سے ہونے کی وجہ عقیدہ کا بنیادی مسئلہ ہے۔ ختم نبوت ورسالت پر غیر متزلزل غیر مشروط ایمان رکھے تو مؤمن ہے ورنہ مؤمن ہی نہیں ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مرزا قادیانی کا ختم نبوت پر اصرار

۱۔ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کے دوبارہ آنے کا کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بہ کمال تصریحاً ذکر ہے پرانے اور نئے نبی کی تصدیق کرنا یہ شرارت خاصہ ہے نہ قرآن پاک میں ہے نہ حدیث پاک میں موجود ہے اور حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں بھی نفی عام ہے پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری ہے اور گستاخی ہے کہ خیالات کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم النبیین کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت جاری کر دیا جائے کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہے۔(روحانی خزائن ص ۴۹۳)

۲۔ اور اللہ کی شایان شان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور یہ بھی شایان شان نہیں کہ سلسلہ نبوت دوبارہ از سر نو شروع کر دے بعد اس کے کہ اسے قطع کر چکا ہو اور بعض احکام قرآن کریم کے منسوخ کر دے اور بعض ان پر بڑھا دے (روحانی خزائن جلد ۵ ص ۳۷۷)

۳۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس قول وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں بھی اشارہ ہے پس اگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم کو تمام آنے والے زمانوں اور ان زمانوں کے لوگوں کے علاج اور دوا کی رو سے مناسب نہ ہوتی تو اس عظیم الشان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے علاج واسطے قیامت تک ہمیشہ کیلئے نہ بھیجتا اور ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی حاجت نہیں کیونکہ پہلی برکات ہر زمانہ پر محیط اور آپ کے فیض اولیاء واقطاب اور محدثین کے قلوب پر بلکہ کل مخلوقات پر وارد ہوتے ہیں خواہ ان کو اس کا علم بھی نہ ہو کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک سے فیض پہنچ رہا ہے پس اس کا احسان تمام لوگوں پر ہے (روحانی خزائن جلد ۷ ص ۶۴۳ تا ص ۶۴۴)

۴۔ میں ایمان لاتا ہوں اسپر کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ہماری

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کتاب قرآن کریم ہدایت کا وسیلہ ہے اور میں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ ہمارے رسول آدم کے فرزندوں کے سردار رسولوں کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ نبوت کا خاتمہ کردیا (روحانی خزائن جلد۵ ص ۲۱)

۵۔ میں ان تمام باتوں کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا ومولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کذاب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ (مجموعہ اشتہارات ص ۲۳۰ جلد ۱ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ ص ۲

۶۔ ہمارے سید ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی نہیں آسکتا اس لیے شریعت میں نبی کے قائم ومقام محدث رکھے گئے ہیں۔ (روحانی خزائن جلد ۶ ص ۲۲۳ تا ص ۳۲۴)

۷۔ میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تا کہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں۔

(روحانی خزائن جلد ۵ ص ۳۸۳)

۸۔ میں نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن ان لوگوں نے جلد بازی میں میرے قول کو سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ میں نے لوگوں سے سوائے اس کے جو میں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور کچھ نہیں کہا کہ میں محدث ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے اسی طرح کلام کرتا ہے جسطرح محدثین سے کرتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۷ ص ۲۹۶ تا ص ۲۹۷)

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مذکورہ بالا آٹھ عبارات سے یہ بات تو روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزا قادیانی بین الاقوامی کذاب اور مستحق لعنت ہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ کے لعنت کا طوق اسکے گلے میں یقیناً ہے کیونکہ ان عبارات میں یہ دعویٰ نبوت کا انکار کرتا ہے لیکن ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا نے بہت ساری عبارات بدل بدل کر اپنے اندر نبوت و رسالت کو ثابت کرنے کی لایعنی سعی کی ہے اور کرتا آ رہا ہے۔

یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت کے خلاف صراحةً یا دلالةً یا اشارةً : کوئی لفظ استعمال کرے یا معنوی عبارت پیش کرے جو منصب ختم نبوت و رسالت کے خلاف ہو تو وہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو گا اور واجب القتل ہو گا۔

مرزا نے شان ختم نبوت و رسالت پر طنز کرتے ہوئے جتنے حربے استعمال کیے ہیں وہ غیر اسلامی غیر مہذب ہیں جس ڈھنگ سے یا تاویلات بے فائدہ کرتا ہے وہ خود کو کافر صریح ثابت کرتا ہے۔

بقیہ مکمل بحث محقق اہل سنت و جماعت حضرت علامہ شیخ الحدیث والقرآن مولانا غلام رسول سعیدی صاحب مدظلۃ العالیٰ کی تفسیر تبیان القرآن جلد ۹ ص ۴۷۶ پر ملاحظہ فرمائیں اور فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱۴، ۱۵ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ امام احمد رضا خان صاحب بریلوی نے دلائل بینہ سے ثابت کیا کہ آپ آخری نبی ہیں خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد نبی ماننے بننے کا تصور کرنے کو کفر قرار دیا ہے۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

شان رسول میں گستاخی کا معیار کیا ہے۔

گستاخی، اھانت، حقارت لفظاً و معنیً برائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انبیاء اولیاء صحابہ، ازواج مطہرات کیلئے ایسے کلمات و معانی کے استعمال کو حرام قرار دیا ہے۔ اور ایسے لفظ اور معنی کو استعمال کرنے والے کو مرتد واجب القتل قرار دیا ہے۔ اور گستاخی، توہین، معلوم کرنے کیلئے عرف عام اور محاورۂ اہل زبان پر موقوف کیا گیا ہے جو لفظ اور معنی ان مذکورہ نفوس قدسیہ کیلئے بولا جائیگا اگر عرف عام میں اور محاورۂ اہل زبان میں بے ادبی، گستاخی اھانت شمار کرتے ہیں تو وہ گستاخی و توہین ہی ہے۔

مثلاً ایک لفظ عموماً بولا جاتا ہے مگر بولنے والا قصد و ارادہ نہیں رکھتا ہاں اس کلمہ کو محاورۂ اہل زبان اور عرف عام میں گستاخی شمار کیا جاتا ہے وہ گستاخی ہوگا کلمات قبیحہ استعمال کرنے والے کے ارادہ کو دخل نہیں ہوتا اور وہ کلمہ کفر جو استعمال ہوا تمام علماء حق اسے کفر کہتے ہیں۔

فتاوی جات میں اسکی اعتقادی تصریح کا اعتبار نہیں ہے امام زین العابدین شامی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ گستاخانہ کلمات کا اعتبار تقریراً تحریراً لھواً ھزلاً استعمال کرنے میں کفر لازم ہوتا ہے۔

چنانچہ صاحب شامی نے لکھا ہے۔

من هزل بلفظ كفر ار تدوان لم يعتقده بلا ستخفاف فهو لكفر العناد ،

(ردالمختار اعلیٰ درمختار جلد۳ ص ۳۱۰)

ترجمہ: جس نے بطور ھزل بلا ارادہ لفظ کفر زبان پر جاری کیا وہ اعتقاد کفر نہ بھی رکھتا ہو تو بوجہ استخفاف کفر ہے عناد کی مانند ہوگا۔

والحاصل أن من تكلم بكلمة الكفر هازلا أو لا عبا كفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده كما صرح به في الخانيه ومن تكلم بها مبحطاأو مكرها لا

Click For More Books
For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

یکفر عند الکل ومن تکلم بھا عامد اعالما کفر عند الکل ومن تکلم بھا اختیاراً جاھلاً بانھا کفرٌ ففیہ اختلاف (ردالمختار اعلیٰ درمختار جلد۳ص۳۱۲)

ترجمہ: اور حاصل کلام یہ ہے کہ جو شخص کلام زبان پر لائے اگرچہ ھزل ومزاح اور لہو ولعب کے انداز میں ہی ہو تو وہ سب علماء کے نزدیک کافر ہو جائیگا خانیہ کی تصریح کے مطابق اعتقاد کا اعتبار نہیں خطاء اکراہ بالاتفاق کافر نہ ہے کفر معلوم نہ ہو تو اختلاف ہے۔

ومنھا ان من سبہ اوانتقصہٗ بان وصفہ بما یعد نقصاعرفاقتل بائی خشمۃ اجماع، مواھب لدینہ مع زرقانی (جلد۵ص۳۱۵)

ترجمہ: بے شک حضور علیہ اسلام کو سب وشتم کرے یا عیب لگائے یا یں طور کہ آپ کو ایسے امور کیساتھ متصف کرے جو عرف عام میں نقص شمار ہو تو اس امر پر اجماع ہے کہ قتل کر دیا جائے۔ کیونکہ ایسے امور پر اگر کاروائی نہ کی جائے تو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت لوگوں کی نظر میں باقی نہ رہے گی لہٰذا دینوی سیاست اور دینی دلائل کا تقاضا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے علماء کا اجماع اسی پر ہے اخروی معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

قال حبیب ابن ربیع اِدَّعَاءُالتاویل فی لفظ صراح لایقبل:

ترجمہ: حبیب بن ربیع فرماتے ہیں کہ صریح دلالت میں تاویل توجیح کا دعویٰ نا قابلِ اعتبار ہے۔

ان تصریحات سے واضح ہو گیا کہ صریح الدلالت الفاظ جو بے ادبی وگستاخی پر دلالت کریں ان کا عمداً اور بلا جبر واکراہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں استعمال کے باوجود یہ معلوم ہو جائے کہ یہ الفاظ توہین پر دال ہیں تو کفر ہیں اس میں توجیہ تاویل کا کوئی جواز نہیں ہے اور متکلم کی مراد نہ ہونے والا عذر بھی قابل قبول نہیں ہے نیز الفاظ ومعانی وصیغہ کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ عرف عام میں ان کا جو مطلب ومفہوم ہوگا اسی پر حکم صادر ہوگا۔ جبر واکراہ کی صورت میں ان کلمات کے زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوگا۔ لہٰذا اس موقع پر بھی کوئی ایسا شخص جو مسلمان

Click For More Books
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ہو یہودی ونصرانی وغیرہ اس کے ذہن میں آجائے جس کا نام محمد واحمد ہو وہ بجائے اس نصرانی ویہودی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کرے اور عیب جوئی کرے تو قضاءً اور دیانتاً کافر ہو جائیگا کیونکہ اس صورت میں اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عمداً سب وشتم کا نشانہ بنایا ہے نہ کہ جبراً اکراھاً ابن تیمیہ نے کہا ہے۔

بالجملہ من قال اَوْ فَعَلَ مَا هُمَ كفر كفر بذالك وان لم يقصدان يكون كافراً اذالايقصد الكفر احداً الاماشاء الله ، جامع الفصولين۔ (جلد۲ص ۲۲۹ فتاوی عالمگیر جلد۲ص ۲۸۲ الصارم المطول ص ۱۷۸)

ترجمہ: خلاصۃ الکلام یہ ہے کہ جس نے ایسے کلام میں قول اور فعل کا ارتکاب کیا جو کہ کفر کا ارادہ نہ بھی رکھتا ہو مگر الفاظ یا کام کفریہ ہو تو پھر بھی کافر ہو جائیگا بڑا خطرناک مقام ہے الا ماشاء اللہ العزیز۔

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بڑا نازک ہے یہاں تو شائبہ گستاخی معلوم ہو جائے تو ایمان خارج ہو سکتا ہے اسی لیے گستاخی کا تصور ذہن میں آئیگا تو گستاخی سے بچنے کی کوشش کی جائے گی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کسی مقام پر قولاً فعلاً توہین کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ایسے بدنصیب گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتد واجب القتل ہونے میں شک کی گنجائش تک نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنا کفر ہے ارتداد ہے واجب القتل ہوتا ہے ایسا شخص جو گستاخی کرتا ہے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے ادب واحترام کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

کلمات تخفیف وتحقیر کفریہ ہیں۔

من قال اِنَّہٗ علیہ السلام خرج من مخرج البول یقتل وَلَا یُستَتَابُ ، شرح شفاء للسلیمانی فی حاشیہ فصدلین جلد۲ص۲۲۰

ترجمہ: جس شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب گاہ سے نکلے ہیں قتل کیا جائیگا اسکی توبہ قبول نہ کی جائیگی

صاحب فتاوی عالمگیری میں بھی ایک عبارت نقل کی گئی ہے۔

من قال ان رِدَاءً النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور دالنبی علیہ السلام وسِخٌّ اَرَادَ عیبہ قتل فتاوی عالمگیری جلد۲ص۲۸۲

ترجمہ: جس شخص نے کہا بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کورِدْ کہا ہے کہ یہ نبی علیہ السلام کی رِدًّ ہے اورعیب کا ارادہ نہ بھی ہوتو قتل کیا جائیگا۔

لو قال لِشَعَرِالنَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شُعَیْرَ یا لتصیغر کفر قتل لَا اِلَّا ان قالہٗ علی وجہ الاھانۃ فتاوی عالمگیری جلد۲ص۲۶۳

ترجمہ: اگر کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارکہ کیلئے شعیر تصغیر سے تو کافر ہے اسے قتل کیا جائیگا مگر اس نے اھانتاً نہ بھی کہا ہو وجہ توہین نہ بھی ہو کافر ہے۔

من قال مُحَمَّدٌ صلی اللّٰہ علیہ وسلم درویش بودوجامہ پیغمبر ریمنك بود اوکان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم طویل الظفر قیل کفر مُطَلقا وقیل لو قال علی وجہ الاھانۃ جامع الفصولین فتاویٰ عالمگیری (جلد۲ص۲۶۴)

ترجمہ: جس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم درویش ہیں اور کپڑے پھٹے ہوئے ہیں یا نبی صلی اللہ

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

علیہ وسلم لمبے ناخنوں والے تھے کہا گیا مطلقا کفر ہے اگر کہا گیا ہے بطورِاہانت تب بھی کافر ہے بغیر اہانت کے کہا جائے تو بھی کافر ہے۔

جو شخص بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وسیلہ کی دعا کرتے وسیلہ پکڑتے ہوئے بارگاہ خداوندیٰ میں رسول عربی کی حرمت کا واسطہ دے تو یہ جوانکی کا لفظ چونکہ تصغیر ہے جس میں استخفاف وحقارت کا پہلو پایا جاتا ہے لہٰذا وہ کافر ہے اگر بروجہ توسل عظمت بھی ظاہر کر رہا ہے۔

کوئی بھی لفظ بارگاہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں استعمال کیا جائے جس میں خفت وحقارت وغیرہ کا معنی پایا جائے وہ انبیاء علیہم السلام کی توہین شمار ہو گی لہٰذا عزت وقار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف معنی دینے والا لفظ بارگاہ انبیاء علیہم السلام میں استعمال کیا جائے تو وہ لفظ استعمال کرنا مبنی علیٰ گستاخی ہے لہٰذا حضور علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے متعلق گستاخانہ عبارت لفظی ومعنوی استعمال کرنا کفر ہے وہ شخص مرتد ہے واجب القتل ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ کلمات استعمال کیے ہیں جو مسلمان کیلئے نا قابلِ برداشت ہیں۔

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

گستاخ رسول کا حکم سنن وآثار کی روشنی میں

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بواسطہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سَبَّ نَبِیاً فَاقْتُلُوْہُ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَاضْرِبُوْہُ۔

ترجمہ: جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور نبی کے بارے میں دریدہ دھنی سے کام لے اس کو قتل کردو اور جو شخص صحابہ کرام کو گالیاں دے اس کو کوڑے لگاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب ابن اشرف یہودی کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا

مَنْ لَلْکَعْبَ بَنَ الْاَشْرَف فَاِنَّہٗ یُؤْذِیْ اللّٰہ وَرَسُوْلَہٗ (مسلم شریف جلد۲ ۱۱۰)

ترجمہ: کوئی شخص ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔

اس کے قتل کا سبب رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانا ہے چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ اوران کے چار ساتھیوں نے قتل کر کے اسے کیفر کردار تک پہنچادیا آپ کے مخالفین کی امداد کرتا اور سرپرستی کرتا تھا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عتیق نے اپنے پانچ ساتھیوں کے معیت میں ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اس کو قتل کر دیا اور اسے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جسارت و بے باکی و بے ادبی و گستاخی کی وجہ سے قتل کر کے واصل جہنم کر دیا۔ عبداللہ بن اخطل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا اور اسکی دو لونڈیاں بھی بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخیاں کیا کرتی تھیں فتح مکہ کے موقع پر وہ کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کرو اگر چہ کعبہ مبارک کے پردے میں کیوں نہ ہو گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا جائیگا۔ ابن

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

نافع نے روایت فرمائی ہے کہ ایک شخص بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے باپ کو آپکی شان میں گستاخی کرتے ہوئے سنا ہے اور اس وجہ سے میں نے اسے قتل کر دیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی پر قصاص یا دیت وغیرہ لازم نہ فرمائی بلکہ اسکا خون بے قدر و قیمت ٹھہرایا ہے اور رائیگاں قرار دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد لونڈی بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کی اور دریدہ دہنی سے کام لیتی تھی چنانچہ اس نے رات کے وقت اسے قتل کر دیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی پر قصاص یا دیت وغیرہ لازم نہ فرمائی بلکہ اس کا خون بے قدر و قیمت ٹھہرایا اور رائیگاں قرار دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے ناراض کیا تو عرض کیا گیا اجازت دو اس کا سر قلم کر دیا جائے تو آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ یَسْلَ ذَالِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ : کہ یہ اس طرح نہیں کرنا کسی ایک کیلئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینے والے کو قتل کیا جائیگا صرف یہ قانون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی و بے ادبی کرنے والے کیلئے سزا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کوفہ کے گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جناب میں گستاخی کرنے والے شخص کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں سب و شتم کرنے والے کا خون حلال ہے دوسرے کسی کا یہ مقام نہیں ہے البتہ کوڑے لگائے جائیں فَمَنْ سَبَّهٗ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ: جو شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرے تو اسکا خوں مباح و حلال ہے الشفاء شریف جلد ۲ ص ۱۹۲، الصارم المسلول ابن تیمیہ جواہر البحار میں علامہ یوسف نبہانی

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ رسالت کا دعویٰ وحی کا دعویٰ کرنے والے سے بڑا گستاخ کون ہوسکتا ہے جبکہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کئی بار فرما چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ہے لہٰذا مرزا قادیانی کذاب ہے مرتد ہے واجب القتل ہے۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

باب چہارم

مرزا قادیانی کے غلیظ کلمات تحریف فی القرآن

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مرزا قادیانی کے غلیظ کلمات تحریف فی القرآن

مرزا قادیانی نے قرآن کریم کی آیاتِ کریمہ میں تحریف کی انداز کیسا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قوم کو جمع کرنا اور آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دینا مرزا قادیانی نے اپنی رائے قائم کردی قرآن پاک میں ہے۔

واذ قال عیسیٰ بن مریم یٰبنیٓ اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقالمابین یدیّ من التوراۃ ومبشرابرسول یاتی من بعد اسمہٗ احمد

پ۲۸ سورہ جمعہ

ترجمہ: اور جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا اے بنی اسرائیل بیشک میں تمہاری طرف رسول اللہ ہوں تصدیق کرنے والا اس چیز کا جو تمہارے سامنے موجود ہے تورات سے اور بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئیں گے ان کا نام احمد ہوگا۔

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تو محمد ہے یہ بشارت جو آنے والے نبی کی ہے کہ میرے بعد رسول آیگا وہ احمد میں مرزا غلام احمد قادیانی ہوں لہٰذا یہ بشارت مرزا قادیانی کی ہے العیاذ باللہ العزیز، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف جس میں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ۔

عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَقُولُ اِنَّ لِیْ اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحواللّٰہ لی الکفر وانا الحاشر الذی حشر الناس علی قومی وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی (متفق علیہ) (مشکوۃ ص ۵۱۵)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم سے ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بیشک میرے لئے نام ہیں میں محمد اور میں احمد اور ماحی وہ جو مٹا دیتا ہے کفر کو اور میں حاشر ہوں لوگوں

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کا میرے قدموں میں حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں وہ جو میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں احمد ہوں محمد ہوں ماحی ہوں حاشر ہوں عاقب ہوں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسماء مبارک بیان فرمائے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے اس آیت میں بشارت دیتے ہوئے جس احمد کی بشارت دی وہ میں مرزا ہوں اس تقابل میں آسانی سے بات واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو غلط کہ کر اپنی بات منوانے کے درپے ہے جو کہ ارتداد اور کفر ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح طور پر مرزا نے نافرمانی کرتے ہوئے ارتداد کیا ہے جس کا حکم واجب القتل ہونا ہے اس میں کہ مرزا مرتد واجب القتل ہے شک نہیں ہے۔

ماکان محمد اباحد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شئً علیماً (پ۲۲ سورہ احزاب)

ترجمہ: اور جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں کو ختم کرنے والے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

اس آیت کریمہ کے کلمات خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر یعنی پہلے اللہ تعالیٰ نبوت عنایت فرماتے تھے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اتباع نبوت سے ملے گی جو شخص نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مہر لگا دیں گے تو وہ نبی بن جائے گا۔ حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ ص ۲۸

(روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۰۰ ص ۳۰)

اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سیدنا صدیق اکبر سیدنا فاروق اعظم سیدنا عثمان غنی سیدنا علی المرتضیٰ سیدنا امام حسن اور امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کمال حاصل کر چکے ہیں اور مدعیان نبوت کے خلاف جہاد میں مصروف ہو کر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیئے وہ اپنی جگہ دفاع نبوت میں

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مصروف ہیں یہ غلیظ مرزا قادیانی اتباع کے بہانے داعی نبوت بن بیٹھا ہے اس لیے امت کا اجماع ہے قرآن وحدیث گواہ ہیں کہ مرزا قادیانی مرتد ہے واجب القتل ہے۔

آدم نیز احمد مختار — دربرم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ دادست ہر نبیب راجام — داد آں رامر اہتمام

نزول مسیح ص ۹۹

منم مسیح زماں ومنم کلیم خدا — منم محمد احمد کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب ص ۳)

مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقدین کا حال مرزا قادیانی سے بھی ابتر ہے کیونکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ میں مسیح ہوں میں کلیم ہوں میں محمد ہوں میں احمد ہوں ماننے والے بھی دعویٰ کرنے والے سے آگے نکلے نہ سوچا کہ بیک وقت اتنے دعویٰ پاگل آدمی کے تو ہو سکتے ہیں عقل کی رتی رکھنے والا بھی یہ اتنے دعوے نہیں کرسکتا، جیسا مرزا قادیانی ویسے ماننے والے ہیں ان غلاظتوں کو پڑھ کر تو ماننے والوں نے مرزا قادیانی کو نبی سمجھا ہے مگر یہ نہیں سوچا کہ مرزا قادیانی دوسری طرف کچھ یوں بھی لکھتا ہے اللہ کو شایان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور نہیں شایاں کہ سلسلہ نبوت کو دوبارہ از سرنو شروع کردے بعد اسکے اسے قطع کر چکا ہو اور بعض احکام قرآن کریم کے منسوخ کردے اور ان پر بڑھا دے۔

روحانی خزائن جلد ۵ ص ۳۷۷

قرآن کریم کی تحریف اور احادیث مبارکہ سے بغاوت کرنا اور پھر نبوت کا دعویدار بننا یہ ایک عجیب کہانی ہے جو مرزا قادیانی کی زبانی ہے اللہ تعالیٰ اس فتنے سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔آمین۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

باب پنجم

تحریک ختم نبوت مختلف مرحلوں میں اوراہلسنت کا کردار

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تحریک ختم نبوت مختلف مرحلوں میں اور اہلسنت کا کردار

مرحلۂ اول: مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۰ء میں مرحلہ وار نبوت کا دعویٰ کرنے کیلئے ایک میدان بنانے کی سوچ سوچی انگریز کا رول اپنا تھا ہی مگر مرزا کے مشیر نے پلاننگ تیار کر کے دی۔ ۱۹۰۰ء میں دعووں کی بھرمار کر دی تھی جو خطرات محسوس ہو رہے تھے اسکے متعلق مختصراً عرض کرتا ہوں کہ اس نے کیا کہا ہے قادیانی لٹریچر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۰ء میں خطرناک دعوے کئے۔

۱: مجدد ہونے کا دعویٰ ۲: محدث ہونے کا دعویٰ ۳: مہدی ہونے کا دعویٰ ۴: مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ۵: عین مسیح ہونے کا دعویٰ ۶: مسیح علیہ اسلام پر فضیلت کا دعویٰ ۷: صریح دعوی نبوت ۸: ظلی نبوت کا دعویٰ ۹: بروزی نبوت کا دعویٰ ۱۰: حقیقی وتشریعی نبوت کا دعویٰ ۱۱: عین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ ہے ۱۲: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا دعویٰ ہے ۱۳: اپنی نسبت آخری نبی ہونے کا دعویٰ:

۱۹۰۰ء تک مرزا غلام احمد قادیانی گمنام شخص تھا جب براہین احمد یہ کتاب لکھی اس کے بعد لوگوں میں متعارف ہوا کہ قصبہ قادیان میں مرزا بھی رہتا ہے افسوس کہ شہرت بھی ملی تو اچھے کام سے نہیں بُرے کام سے وہ بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ختم نبوت کی مخالفت کر کے مشہور ہوتا پھرتا ہے اور کتاب براہین احمدیہ لکھی جو چار جلدوں پر مشتمل شائع ہوئی اس میں اس کتاب کے شائع ہونے سے پہلے کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے یہ وہ زمانہ تھا جس میں کوئی بھی مجھے نہیں جانتا تھا نہ کوئی موافق تھا نہ مخالف کیونکہ میں اس زمانہ میں کچھ بھی چیز نہ تھا اور ایک اَحَدٌ مِّنَ النَّاس زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا **حقیقة الوحیی** ص ۲۷ تا ص ۲۸ (روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۴۶۱)

(دفاع کی تیاریاں) قائد ملت اسلامیہ پیر طریقت فاضل جلیل سید پیر مہر علی شاہ صاحبؒ ان

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

دنوں حج کی سعادت حاصل کرنے کیلئے تشریف لے گئے تھے جب مولانا حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے مکۃ المکرمہ میں ملاقات ہوئی تو آپکے علم وفضل سے متاثر ہوئے حضور پیر سید مہر علی شاہ صاحب کا مستقل وہاں قیام کا پروگرام تھا حاجی صاحب آپ سے فرمانے لگے کہ بیشک مدینۃ المنورہ بھی بڑی بابرکت جگہ ہے یہاں کا قیام نور علیٰ نور مگر پنجاب میں عنقریب ایک گستاخ خالق کل اور رسول کل صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک فتنہ کھڑا کرنے والا ہے جس کا سد باب آپ کی ذات سے متعلق ہے آپ اس وقت محض اپنے گھر میں خاموش ہی بیٹھے رہے تو بھی علماء عصر کے عقائد ونظریات ایمان محفوظ رہیں گے اور فتنہ زور نہ پکڑے گا۔ (ملفوظات مہریہ جلد دوم ص ۶۵) اس وقت سے مراد خود پیر صاحب فرماتے ہیں فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

عالم رؤیا میں حضور علیہ السلام کا ردقادیانیت کا حکم ملا ہے:

پیر سید مہر علی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ عالم رؤیا یعنی خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزا قادیانی کی تردید کا حکم دیتے ہوئے آپ سے فرمایا کہ یہ شخص میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے کتر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ (ملفوظات مہریہ ص ۶۵)

تحریک ختم نبوت کا آغاز پاک وہند میں ۱۹۰۰ء میں ہوا:

جولائی ۱۹۰۰ء میں مرزا قادیانی نے ایک اشتہار کے ذریعے تاجدار گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ کو مناظرہ کا چیلنج کیا جس میں لکھا کہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کے ہزار مرید یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ علم میں حقائق میں معروف ہیں اور علوم عربیہ میں ملک کے مولویوں سے بڑھ کر ہیں اس وجہ سے میں نے اس امتحان کیلئے قبلہ پیر صاحب موصوف کو اختیار کیا ہے تاکہ ان کے مقابلے میں سے اللہ تعالیٰ کا وہ نشان ظاہر ہو جائے جو اس کے مرسلین اور مامورین کی ایک

Click For More Books
For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

خاص علامت ہے مرزا قادیانی، مجموعہ اشتہارات ص ۳۳۳۔

اس اشتہار میں مرزا نے یہ بھی لکھا کہ اگر پیر صاحب مناظرہ کیلئے تیار نہ ہوں تو میں علماء کی ایک ایسی جماعت سے مناظرہ کرنے کو بھی تیار ہوں جو چالیس سے کسی طرح کم نہ ہوں، مجموعہ اشتہارات ص ۳۳۳ مرزا قادیانی۔

گویا کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو چالیس علماء کے برابر سمجھتا تھا اس مناظرے کیلئے مرزا قادیانی نے مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی عبدالجبار غزنوی، مولوی عبداللہ ٹونگی کو جج بنانے کی تجویز دی، حضرت قبلہ پیر صاحب نے قادیانی کی دعوتِ مناظرہ کو قبول فرمایا ان کے مقرر کردہ منصفوں کو بھی قبول فرمایا اور ایک شرط رکھی کہ مرزا قادیانی اگر لاجواب و ناکام ہو گیا اسے سرِ عام بیعت توبہ کرنی ہوگی اس مناظرہ کیلئے 25 اگست 1900ء کا دن مقرر ہوا حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی 24 اگست 1900ء کو لاہور پہنچ کر آپ نے چھ دن تک وہاں قیام فرمایا اور مرزا قادیانی کا انتظار کیا مگر مرزا نہ آیا 27 اگست 1900ء کو شاہی مسجد میں علماء کرام نے خطابات فرمائے عظیم الشان اجتماع ہوا اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پول کھولا گیا۔

آپ کے لاہور کے قیام کے دوران بعض قادیانیوں نے کہا آپ مرزا قادیانی سے مقابلہ کرلیں ایک اپاہج کیلئے بحالی کی آپ دعا کریں اور ایک کے لئے مرزا دعا کرے گا جس کے نتیجہ میں حق و باطل واضح ہو جائیگا یہ سن کر آپ کا گیلانی خون جوش میں آگیا آپ نے فرمایا کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو خاتم النبیین کا غلام حاضر ہے۔ برنیز ص ۲۳۳۔

انہیں دنوں میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے مرزا قادیانی کے تحریری مناظرہ اور فصیح عربی نویس کی تعلّی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ علماء کرام کا اصل مقصد تحقیق حق اور اعلاء کلمۃ اللہ ہوا کرتا ہے نہ کہ فخر و تعلّی ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم کی امت میں اس وقت بھی ایسے غلام موجود ہیں کہ اگر قلم پر توجہ دیں تو وہ خود بخود کاغذ پر تفسیر قرآن لکھ دے۔

ظاہر ہے یہ اشارہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے اپنی طرف ہی فرمایا چنانچہ بعد میں

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

چیلنج کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ میں نے یہ دعویٰ از خود نہیں کیا تھا بلکہ عالم مکاشفہ میں جناب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ کمال سے میرا دل اس قدر قوی ہو گیا تھا کہ مجھے یقین کامل تھا کہ اگر اس سے بھی بڑا کوئی دعویٰ کرتا تو اللہ تعالیٰ ضرور مجھے سچا ثابت کرواتا نیز فرمایا کہ یعنی بھینس کی بچی کلے کے زور پر رہتی ہے۔ برنیز ص ۲۳۳،

وہ زور کس بنیاد پر تھا آقائے دو جہاں جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور پیر سیال لجپال کا بنیادی فیض تھا جس پر آپ کا زور ظاہر ہو رہا تھا حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کے متعلقین آپ سے عقیدت رکھنے والے دوست احباب تمام سلسلوں کے اکابر بزرگوں علماء کرام نے ختم نبوت کے پیغام کو دنیا کے طول وعرض تک پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی افغانستان کے بادشاہ آپ سے بڑی گہری عقیدت رکھتے تھے اور اس تعلق و نسبت کی وجہ سے عقیدۂ ختم نبوت میں بڑے مستحکم تھے۔

چنانچہ مرزا قادیانی کے دو خلیفے میاں عبدالرحمٰن اور میاں عبداللطیف جب افغانستان میں داخل ہوئے تو انہیں یکے بعد دیگرے اول الذکر کو ۱۹۱۸ء میں امیر عبدالرحمٰن نے اور ثانی الذکر کو ۱۹۲۱ء میں حبیب اللہ نے قتل کر کے افغانستان کو ہمیشہ کیلئے قادیانیت سے پاک کر دیا برنیر ص ۳۷۰۔

۱۹۰۰ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے پیشن گوئی کی کہ جیٹھ میں یعنی جیٹھ کے مہینے میں مہر علی شاہ فوت ہو جائیں گے سرگودھا کے میاں محمد قریشی یہ سُن کر گولڑہ شریف حاضر ہوئے اور مرزا کی اس پیشن گوئی کا ذکر کرتے ہوئے گذارش کی کہ اپنی حفاظت کا مناسب انتظام کیجئے کہیں کوئی قادیانی آپ پر حملہ نہ کرے آپ نے فرمایا اس جیٹھ میں ہم نہیں مرتے خدا کی شان کہ جب جیٹھ کا مہینہ آیا تو خود مرزا قادیانی لاہور میں ٹٹی خانے میں عبرت ناک موت مر گیا۔ اس سال جب پیر سیال لجپال خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ۲۲ صفر والمظفر کے عرس مبارک کا آغاز ہوا تو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کی میاں محمد قریشی صاحب سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اَلْجیٹھ بِالْجیٹھ ،یعنی

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جیٹھ جیٹھ سے بدل گیا ہے۔ (برنیرص ۱۷۱)

تاجدار گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب نے مرزا قادیانی کے رد میں کتاب لکھی شمس الہدایت، جس میں حیات مسیح علیہ السلام پر زبردست تحقیق فرمائی اس کے جواب میں مرزا قادیانی کے مرید مولوی محمد احسن امرہوی نے شمس البازغہ کتاب لکھی جو بے سروپا تھی قبلہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب نے جواباً سیف چشتیائی لکھی جسکا الحمدللہ آج تک کوئی جواب نہ دے سکا۔ انشاءاللہ قیامت تک جواب آیگا ہی نہیں۔

تحریک ختم نبوت 1953ء اور تختہ دار

مرزا بشرالدین محمود نے اپنے پیروکاروں کو اکساتے ہوئے انہیں پیغام دیا کہ ۱۹۵۲ء گزرنے نہ دیجئے جب تک احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جاسکتی اور وہ مجبور ہوکر احمدیت کی آغوش میں آگرے، (الفضل جریدہ ۱۶ جنوری ۱۹۵۲ء)

ظفراللہ خان وزیر خارجہ کی تقریر:

مرزا بشرالدین کی ہدایت پرعمل کرتے ہوئے قادیانیوں نے ملک گیر تعلیمی مہم شروع کر دی ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء کو انجمن احمدیہ کراچی نے جہانگیر پارک میں ایک عوامی اجتماع کا اہتمام کیا جس میں تقریر کرتے ہوئے چوہدری ظفراللہ خان وزیر خارجہ نے کہا کہ:

احمدیت ایک ایسا پودا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے اور یہ پودا اس قدر جڑیں پکڑ چکا ہے جس سے اسلام کے تحفظ کی وہ ضمانت مہیا ہوگئی ہے جس کا وعدہ قرآن میں ہے کہ اگر اس پودے کو ختم کر دیا گیا تو اسلام زندہ نہ رہ سکے گا بلکہ اس سوکھے ہوئے درخت کی طرح ہو جائے گا جس کی دوسرے مذاہب پر کوئی قابل ذکر بالا دستی نہیں ہوگی،

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

(نیز انکوائری رپورٹ ص ۷۷)

آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونیشن:

۲ جون ۱۹۵۲ء کو ہیوسوفیکل ہال کراچی میں آل پاکستان مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملک بھر کی مسلمان جماعتوں اوران کے اکابرین نے بھرپور شرکت کی۔اس کانفرنس میں حکومت سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے چوہدری ظفراللہ خان کو وزارت خارجہ سے برطرف کرنے اور قادیانیوں کو تمام کلیدی اسامیوں سے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔
(نیز انکوائری رپورٹ ص ۸۰)

تحریک کے آغاز کا پروگرام:

۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو برکت علی ہال لاہور میں آل پاکستان مسلم پارٹیز کے اجلاس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے صدر ابوالحسنات محمد احمد قادری منتخب ہوئے اور مجلس عمل میں شامل نو جماعتوں میں سے ہر جماعت سے دو دو نمائندے بطور اراکین لئے گئے جن کی تفصیل یہ ہے۔

جمعیت العلماء پاکستان سے:

ا: مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اور مولانا محمد بخش مسلم بی اے۔
۲: انجمن سجادہ نشینان پنجاب سے صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب اور مولانا عبدالغفور ہزاروی صاحب۔
۳: انجمن حزب الاحناف سے مولانا غلام دین اور مولانا غلام محمد ترنم صاحبان۔
۴۔ جمعیت علماء پاکستان سے مولانا محمد طفیل اور مولانا عبدالحکیم صاحبان۔

Click For More Books
For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

۵۔ جمعیت اہلحدیث سے مولانا محمد داؤد غزنوی مولانا عطاء اللہ حنیف صاحبان

۶۔ ادارۂ تحفظ حقوق شیعہ سے سید مظفر علی شمسی کفایت حسین صاحبان۔

۷۔ جماعت اسلامی سے مولانا نصر اللہ عزیز اور امین احسن اصلاحی صاحبان۔

۸۔ مجلس اہلسنت و جماعت مولانا نور الحسن شاہ بخاری مولانا عبد العلیم صاحبان۔

۹۔ مجلس احرار ماسٹر تاج الدین انصاری اور شیخ حسام الدین صاحبان۔

اخبارات کی نمائندگی کیلئے مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش اور مولانا اختر علی خان کے علاوہ علامہ علاء الدین صدیقی کو بھی خصوصی طور پر نامزد کیا گیا۔ (منیر انکوائری رپورٹ ص ۸۱)

اس تحریک ختم نبوت میں پاکستان کے بچے جوان بوڑھے مشائخ علماء ایک سے ایک نے بڑھ کر آگے آنے کی کوشش کی مگر خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم صاحب مکمل مرزائیت کی حفاظت وحمایت میں پوری حکومتی مشینری کو استعمال کیا کرتے جس میں سب لوگوں نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ختم نبوت کے مخالفین جن کی حکومت مکمل محافظ تھی اعلیٰ عہدوں سے مرزائیت کو نوازا جا چکا تھا وزارتِ خارجہ مکمل مرزائی ظفر اللہ خان کے حوالے کر دی تھی اس نازک وقت میں بھی مسلمانوں نے قربانیاں پیش کی ہیں اسکی مکمل تفصیل ہم بیان کرنے پر مجبور ہیں کہ پاکستانی مسلمانوں کیساتھ ہر دور میں حکمران دھوکا کرتے رہے اور مرزائیت کو نوازتے رہے ہیں مگر ان ظلم کی چکیوں میں پسنے کے باوجود حوصلہ نہ ہارا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کی خاطر سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوئے ہیں۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونیشن

آل پاکستان مسلم پارٹیز کانفرنس لاہور میں سات سو سے زائد علماء ومشائخ نے بھی شرکت کی اس کانفرنس میں مندرجہ ذیل چار مطالبات کی حمایت کی گئی۔

۱: قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲: چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔

۳: تمام قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔

۴: ربوہ کی اراضی میں مہاجرین کو آباد کرتے ہوئے اسے کھلا شہر قرار دیا جائے۔

ان قراردادوں کو منظور کیا گیا مطالبات کے سلسلہ میں۔

۱: چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کے بنیادی عقیدہ اور اجتماعی عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کر کے دعویٰ نبوت کیا ہے اور اپنے نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیا ہے چونکہ مرزائی کسی بڑے مسلمان یا کسی معصوم مسلمان بچے کا جنازہ نہیں پڑھتے چوہدری ظفر اللہ خان نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا ہے۔ مرزائی اس شخص کو جو مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے مرتد قرار دیتے ہیں چونکہ مسلمانوں کے تمام فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے ماننے والے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اسلام کا مدار عقیدۂ توحید وختم نبوت پر ہے اگر کوئی فرقہ توحید باری تعالیٰ اور رسالت وختم نبوت کا اقرار کرے لیکن صرف صفتِ ختم نبوت میں شک کر کے بروزی نبی بن کر اصل ختم نبوت کا منکر ہو بلکہ تسلسل نبوت کا قائل ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نقاش پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے انگریزی دور اقتدار میں مطالبہ کیا تھا کہ مرزائیوں کو اہلِ اسلام سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، چونکہ مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی نے وزارتی مشن کی آمد کے زمانے میں اپنی جماعت کو علیحدہ تسلیم کروانے کا مطالبہ کیا تھا۔

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اس لیے یہ کنونشن مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے کا خارج قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کو علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ان کے حقوق مسلمانوں سے جدا کر کے مسلمانوں کے حقوق محفوظ کرے، یہ قرارداد حزب الاحناف کے مولانا غلام محمد ترنم نے پیش کی تائید کفایت حسین نے کی ہے۔

۲: یہ کنونشن اس حقیقت کو پورے زور سے واضح کر دینا ایمانی، قومی، ملی، ملکی فرض تصور کرتا ہے کہ ختم نبوت یا رد قادیانیت کے مضمون پر کسی فرد یا جماعت کا اظہار کرنا خواہ مسجد میں یا کسی جلسہ عام میں نہ صرف جائز بلکہ اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے۔ کسی مسلمان جماعت کو اس حق سے محروم کرنا صریحاً مداخلت فی الدین تصور کرتا ہے اور ہم اسے کسی صورت برداشت کرنے کو تیار نہیں امن عامہ کے پیش نظر حکومت کا فرض ہے کہ دفعہ ۱۴۴ اٹھا کر گرفتار شدگان کو رہا کر کے فضا کے تکدر کو دور کرے ورنہ کسی جماعت یا فرد پر پابندی سمجھی جائے گی یہ قرارداد جمعیت علماء پاکستان مولانا محمد بخش بی اے نے پیش کی اور اس کی تائید مولانا داؤد غزنوی صدر جمعیت اہلِ حدیث نے کی ہے۔

۳: آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کی پاکستان کے ساتھ وفاداری کو مشکوک جانتا ہے نیز یقین رکھتا ہے کہ اس نے وزارت خارجہ کے عہدہ کو مرزائیت کے دفتر کھلوانے اور ملازمتوں پر مرزائیوں کو قابض کروانے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور یہ کہ پاکستان اور ہندوستان کو صرف قادیان کیوجہ سے اکھنڈ بنانے پر مذہبی عقیدہ رکھتے ہیں اور مسئلہ کشمیر کے حل کروانے میں اس کی ناکامی نہ صرف اس کی نااہلیت کی وجہ سے ہے بلکہ برطانیہ سے چوہدری ظفر اللہ خان اور ان کی جماعت کی قدیم مذہبی وفاداری کو اس میں اس لئے پاکستان، اسلامی ممالک اور کشمیر کے مفاد کا تقاضا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارتِ خارجہ سے جلد از جلد علیحدہ کر دیا جائے یہ قرارداد مولانا بہاء الحق نے پیش کی اور اس کی تائید علامہ علاء الدین صدیقی صدر شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی نے کی۔

۴: مرزائی پارٹی کی گذشتہ تاریخ کے پیش نظر قادیان میں دن دہاڑی قتل کرانا مکانات

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مخالفین کو اخراج از شہر کی سازش دیوانی فوجداری مقدمات میں جرمانہ جائیداد اور سزائے بے ذنی اور باوجود ان سب باتوں کے پولیس کا گواہ مہیا کرنے سے عاجز رہنا اور قانون کا شَل ہو جانا جس پر اس انگریزی زمانہ کی عدالتوں کے فیصلہ جات گواہ ہیں۔ اس خیال کو تقویت پہنچاتا ہے کہ ربوہ کی آبادی جواب صرف قادیانیوں کی بنائی جا رہی ہے جس کے اردگرد کے بارہ مواضعات کی متروکہ اراضی جو مہاجرین کو آلاٹ ہوتی تھی ان سے چھین کر مرزائیوں کے حوالے کی جا رہی ہے جس میں دیگر فرقہ کی کوئی آبادی نہیں ہوگی گذشتہ حالات و واقعات کے اعادہ کا باعث بنتی جا رہی ہے۔ اس لیے یہ کنونشن حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعمیر شدہ عمارتوں کے علاوہ باقی خالی زمین واپس کر کے دیگر فرقوں کو آباد کر کے آنے والے خطرات کا سدِ باب کرے۔ یہ قرارداد مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش نے پیش کی اور اس کی تائید قاضی مرید حسن ایم ایل اے نے کی۔

۵: یہ کنونشن قرارداد پیش کرتا ہے کہ تمام مطالبات جو تجاویز کی شکل میں منظور کیے گئے ہیں ان کی تائید میں ۱۸ جولائی ۵۲ء بروز جمعہ یوم مطالبات منایا جائے اور تمام ائمہ مساجد اور علماء وا کابر ملت سے استدعا کرتا ہے کہ اس کنونشن کی منظور کردہ قراردادوں کی تائید کر کے اپنے فیصلوں کی اطلاع حکام ضلع اور صوبہ کے وزیر اعلیٰ کو بھیجیں۔

۶: یہ قرارداد مولانا محمد یوسف نے پیش کی اور مولانا عبدالستار خان نیازی نے اس کی تائید کی۔

۷: حکومت کو چاہیے کہ مرزائیوں پر کڑی نگرانی رکھے اور ان کی خطرناک سرگرمیوں کی تحقیقات کیلئے ایک مجلس متعین کرے جس کے ارکان میں غیر سرکاری مسلمان عناصر بھی شامل ہوں نیز جو مرزائی ذمہ دار عہدوں پر فائز ہیں ان کو اپنے منصب کی آڑ میں تبلیغ مرزائیت سے روکنے کا فوری اقدام کرے۔

۸: یہ قرارداد مولانا محمد ذاکر ایم ایل اے نے پیش کی اور علامہ محمد یعقوب نے اس کی تائید کی اس قرارداد میں ملک کی سب سے بڑی جماعت مسلم لیگ کی جنرل کونسل دورۂ صوبہ کی نمائندہ اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے اپنے قریبی اجلاسوں میں فتنہ مرزائیت کے سدِ باب کے

Click For More Books
For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

سلسلہ میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں اور چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارتِ خارجہ سے علیحدہ کرنے کی تجویز پیش کر کے سنٹرل مسلم لیگ اور سنٹرل گورنمنٹ کو روانہ کر کے پنجاب کے تمام مسلمانوں کی ترجمانی کے فرائض سرانجام دے۔ (تحریک ختم نبوت ص ۱۸۶ تا ص ۱۸۹)

۱۹۵۳ء تحریک ختم نبوت میں مشائخ علماء عشاقان نبی کی قربانی:

وزیر اعظم ناظم الدین نے وزیر خارجہ بنا کر مرزائیت کو قوت دی لوگ لالچ دنیا کی خاطر مذہب کو چھوڑ کر مرتد ہونے لگے تو مشائخ عظام علمائے کرام نے مجلس و تنظیم بنا کر عشاق مصطفیٰ صلی علیہ وسلم نے رضا کار بھرتی کر کے ہر قسم کی قربانیاں دیں کئی ایک بزرگ نو جوان ہتھیلی پر جان رکھ کر بغیر کسی فکر کے جذبات کی انتہائی پوزیشن میں جا پہنچے تھے۔ یادرہے کہ کچھ تفصیلات و واقعات کا سلسلہ مختصر کرتے ہوئے عرض ہے کہ تحریک نے جب عروج حاصل کیا تو قتل و غارت تک نوبت جا پہنچی کچھ اسطرح ہوا:

مرکزی قیادت تحریک ختم نبوت گرفتار ہوگئی:

مرکزی قیادت کو حکومت نے گرفتار کر لیا پورے ملک میں بالخصوص کراچی اور لاہور پکڑ دھکڑ شروع ہوگئی ۲۸ فروری کو لاہور میں بھی تحریک ختم نبوت کے اکثر اکابرین کو گرفتار کر لیا گیا مرکزی قیادت میں سے مولانا غزنوی صاحب باقی تھے۔ آئندہ کیلئے لائحہ عمل طے کرنے کیلئے مولانا مودودی کی رہائش گاہ پر ایک مشاورتی اجلاس ہوا جس میں مولانا داؤد، مولانا خلیل احمد قادری، مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا محمد ابراہیم علی چشتی، مولانا محمد اسماعیل، مولانا آمین احسن اصلاحی، اور ثناء اللہ شامل تھے تمام شرکاء اجلاس نے مولانا مودودی سے درخواست کی کہ مولانا سید ابو حسنات قادری کی جگہ قیادت تحریک ختم نبوت کی سربراہی قبول فرمائیں مگر مودودی

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صاحب نے انکار کردیا کہ ابھی عوام الناس میں پوری ہمدردی کے جذبات نہیں ہیں خلیل احمد قادری نے کہا کہ مولانا باہر تشریف لائیں اور عوامی جذبات کا اندازہ لگائیں تاکہ آپ کی غلط فہمی دور ہو جائے عوام کے دل جل رہے ہیں جان ہتھیلی پر رکھے ، کفن سر پر باندھے میدان عمل میں ہیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قیادت کی ضرورت ہے عوامی جذبات اپنے حدود سے آگے جا چکے ہیں مودودی صاحب نے کہا مجھے تحریک سے ہمدردی ہے مگر میں شامل نہیں ہونا چاہتا مولانا سید خلیل احمد قادری نے کہا یہ فیصلہ تو آپ کو ایکشن کمیٹی میں شامل ہونے سے قبل کرنا چاہیے تھا، (تحفظ تحریک ختم نبوت ص ۳۲۲)

مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا اگرچہ تحریک کے چند ساتھی ہیں اگر تحریک کمزور ہونے لگی تو سنبھال نہیں پائیں گے اب وقت ہے سنبھل لیں جب بغیر قیادت کے رضا کار انتہائی احسن کام کر رہے ہیں (مجاہد ملت ص ۱۲۳)

غرض مولانا مودودی آگے آنے کیلئے تیار نہ ہوئے اور پیچھے رہ کر اپنے ڈھب کا کام کرنے کے موقف پر ڈٹے رہے۔

نئی قیادت کا انتخاب کرایا گیا:

بالآخر دوراندیشی سے کام لیتے ہوئے حاضرین نے ایک دوسری تجویز رکھی کہ مرکزی ارکان کی موجودگی میں ایک کمیٹی بنادی جائے جس کو اختیار دیا جائے کہ وہ مناسب اقدام کرے چنانچہ ایک کمیٹی بنادی جائے جس کے کنویر سید خلیل احمد قادری اور ارا کین میں مولانا عبدالستار خان نیازی، ابراہیم علی چشتی مولانا بہاء الحق قاسمی، مولانا محمد طفیل اور مولانا احمد علی کو ارکان بنایا گیا کمیٹی کے اجلاس میں اسی پر غور ہوا کہ ہمیں کراچی جا کر گرفتاریاں دینی چاہیں یا لاہور میں مولانا عبدالستار نیازی خان صاحب نے رائے دی لاہور سے ۷۵۰ میل کراچی میں

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جا کر اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے پیش کرنا مناسب نہیں ہے اس سے تحریک کو فائدہ نہیں پہنچے گا پنجاب کی گورنمنٹ مرکزی حکومت کے ماتحت ہے اگر کرنا ہے تو یہاں کی گورنمنٹ کا نظام معطل کرواس سے مرکز پر خود بخود باؤ پڑے گا انہوں نے یہ تجویز بھی دی کہ پنجاب اسمبلی ہاؤس کا گھیراؤ کر کے ارکان اسمبلی کو مجبور کر کے ان سے قادیانیوں کے متعلق بل پاس کروادیا جائے مجاہد ملت ص۱۲۲

مولانا غلام الدین کی قیادت:

بہرحال اس کمیٹی نے باغ بیرون دہلی دروازہ میں عظیم الشان جلسہ کا فیصلہ کیا اور یہ بھی طے پایا کہ لاہور شہر میں گرفتاری کیلئے مجلس کی جانب سے پچیس رضا کاروں کا جتھ مولانا غلام دین کی قیادت میں کھلے بازاروں سے ہوتا ہوا چیرنگ کراس کے تھانہ تک جائے اور خود کو پرامن طریقہ سے گرفتاری کیلئے پیش کریں کے چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق بعد نماز ظہر باغ بیرون دہلی دروازہ ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں مولانا غلام دین نے تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کو اپنی صفوں میں اتحاد اور امن برقرار رکھنے اور تحریک کو پرامن طریقے سے جاری رکھنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ بدامنی پھیلانے والا اس تحریک کا اسلام کا اور سرکارِ مدینہ کا باغی سمجھا جائے گا ہماری اس مقدس تحریک کی کامیابی کا دارومدار امن برقرار رکھنے پر ہے لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے پُرامن رہنے اور ہر ممکن قربانی دینے کا اعلان کیا۔

مولانا غلام دین کی قیادت میں پچیس رضا کاروں کی چیرنگ کراس کی جانب روانگی ہوئی تقریباً ایک لاکھ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جو دہلی دروازے سے روانہ ہوا اور چیرنگ کراس پر جا کر رک گیا جلوس کا نظم وضبط حیرت انگیز تھا جذبات پر قائدین کا مکمل کنٹرول تھا اس پرامن جلوس نے مخالفین کو دم بخود کر دیا اور حکومت پریشان ہوگئی یہ کون سی طاقت ہے جو انسانوں کے اس متحرک سمندر کو سنبھالے ہوئے ہے میدان میں جس قدر لوگ سما سکتے تھے

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ مولانا غلام دین نے نماز پڑھائی اور خود کو موقع کی مناسبت سے گرفتاری کیلئے پیش کر دیا (ایضاً ص ۳۲۴) مولانا غلام دین کو گرفتار کر کے سنٹرل جیل پہنچا دیا گیا اور رضا کاروں کو پولیس نے ٹرکوں میں بٹھا کر جیل میں بند کرنے کی بجائے چھانگا مانگا اور لاہور کے دور دراز علاقوں میں چھوڑتے ہوئے کہا کہ لاہور کے بجائے اور جدھر جانا چاہتے ہو چلے جاؤ اب تم آزاد ہو۔ (ایضاً ص ۳۲۵) یہ پہلا دستہ تھا اب اس کے بعد یکے بعد دیگرے کسی معروف عالم دین کی قیادت میں گرفتاریاں پیش کرنے کیلئے دستے روانہ ہوئے۔

مولانا عبدالستار خان نیازی کی قیادت:

اب تحریک کی عملی قیادت مولانا عبدالستار خان نیازی کے پاس آ گئی انہوں نے ۳ مارچ ۵۳ء کو مسجد وزیر خان میں تحریک کا مرکزی دفتر قائم کیا سید ابوالحسنات قادری کے صاحبزادے مولانا سید خلیل احمد قادری اور مولانا بہاوالحق قاسمی ان کے دست راست تھے۔ لاہور میں روزانہ جلسے ہوتے ایک باغ بیرون دہلی دروازہ کے اور دوسرا مسجد وزیر خان میں، دونوں جلسوں میں دیگر رہنماؤں کے علاوہ مولانا عبدالستار خان نیازی مقرر ہوتے۔ مسجد وزیر خان کا دروازہ لوہے کا تھا رات کو مولانا عبدالستار خان نیازی کے کارکن اس میں کرنٹ چھوڑ دیتے تھے تاکہ کوئی اندر داخل نہ ہو سکے پہرے کیلئے باری باری لوگوں کی ڈیوٹیاں لگتی تھیں مولانا نیازی مسجد کے اندر جا کر بھیس بدل لیتے تھے مسجد کے مینار کے اندر اوپر جا کر ایک بڑی عجیب مگر کشادہ جگہ بنی ہوئی تھی وہاں مولانا نیازی کا بستر تھا مسجد کے راستوں پر تحریکی رضا کار آنے والے پر نظر رکھتے تھے اور صرف تحریک کے لوگوں ہی کو اندر آنے دیتے تھے مولانا محمد ابراہیم علی چشتی نیازی صاحب کے پاس پیغامات بھیجا کرتے تھے۔

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تین جتھے:

۴ مارچ ۱۹۵۳ء کو ایک ایک سو رضا کاروں کے تین جتھے مسجد وزیر خان میں ترتیب دیئے گئے ان میں سے ایک کو ضلع کچہری دوسرے کو سول سیکرٹریٹ اور تیسرے کو گورنر ہاؤس کی طرف روانہ کیا گیا۔ جتھے کی صورت یہ تھی کہ پچھتر آدمی اس کے اندر تھے اور پچیس افراد نے اس کے گرد گھیرا ڈالا ہوا تھا تا کہ کوئی آدمی اندر آ کر تخریبی کاروائی نہ کر سکے۔ انہیں ہدایت کی گئی کہ پر امن رہیں اور پولیس سے متصادم نہ ہوں اگر پولیس راستہ میں حائل ہو تو راستہ بدل لیں ان کیلئے مثبت نعرے تیار کیے گئے تھے اور انہیں یہ ہدایت دی گئی تھی کہ آپ لوگوں کو لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرتے جانا ہے اگر لاٹھی چارج کیا جائے تو لاٹھیاں کھاؤ مگر بڑھتے جاؤ گولی چلے تو منتشر ہو کر گلیوں کے اندر چلے جاؤ اور اگلے چوک میں پھر جمع ہو جاؤ ضلع کچہری جانے والا جتھہ بخیر و عافیت وہاں پہنچ گیا سول سیکرٹریٹ والا جتھہ بھی کچھ گرفتاریوں کے بعد اپنی منزل تک پہنچ گیا اور اس نے وہاں کام بند کروا دیا گورنر ہاؤس جانے والا جتھہ جب چوک والگراں پہنچا تو پولیس نے لاٹھی چارج کر دیا اس جتھے کی قیادت سید خلیل احمد قادری کر رہے تھے۔

فردوس شاہ کا قتل:

جتھے میں شامل ایک نوجوان نے گلے میں حمائل شریف لٹکا رکھی تھی فردوس علی شاہ ڈی ایس پی نے لاٹھی چارج کر دیا اسے ایسی بڑی ٹھوکر ماری کہ حمائل شریف دور جا گری۔ نوجوان تڑپ کر حمائل شریف اٹھانے گیا تو پولیس نے پورے زور سے ڈنڈے برسائے اس پر لوگ مشتعل ہو گئے۔

اسی دن شام کو مولانا نیازی حسب معمول مسجد وزیر خاں میں رضا کاروں کو ہدایت دے رہے تھے کہ ایک شخص نے حجرے کے اندر جھانک کر مولانا کی طرف دیکھا اور آگے بڑھ گیا

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

مولانا نیازی نے رضا کاروں سے کہا یہ مشکوک آدمی ہے اسے پکڑ و مولانا کی یہ بات سن کر بھاگ کھڑا ہوا مگر رضا کاروں نے اسے پکڑلیا اور خوب مارا اس واقعہ کے فوراً بعد فردوس علی شاہ ڈی ایس پی اور تھانے دار مظفر خاں پولیس کی جمعیت کے ساتھ مولانا کو پکڑنے کیلئے مسجد کیطرف بڑھے لوگوں نے فردوس شاہ کو پہچان کر چھروں سے پھاڑ ڈالا ساتھی پولیس والوں سے رائفلیں چھین لیں اور مسجد میں داخل ہوکر گیٹ بند کر لیے۔(محمد صادق قصوری ص ۱۲۶)

کرفیو اور تشدد

فردوس شاہ کے قتل کے بعد لاہور میں کرفیو لگا دیا گیا پولیس نے مجاہدین ختم نبوت پر بے تحاشا تشدد کیا اور بے حد فائرنگ کی قادیانی بھی فوج اور پولیس کی وردی میں باہر سے آکر فائرنگ میں شریک ہو گئے اس موقع پر مسلمان کارکنوں نے بے پناہ قربانیاں دیں دہلی دروازے کے باہر چار نوجوانوں کی ڈیوٹی تھی پولیس نے ایک ایک کر کے چاروں کو گولی کا نشانہ بنایا ایک جلوس مال روڈ سے آرہا تھا اس کے نعرے صرف لا الٰہ الا اللہ نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت تھے۔اس پر فائر کھول دیا گیا لیکن نوجوان سینہ کھول کھول کر سامنے آتے رہے اور جام شہادت نوش کرتے رہے۔

ہڑتال:

۵ مارچ کو زبردست ہڑتال ہوئی ایشیا میں تاریخ کا یہ پہلا اور انوکھا واقعہ تھا کہ عوام کے مطالبات اور احتجاج میں کسی ملک کا صوبائی سیکرٹریٹ بند ہو گیا اور اس کے چھوٹے بڑے تمام ملازمین بھی تحریک میں شریک ہو گئے ہوں اس بات کا اعتراف میاں انور علی آئی جی پولیس نے بھی اپنی شہادت میں کیا ہے(اللہ وسایا تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء)

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

حکومت کی شرارت:

۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو حکومت نے شرارت کر کے ایک پوسٹر نکالا کہ آج مولانا عبدالستار خان نیازی نماز جمعہ بادشاہی مسجد میں پڑھائیں گے ان کا مقصد مجاہدین کی قوت کو تقسیم کرنا تھا مولانا نیازی نے اپنے ایک سرفروش کارکن بشیر احمد مجاہد سے کہا کہ اس پوسٹر کی تردید کریں اس نے ایک ٹیکسی پر لاؤڈ سپیکر لگا کر تمام شہر میں اس پوسٹر کی تردید کردی اور اعلان کر دیا کہ جمعہ کی نماز حسب سابق مسجد وزیر خاں میں ادا کی جائے گی۔

گورنر پنجاب کی طرف سے وفد کی آمد:

اسی روز جمعہ سے قبل خلیفہ شجاع الدین سپیکر پنجاب اسمبلی بیگم سلمٰی تصدق حسین احمد سید کرمانی اور بعض دوسرے اکابر ایک وفد کی صورت میں مسجد وزیر خاں آئے اور مولانا عبدلستار خاں سید خلیل احمد قادری مولانا بہاؤالحق قاسمی سے مذاکرات کیئے۔ وہ گورنر پنجاب آئی آئی چندریگر کا پیغام لائے تھے کہ صوبائی حکومت تحریک کے مطالبات سے اتفاق کرتی ہے اور اس سلسلے میں ایک وزیر اور ایک اعلیٰ افسر مرکزی حکومت سے بات چیت کرنے کیلئے تیار ہے مولانا نیازی سید خلیل احمد قادری ان کے ساتھیوں نے کہا کہ ہماری صلح اور بات چیت اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ:

۱۔ ہمارے گرفتار شدہ آدمیوں کو رہا کر دیا جائے۔

۲۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ تسلیم کیا جائے۔

۳۔ مرکزی حکومت کو قائل کرنے کیلئے ایک آدمی ہمارا اور ایک حکومت پنجاب کا مرکزی حکومت کے ساتھ مذاکرات کرے

۴۔ ہماری تحریک پرامن رہے گی لیکن آپ کو بھی ہماری تحریک ختم کرنے کی کوشش بند کرنا ہوگی۔

اس وقت لوگوں میں اتنا مذہبی جوش تھا بیگم سلمٰی تصدق حسین کو باہر نکالنے کیلئے برقعہ منگوا

Click For More Books
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کرا سے پہنچایا گیا کہ مذہبی لوگ بے پردگی کے باعث ان پر حملہ کر دیں گے۔

مارشل لاء کا نفاذ:

اس وفد کے جانے کے بعد عین جمعہ کی نماز کے وقت ایک بجے لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا مارشل لاء کے اعلان سے ایک بار تو سناٹا چھا گیا مگر مولانا عبدالستار خاں نیازی مولانا خلیل احمد بہاء الحق قاسمی کی جرأت مندانہ اور ولولہ انگریز تقریروں سے یہ سناٹا بھی جرأت اور حوصلہ مندی کے جذبات میں گم ہو گیا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی نے لوگوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ ناموس رسالت کا خود محافظ ہے تمہیں تو جانثاری اور وفاداری کے اظہار کا موقع ملا ہے تمہارا احتاج تو نہیں اللہ تعالیٰ اپنی شان کا خود محافظ ہے۔

۷ مارچ کو مارشل لاء دفعہ ۱۴۴ اور رات کے کرفیو کے باوجود گرفتاریاں دینے کیلئے مسجد وزیر خان سے چار چار افراد کی ٹولیاں روانہ ہو گئیں ۸ مارچ کو بھی ایسا ہی کیا گیا ۹ مارچ کو پنجاب اسمبلی کا اجلاس شروع ہونا تھا مولانا پنجاب اسمبلی کے رکن تھے لہٰذا اس کی تیاری میں لگ گئے کیونکہ اب لوگوں کی رائے یہ تھی کہ آپ اسمبلی پر خود جا کر ختم نبوت ریولیوشن پیش کریں۔

۸ مارچ کو فوج نے مسجد کو پوری طرح محاصرہ میں لے لیا مگر اس کے باوجود مسجد میں جلسے ہو رہے تھے مسجد میں رضا کاروں کے ٹھٹھ موجود تھے مقرر آئے اور تقریر کے بعد خفیہ دروازے سے چلے جاتے پولیس اور فوج کیلئے یہ صورتحال تشویشناک تھی اور جلد سے جلد مسجد پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی بالآخر فوج نے خفیہ دروازے کا پتہ چلا کر اس پر بھی پہرہ بٹھا دیا ۹ مارچ کو مسجد میں موجود قائدین نے خود مسجد کے دروازے کھول کر گرفتاری دینے کا فیصلہ کر لیا رضا کار پانچ پانچ کی ٹولیوں میں مسجد سے نکل کر خود کو

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

گرفتاری کیلئے پیش کرتے رہے رضا کار گرفتار ہو چکے تو انہیں جیل میں پہنچا دیا گیا اور مولانا خلیل احمد قادری بہاوالحق قاسمی کو گرفتاری کے بعد پولیس شاہی قلعہ لے گئی۔

مولانا نیازی کا پروگرام:

مولانا عبدالستار خان نیازی بروقت مسجد سے باہر جا چکے تھے اس لیے گرفتاری سے بچ گئے دراصل مولانا کا پروگرام یہ تھا کہ گرفتاری دینے کے بجائے پنجاب اسمبلی میں جائیں اور وہاں ختم نبوت کے سلسلے میں ارکان اسمبلی کو قائل کرنے کی کوشش کریں مگر ہوا یہ کہ مولانا کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا اور اس کے ساتھ ہی اسمبلی کا اجلاس ۱۶ مارچ تک کیلئے ملتوی کر دیا گیا اب سوال یہ تھا کہ گرفتاری سے بچنے کیلئے مولانا ایک ہفتہ کسطرح اور کہاں گزاریں میر یعقوب نامی ایک شخص اندرون موچی دروازہ چنیاں والی مسجد کے قریب رہتے تھے انہوں نے کہا کہ ہمارا مکان ایک قلعہ ہے آپ یہاں آجائیں یہیں سے ہم آپ کو پنجاب اسمبلی پہنچانے کا انتظام کر لیں گے ۱۳ مارچ تک مولانا نیازی اس مکان میں رہے اس روز خبر ملی کہ اسمبلی کا اجلاس مزید ایک ہفتہ تک ملتوی کر دیا گیا اب یہ اجلاس ۲۲ مارچ کو ہوگا۔

اب فیصلہ ہوا کہ مولانا کو کسی طرح لاہور سے باہر نکالا جائے اور باہر سے لاہور آنے والی بس میں بٹھا دیا جائے اس زمانے میں قصور وغیرہ سے آنے والی بسیں شارع فاطمہ جناح اور چیرنگ کراس سے ہو کر اسمبلی ہاؤس کے سامنے سے گزرا کرتی تھی پروگرام بنایا گیا کہ اسمبلی ہاؤس کے سامنے اتر کر دوڑ کر اندر چلے جائیں گے پھر پولیس انہیں اسمبلی کے اندر سے گرفتار نہیں کر سکتی اس طرح وہ اپنی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کر سکیں گے۔

چنانچہ اس مقصد کیلئے ایک ریہڑے کا انتظام کیا گیا مولانا نے اس پر سوار ہونے سے قبل دیہاتیوں کی طرح چادر باندھ لی۔ پاؤں میں چپل تھی اور سر پر کھنڈوا سا باندھ لیا ریہڑا بانساں والے بازار کی طرف سے نکلا پھر میو ہسپتال کے آؤٹ دیوار کی جانب سے گزر کر جا نکلا۔ اور

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

وہاں سے کچے راستے سے ہوتے ہوئے چوہنگ نواحی گاؤں شاہ پور جا پہنچا ریہڑے کے ساتھ نمبردار عبدالرحمٰن کے علاوہ چار مسلح سائیکل سوار تھے انہیں ہدایت تھی اگر کوئی مولانا نیازی کی طرف آئے تو بے دریغ فائر کھول دیں۔ مولانا وہاں سے بس میں سوار ہو کر اوکاڑہ میں اپنے دوست چوہدری محبوب عالم کے پاس پہنچے رو کنے کے بعد راتوں رات پاک پتن اور وہاں سے ۲۲ مارچ کو قصور پہنچے اور شیخ فضل دین گلی بھتیاں کے مکان پر ٹھہرے۔

مولانا نیازی کی گرفتاری:

مولانا کا پروگرام یہ تھا کہ ۲۳ مارچ کی صبح قصور سے بس میں بیٹھ کر اسمبلی ہال پہنچ جائیں گے مگر شیخ فضل دین کے لڑکے محمد اسلم نے مخبری کر دی۔ آپ فجر کی نماز کیلئے اٹھے تو پولیس پہنچ گئی اور مولانا کو گرفتار کر کے شاہی قلعہ لے گئی۔ وہاں آپ کو دس نمبر کوٹھڑی میں رکھا گیا ۲۳ مارچ سے ۱۹ اپریل تک اسی سیل میں پولیس والے آپ کا بیان ریکارڈ کرتے رہے دوراتیں آپ کو مسلسل جگائے رکھا مولانا نوافل پڑھتے ہوئے مسجد میں جاتے تو پولیس والے انہیں بلانا شروع کر دیتے ان کا خیال تھا کہ شاید مولانا سجدے میں جا کر سو جاتے ہیں شاہی قلعہ سے مولانا کو سنٹرل جیل لاہور میں منتقل کر دیا گیا ۱۶ اپریل ۱۹۵۳ء کو آپ کے خلاف فوجی عدالت میں ڈی ایس پی فردوس شاہ کا قتل اور بغاوت کا کیس چلا۔ استغاثہ نے خون آلود مٹی اٹھا کر عدالت میں پیش کی جس پر پولیس کے بقول فردوس شاہ کا خون جذب تھا مولانا اپنی صفائی میں کہا کہ قتل مسجد وزیر خاں کے باہر ہوا جہاں سیمنٹ کا فرش ہے اس لیے مٹی کا ثبوت جعلی ہے استغاثہ اور صفائی دونوں جانب سے متعدد گواہ پیش ہوئے یہ ساری کاروائی دس دن بعد ۲۵ اپریل کو مکمل ہوگئی۔

سزائے موت:

مقدمہ قتل سے زیادہ خطرناک کسی بغاوت کا تھا تحریک تحفظ ختم نبوت کے دنوں میں

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مولانا نیازی نے جو تقاریر کی تھیں انہیں باغیانہ قرار دیتے ہوئے حکومت نے مقدمہ بغاوت کا کھڑا کیا اس مقدمہ میں قابل اعتراض تقاریر پیش کی گئیں مگر ان میں کہیں بھی ایسا مواد موجود نہ تھا جسکی بنا پر بغاوت کا الزام ثابت ہو سکتا مگر اس کے باوجود اس کیس میں مولانا کو سزائے موت سنائی گئی۔

انہی دنوں مولانا سید خلیل احمد قادری خطیب مسجد وزیر خاں اور مولانا مودودی کے خلاف بھی بغاوت کا مقدمہ چلا اور مولانا نیازی کے علاوہ ان دونوں کو بھی سزائے موت سنائی گئی مولانا مودودی نے اگرچہ اس میں حصہ نہیں لیا تھا تاہم انہوں نے قادیانی مسئلہ نامی کتابچہ لکھا تھا جس میں انہوں نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی تھی کہ ہم قادیانیوں کو غیر مسلم کیوں سمجھتے ہیں اور کیوں انہیں اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں اور ان پر امن وامان تباہ کرنے اور بغاوت کا الزام تھا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی کو سزائے موت دی گئی تو ان کی زبان سے نکلا ''بس یہی کچھ ندا لائے ہو اگر میرے پاس ایک لاکھ جانیں ہوتی تو میں ان سب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر قربان کر دیتا'' سپیشل ملٹری کورٹ کے افسر نے اس پروانے پر دستخط کرنے کو کہا تو آپ نے فرمایا ''میں جب پھانسی کے پھندے کو چوموں گا اس وقت اس پر دستخط کروں گا'' افسر نے ذرا سختی سے دستخط کرنے کو کہا تو آپ نے فرمایا، میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ جس وقت پھانسی کے پھندے کو بوسہ دوں گا اسی وقت دستخط کروں گا میں جیل میں ہوں اور آپ کے جنگل میں ہوں مجھے لے جاؤ اور پھانسی دے دو''

اس پر متعلقہ افسر نے ذرا الجاجت سے کہا کہ مسٹر نیازی! ہمارے افسر ہم سے پوچھیں گے کہ تم نے موت کے وارنٹ کا نوٹس دے دیا ہے یا نہیں تو میں کیا جواب دوں گا۔ اس پر مولانا نے فرمایا کہ اگر آپ کو اپنے افسران ہی کا خوف ہے تو میں آپ کی خاطر اس پر دستخط کیے دیتا ہوں چنانچہ مولانا نیازی نے بڑے اطمینان سے اس پر دستخط کر دیئے اور ۷ مئی ۱۹۵۳ء کی تاریخ بھی درج کر دی۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

قیدی کا لباس تنگ نکلا:

بہر حال آپ کو موت کی کوٹھڑی میں لے جانے کیلئے آپ کو پھانسی کے قیدی کا لباس پہننے کو دیا گیا لیکن وہ تنگ نکلا جیل سٹاف کے ایک آدمی نے کہا نیازی صاحب یہاں آ کر تو بڑے بڑے پہلوان سکڑ جاتے ہیں اور آپ ہیں کہ پھیل رہے ہیں کوئی کرتہ آپ کو فٹ نہیں آتا مولانا نے کہا ہم نے موت خود خریدی ہے اس لیے کوئی کرتہ فٹ نہیں آتا۔ چلو پاجامہ ہی لاؤ، پاجامہ منگوایا گیا تو اس میں آزار بند نہیں تھا مولانا کے پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ اس لیے ہے کہ آپ کہیں آزار بند سے خودکشی نہ کر لیں مولانا نے فرمایا تم احمق لوگ ہو جسے شہادت کی موت مل رہی ہے وہ بھلا خودکشی کیوں کرے گا؟ مولانا نے پاجامہ نہ پہنا بلکہ چادر باندھ لی۔

پھانسی کی کوٹھڑی میں:

۷ مئی سے ۱۴ مئی ۱۹۵۳ء تک آپ پھانسی کی کوٹھڑی میں رہے آپ کا زیادہ تر وقت نماز میں گزرتا تھا جیل میں خود آذان دیتے اور نماز پڑھتے قرآن وحدیث کے علاوہ مکتوبات آپ کے زیر مطالعہ رہتے تھے۔

سزائے موت میں تبدیلی اور رہائی:

۱۴ مئی ۱۹۵۳ء کو سزائے موت عمر قید میں بدل گئی اور آپ ۱۵ مئی کو سات دن اور آٹھ راتیں پھانسی کی کوٹھڑی میں گزارنے کے بعد سنٹرل جیل لاہور کے کوداوارڈ میں منتقل ہو گئے سزائے موت کے خلاف آپ نے اپیل نہ کی جسٹس محمد شریف نے از خود کیس کو دیکھتے ہوئے سزا کم کر دی اور تین سال کر دی مولانا نے اس سزا کے خلاف ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی اور موقف اختیار کیا کہ جس قانون کے تحت انہیں سزا دی گئی وہ قانون قانون ہی نہیں ہے کیونکہ یہ

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قانون پاس کرنے سے قبل قانون ساز اسمبلی توڑ دی گئی تھی اور اس پر گورنر جنرل کی منظوری بھی حاصل نہیں ہو سکی تھی یوں آپ کو مئی ۱۹۵۵ء میں باعزت بری کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد ایک صحافی نے آپ سے آپ کی عمر پوچھی تو فرمایا میری عمر وہ سات دن اور آٹھ راتیں ہے جو میں نے ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کی خاطر پھانسی کی کوٹھڑی میں گزار دی ہیں کیونکہ یہی میری زندگی ہے اور باقی سب شرمندگی مجھے اپنی اس زندگی پر ناز ہے (تحریک تحفظ ختم نبوت ص ۳۰۳)

مولانا سید خلیل احمد قادری اور مولانا مودودی کا کیس بھی اس نوعیت کا تھا ان کی سزائے موت بھی پہلے عمر قید میں بدلی اور پھر انہیں بھی باعزت بری کر دیا گیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء برصغیر کی تاریخ میں سب سے زیادہ خونی تحریک تھی۔ اس میں دس ہزار سے زیادہ جانثار ختم نبوت نے جام شہادت نوش کیا اور ایک لاکھ سے زائد کارکنوں نے گرفتاری پیش کی۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

حاصل کلام کچھ اسطرح ہے:

حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا عظیم کارنامہ ہے کہ تختہ دار پر آنا پھر عمر قید اوران مشکلات کو محض اس لئے برداشت کرنا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوں آپ کی محنتی کارنامہ برائے ختم نبوت ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جب پھانسی کا حکم ملاتو ان ہی ایام کو آپ اپنی زندگی قرار دیتے ہیں فرمایا! اصل زندگی کے ایام تو یہی ہیں اور تھے پہلی تاریخ کا مطالعہ کیا تو تاجدار گولڑہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور قبلہ سید جماعت علی شاہ صاحب کے مسلسل کردار حسینہ کو اپنے تو اپنے بیگانے بھی مانتے ہیں اور مشائخ عظام اور علماء کرام اور عشاقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تحریک ختم نبوت ۱۹۰۰ء اور ۱۹۵۳ء میں کمال قربانیاں ہیں ملاحظہ ہوں قطب زمان جان تحریک ختم نبوت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد کرم دین دبیر صاحب سیالوی چکوالوی، پیر طریقت قطب زماں سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری، پیرزماں حضرت علامہ پیر شیر محمد صاحب شرقپوری صاحب کمال فاضل اجل علامہ غلام دستگیر قصوری صاحب

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب حسام الحرمین میں کمال حاصل ہے۔

فاضل جلیل مولانا علامہ سید برکات احمد صاحب۔

حضرت مولانا سید ابوالحنان قادری صاحب

حضرت مولانا سید الحامد بدایونی صاحب

صابزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ صاحب

مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب۔

جید علماء کرام اور مشائخ عظام، اور عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کی قربانیاں پیش کیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے مقابلہ میں مجاہدانہ کردار ادا فرمائے ہیں مال جان کی

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قربانیوں سے گریز نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطاء فرمائی ہے۔

مقدمات عدالت میں علماء مشائخ کی کامیابی:

۱: ۱۹ اگست ۱۹۰۳ء رائے چندوالا مجسٹریٹ درجہ اول گورداس پور کی عدالت میں اہلسنت و جماعت کی طرف سے قائم کردہ مقدمہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اعتراف کرنا پڑا کہ سیف چشتیائی پر سرقہ مضامین کا جو الزام اس نے اپنی کتاب نزول مسیح میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی پر لگایا گیا وہ غلط ہے اور اب وہ اس الزام کو واپس لیتا ہے۔

۲: ۱۶ نومبر کو حکیم نورالدین بھیروی نے مولانا کرم دین دبیر سیالوی ایڈیٹر ہفت روزہ سراج الاخبار جہلم کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں مولانا کرم الدین دبیر سیالوی با عزت بری ہوئے۔

۳: ۲۹ جون ۱۹۰۳ء کو بھی حکیم نورالدین نے مولانا کرم الدین دبیر سیالوی کے خلاف گوردا سپور میں مقدمہ دائر کیا جس کا فیصلہ مولانا کرم الدین زبیر سیالوی کے حق میں ہوا ان مقدمات میں مرزا غلام احمد قادیانی خود پیش ہوتا تھا۔

۴: قادیانی اخبار الحکم کے ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب نے مولانا کرم الدین دبیر سیالوی اور مولانا فقیر محمد جہلم بانی ہفت روزہ سراج الاخبار جہلم کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں مؤخرالذکر دونوں حضرات سُرخرو ہوئے۔

۵: ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء کو مولانا کرم الدین دبیر سیالوی نے جہلم میں کتاب مواہب الرحمٰن کی تقسیم پر مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم فضل الدین پر مجسٹریٹ جہلم کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا یہ مقدمہ دو سال تک چلتا رہا بالآخر مولانا کرم الدین دبیر سیالوی کو کامیابی ہوئی اور عدالت نے مرزا غلام احمد قادیانی کو پانچ سو روپے اور حکیم فضل الدین کو دو سو روپے جرمانہ کا حکم سنایا اور عدم ادائیگی کی صورت میں بالترتیب مزید چھ

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اور پانچ ماہ کی قید سزا سنائی۔

۶: مرزائیوں نے دوالمیال کی مسجد میں علیٰحدہ جمعہ قائم کرنے کیلئے عدالت میں مقدمہ دائر کیا مسلمانوں کی طرف سے اس مقدمہ کی پیروی مولانا سید لال شاہ دوا کالوی نے کی ۹ فروری ۱۹۰۷ء کو اسسٹنٹ کمشنر پنڈ دادنخان نے اس مقدمہ کا فیصلہ سید لال شاہ کے حق میں دیا۔

۷: مولانا نواب الدین شکوہی مدراسی نے قادیانیوں سے تنسیخ نکاح کا سب سے پہلا مقدمہ جیتا کہ اہلسنت و جماعت اور مرزائیوں کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا ہے۔

۸: ۵ نومبر ۱۹۲۶ء کو عدالت منصفی احمد پور شرقیہ نے ایک قادیانی کے خلاف سنی مدعی کے حق میں فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ مرزائی ہونے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے اس لئے مرتد کا نکاح سنی عورت سے باقی نہیں رہا۔

۹: ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو ڈسٹرکٹ جج بہاولپور نے سُنّی مدعیہ کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے قرار دیا کہ مدعیٰ علیہ قادیانی ہونے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے لہٰذا یہ نکاح نہیں رہا ہے۔

۱۰: ۲۵ مارچ ۱۹۵۴ء کو سینئر سول جج راولپنڈی میاں محمد سلیم کی عدالت میں قادیانی خاتون مسماۃ امۃ الکریم نے اپنے سابق مسلمان شوہر لیفٹیننٹ نذیر الدین ملک کے خلاف حق مہر کی وصولی کیلئے مقدمہ دائر کیا فاضل جج نے فیصلہ دیتے ہوئے لکھا کہ قادیانیوں کو اہلِ کتاب تصور نہیں کیا جا سکتا مدعا علیہ کے ساتھ شادی کے وقت مدعیہ مسماۃ امۃ الکریم قادیانی ہونے کے سبب غیر مسلم تھی لہٰذا مہر قانوناً ناقابلِ بازیابی ہے (تحریک ختم نبوت ص ۳۴۰)

۱۱: ۱۳ جولائی ۱۹۷۰ء کو جیمس آباد کی فیملی کورٹ کے جج محمد رفیق گوریجہ نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ایک مسلمان عورت سے قادیانی کا نکاح منع کر دیا۔ (تحفظ

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تحریک ختم نبوت ص ۳۴۱)

۱۲: ۲۸ فروری ۱۹۷۲ء کو سول جج محمد نسیم نے مولوی عبدالرشید کی درخواست پر فیصلہ سناتے ہوئے محلہ قادیان کے قادیانیوں کو مسجد تعمیر کرنے اذان دینے اور وہاں تبلیغی مرکز قائم کرنے کی ممانعت کردی (تحریک تحفظ ختم نبوت ص ۳۴۰)

۱۳: ۱۶ دسمبر ۱۹۷۲ء کو بہاول پور ڈویژنل کمشنر ملک احمد خان نے نمبرداری کے ایک مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے قرار دیا کہ کسی قادیانی کو مسلمان تپید داروں کی نمبرداری نہیں سونپی جا سکتی (تحفظ تحریک ختم نبوت)

خلاصۃ الکلام یہ ہے:

ان تیرہ مقدمات میں پاکستان حکومت کے جج حضرات کا غیرت مندانہ فیصلہ بتاتا ہے کہ بعد از شریعت پاکستان کے قانون میں جج صاحبان مضبوط مسلمان ہوں تو قانوناً مرزائی غیر مسلم اقلیت ہی ہیں، بعد میں تحریکیں چلا کر باقاعدہ قانون بنانے کی ضرورت ہماری حکومتوں کی اخلاقی مذہبی بہت بڑی کمزوری تھی ورنہ مرزائی قانون میں غیر مسلم اقلیت ہی تھے اور ہیں اور غیر مسلم اقلیت ہی رہیں گے۔

اہلسنت و جماعت اور مرزائی مناظرے:

۱: پیر طریقت صوفی باصفا میاں شیر محمد صاحب شرق پور شریف نے مرزائی برادری کے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعوت مناظرہ دی شاہی مسجد لاہور میں آپ سات دن وہاں تشریف فرما رہے لیکن مرزا آپ کے مقابلہ میں نہ آیا۔

۲: جولائی ۱۹۰۰ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک اشتہار کے ذریعے چھیاسی علماء و مشائخ کو عربی میں تفسیر لکھنے پر مناظرہ کی دعوت دی جس پر پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور سید

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

جماعت علی شاہ صاحب کا نام بھی شامل تھا آپ نے دعوت کو قبول فرمایا اور ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء کو لاہور کی بادشاہی مسجد میں مناظرہ ہونا قرار پایا مقررہ تاریخ کو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب اور سید جماعت علی شاہ میاں شیر محمد شرقپوری صاحب دیگر علماء کرام اور مشائخ عظام بادشاہی مسجد میں تشریف فرما ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے حواریوں نے راہ فرار اختیار کیا۔ بعد میں مناظرہ دیکھنے والے ہزاروں کے اجتماع میں پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری مولانا محمد حسن فیضی مولانا تاج دین جوہر وغیرہ نے خطاب کیا۔ اس موقعہ پر اٹھاون علماء و اٹھائیس مشائخ کی طرف سے مناظرہ میں مرزا کا فرار اور اہلسنت و جماعت کی فتح کا اشتہار بھی شائع ہوا۔

۳: ۱۵ جولائی ۱۹۰۸ء کو مفتی غلام مرتضیٰ کافی کے مقابلہ میں ضلع شاہ پور میں حکیم نور الدین قادیانی لاجواب ہوا۔

۴: ۱۸۔۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مفتی غلام مرتضیٰ کا جلال الدین شمس قادیانی سے ہریا ضلع گجرات میں ایک تاریخی مناظرہ ہوا جس میں مفتی غلام مرتضیٰ صاحب کو فتح نصیب ہوئی ہے۔

۵: مولانا ابوالفیض محمد حسن فیضی نے ۱۳ فروری ۱۸۹۹ء کو عربی زبان میں ایک بے نقط قصیدہ چالیس اشعار پر مبنی لکھ کر مسجد عصام الدین میں خود مرزا قادیانی کو پڑھنے کیلئے دیا لیکن مرزا باوجود کوشش کے اسے پڑھنے سے قاصر رہا۔

۶: ۹ مئی ۱۸۹۹ء کو مولانا ابوالفیض محمد حسن فیضی کے قصیدہ کو سراج الاخبار جہلم نے شائع کر کے مرزا قادیانی کو جواب کا چیلنج دیا بعد ازاں ۱۳ اگست ۱۸۹۹ء کو مرزا کو خط بھی لکھا جس میں مناسب شرائط مرزا کو دعوت مباہلہ دی مگر مرزا کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ شکست خوردہ ہو گیا۔

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مشائخ اہلسنت کے مرزا قادیانی کو مباہلوں کی دعوت:

۱: جنوری ۱۹۰۶ء میں مولانا غلام دستگیر قصوری کی کتاب رجم الشیاطین کے حوالے سے مولانا موصوف کا مرزا غلام احمد سے مسجد ملا مجید موچی دروازہ لاہور میں مباہلہ طے ہوا لیکن مرزا قادیانی مقابلے میں نہ آیا۔

۲: ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری نے بادشاہی مسجد لاہور میں خطبہ جمعۃ المبارک میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مباہلہ کا چیلنج کیا مگر مرزا قادیانی لاہور میں موجود ہونے کے باوجود سامنے نہ آیا۔

۳: حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری نے ۲۵۔۲۶ مئی ۱۹۰۲ء کی درمیانی رات مرزا قادیانی سے مباہلے کا نظارہ کرنے کیلئے جمع ہونے والے ہزاروں مسلمانوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پیشن گوئی کرنا میری عادت نہیں لیکن میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا فیصلہ ہو چکا ہے خدا کے فضل وکرم سے وہ میرے مقابلے میں نہیں آئیگا کیونکہ میرا پیارا نبی سچا نبی ہے اور میں صدق دل سے اس سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام ہوں آپ دیکھیں گے آنے والے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق سے محبوب خدا صلی علیہ وسلم کے صدقے میں ہمیں اس جھوٹے دعویٰ نبوت کرنے والے کذاب سے نجات مل جائے گی انشاء اللہ العزیز۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پور شریف رات دس بجے ملت اسلامیہ سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا یعنی آپ نے یہ پیشن گوئی رات دس بجے فرمائی اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو صبح دس بج کر دس منٹ پر یعنی چوبیس گھنٹے میں مرزا غلام احمد قادیانی مرض ہیضہ میں آنجہانی ہو گیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے تقریباً بارہ گھنٹے کے اندر یہ پیشن گوئی سچ فرمادی اسطرح

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

اکابرین اہلسنت و جماعت نے مرزائیت کو شکست خورد کیا۔

ہر میدان میں مرزا شکست خورد ہوا:

مرزا غلام احمد قادیانی کی قوم کے سامنے مرزا قادیانی کو اکابر اہلسنت و جماعت نے چیلنج کئے مناظرے اور مرزا کی اولاد اور نمائندوں کو بھی کل تیرہ چیلنج کئے کہیں تو مقابلہ میں ہی نہیں آئے اور کہیں مناظرے ہوئے لیکن اسکے مبلغین کو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔

مقابلوں میں بھی قادیانی مایوس:

مقابلوں میں بھی شکست خورد رہا ہے مرزا غلام احمد قادیانی کو تین مواقع پر اہلسنت و جماعت نے مقابلوں کی دعوت دی مولانا غلام دستگیر قصوری، اور مجاہد ملت اسلامیہ پیر طریقت امیر ملت حضرت علامہ پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پور شریف کے زیب سجادہ نے دو مرتبہ مقابلے کیلئے للکارا مگر جرأت نہ ہوئی مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے ساتھ حواریوں کو کہ مقابلہ کیلئے میدان میں آتے شکست ان کا مقدر رہا۔

علامہ شاہ احمد نورانی اور مرزا ناصر آمنے سامنے:

مرزا ناصر تحذیر لناس کی عبارت پیش کرتا ہے اور تقویت الایمان کی عبارت پیش کرتا ہے علامہ شاہ احمد نورانی نے جواب دیا مرزا ناصر جیسے تم ویسے وہ مجھ سے بات کر آپ نے ختم نبوت کے عنوان پر وہ دلائل دیئے کہ مرزا ناصر لا جواب ہو گیا۔

دنیاء اسلام میں قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانیؒ کی شخصیت امت میں مسلمہ ہے۔ شاہ احمد نورانی قیادت کی تمام تر صلاحیتوں کے مالک تھے اللہ تعالیٰ آپ کو جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے آمین بحرمت اسید المرسلین۔

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء

سانحہ ربوۃ

۲۲ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے سو سے زیادہ طلباء شمالی علاقہ جات کی سیر و تفریح کیلئے چناب ایکسپریس کے ذریعے پشاور روانہ ہوئے ان طلباء کی قیادت مذکورہ کالج کے منتخب سٹوڈینٹس یونین کے عہدیدار کر رہے تھے جن کا تعلق انجمن طلباء اسلام سے تھا۔ ٹرین جب ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو قادیانیوں نے حسب معمول اپنا تبلیغی لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جب طلباء کی بوگی میں یہ لٹریچر تقسیم کیا گیا تو طلباء مشتعل ہو گئے اور انہوں نے ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے یہ بات قادیانیوں کیلئے ناقابلِ برداشت تھی لہٰذا انہوں نے مسلمان طلباء کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو طلباء واپسی پر ربوہ پہنچے تو پانچ ہزار مسلح قادیانیوں نے ان پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں ریلوے پلیٹ فارم طلبہ کے خون سے رنگین ہو گیا اس پر تشدد واقعہ کا ملک بھر خصوصاً پنجاب میں زبردست ردِ عمل ہوا طلباء علماء و مشائخ مزدور تاجر اور دیگر شہری قادیانی غنڈہ گردی کے خلاف سراپا احتجاج بن گئے۔

عدالتی تحقیقات

۳۱ مئی ۱۹۷۴ء کو پنجاب کے وزیر اعلیٰ محمد حنیف رائے نے عدالتی تحقیقات کا حکم دیا اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سردار محمد اقبال نے جسٹس کے ایم اے صمدانی کو سانحہ ربوہ کی عدالتی تحقیقات کیلئے تحقیقاتی افسر مقرر کیا جسٹس صمدانی نے یکم جون سے اپنے کام کا آغاز کیا اور پانچ جون ۱۹۷۴ء سے لے کر یکم جولائی تک سانحہ ربوہ کی تحقیقات مکمل کر لی اور اس دوران

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

ٹریبونل نے ملاقاتیں کیں اور مسلمانوں کی شہادتیں قلم بند کیں جن میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر عبدالسمیع احمد نشتر میڈیکل کالج کے متعدد طلباء اور ربوہ کے کچھ قادیانی مشتعل ہوئے جسٹس صمدانی کی رپورٹ ۲۰ اگست ۱۹۷۴ء کو وزیر اعلیٰ محمد حنیف رائے کو پیش کی گئی۔ اور ۲۲ اگست ۱۹۷۴ء کو وزیر اعلیٰ مذکور نے یہ رپورٹ اپنی سفارشات کے ساتھ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو پیش کردی (روزنامہ جنگ کراچی)

عدالتی رپورٹ پر غور کرنے کیلئے وفاقی کابینہ کے خصوصی اجلاس جس میں وزیر قانون وپارلیمانی امور اور صوبائی رابطہ عبدالحفیظ پیرزادہ خورشید حسن مولانا کوثر نیازی ڈاکٹر مبشر حسن اور سینٹ کے ڈپٹی چیئرمین طاہر خان نے شرکت کی۔

جسٹس صمدانی کی غیر جانبداری:

جسٹس صمدانی نے انتہائی غیر جانبدارانہ انداز میں تحقیقات کیں انہوں نے مرزا ناصر کی طرف سے قصر خلافت میں کھانے کی دعوت مسترد کردی۔ وہ اپنا سامان خورد ونوش اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ جسٹس موصوف نے مرزا ناصر کو اپنی عدالت میں طلب کیا اور اس سات گھنٹے کا خفیہ بیان بھی ریکارڈ کیا۔ بدقسمتی سے یہ رپورٹ آج تک منظر عام پر نہیں آسکی۔ (محمد احمد ترزای، تحریک تحفظ ختم نبوت سیدنا صدیق اکبر شاہ احمد نورانی)

مولانا محمد ذاکر کا نوٹس

۴ جون ۱۹۷۴ء کو جمعیت علماء پاکستان کے رکن قومی اسمبلی مولانا محمد ذاکر نے ایک قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا نوٹس دیا۔ جس کا مقصد آئین میں ترمیم کرنا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر فی الفور کلیدی آسامیوں سے الگ کردینا تھا۔ اس

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

قرارداد میں مولانا محمد ذاکر نے تجویز کیا کہ چونکہ قادیانی اپنے عقائد کے لحاظ سے جو آئین کے جدول سوم متعلقہ دفعہ (۴۳) سے متصادم ہیں اس لیے مسلمانوں کی تعریف میں نہیں آتے لہٰذا وہ اسمبلی کی نظروں میں دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم ہیں ان کے عقائد کا ثبوت ان کی طرف سے شائع ہونے والا لٹریچر ہے یہ فرقہ نہ صرف مذہبی اختلاف کے اعتبار سے الگ حیثیت رکھتا ہے بلکہ سیاسی اور سماجی اعتبار سے بھی خود کو سوادِ اعظم سے الگ کرتا ہے اور واقعات کے لحاظ سے یہ انگریز اسرائیل اور بھارت کا ففتھ کالمسٹ ہے جو پاکستان میں سرگرم ہے اور اس کی وفاداری بھی مشکوک ہے حال ہی میں ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر جو واقعہ رونما ہوا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ فرقہ دراصل پاکستان میں ریاست قائم کرنا چاہتا ہے اس کا اظہار مختلف موقعوں پر اس فرقے کے سرگرم کارکن کر چکے ہیں اس فرقے کو معمولی تصور نہ کیا جائے بیشتر اسلامی ممالک بھی اس فرقے پر عدمِ اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں ان حالات کی روشنی میں پاکستان اور ملکی سالمیت کا تحفظ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اس مرزائی احمدی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور کلیدی آسامیوں سے انہیں الگ کیا جائے اور ربوہ کے دروازے ساری قوم کیلئے کھول دیے جائیں۔ (تحریک ختم نبوت جلد سوم 67-366)۔

التوا کی تحریکیں مسترد

6 جون 1974ء کو قومی اسمبلی کے اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان نے سانحہ ربوہ سے متعلق قومی اسمبلی میں پیش کردہ التوا کی پانچ تحریکوں کو خلاف ضابطہ قرار دے کر مسترد کر دیا۔ سپیکر کی اس رولنگ پر اپوزیشن نے مولانا شاہ احمد نورانی کی ایما پر قومی اسمبلی سے علامتی واک آؤٹ کیا۔ اور 8 جون کو حزب اختلاف نے بجٹ اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل

9 جون 1974ء کو علامہ شاہ احمد نورانی کی کوششوں سے جمعیت علمائے پاکستان جماعت اہل سنت اور حزب الاحناف سمیت اٹھارہ مذہبی و سیاسی جماعتوں کا مشترکہ کنونشن لاہور میں ہوا۔ جس میں آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے نام سے ایک پلیٹ فارم تشکیل دے کر آئندہ کیلئے لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔ اور کنونشن میں شامل جماعتوں سے مندرجہ ذیل نمائندے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کیلئے منتخب کیے گئے۔

1) جمعیت علمائے پاکستان کے علامہ شاہ احمد نورانی مولانا عبدالستار نیازی اور صاحبزادہ فضل رسول حیدر۔

2) حزب الاحناف کے علامہ محمود احمد رضوی اور مولانا سید خلیل احمد قادری۔

3) جماعت اہل سنت کے مولانا غلام علی اوکاڑوی اور سید محمود شاہ گجراتی۔

4) جماعت اسلامی کے پروفیسر عبدالغفور احمد اور چوہدری غلام جیلانی۔

5) جمعیت علمائے اسلام کے مفتی محمود اور مولانا عبداللہ انور۔

6) تنظیم اہل سنت والجماعت کے مولانا نورالحسن بخاری اور مولانا عبدالستار تونسوی۔

7) اشاعت توحید وسنت کے مولانا غلام اللہ خاں اور سید عنایت اللہ شاہ بخاری۔

8) تبلیغی جماعت کے مفتی زین العابدین۔

9) جمعیت اہل حدیث کے مولانا عبدالقادر روپڑی اور مولانا محمد صدیق۔

10) ادارہ تحفظ حقوق شیعہ کے سید مظفر علی شمسی۔

11) قادیانی محاسبہ کمیٹی کے آغا شورش کاشمیری اور احسان الٰہی ظہیر۔

12) نیشنل عوامی پارٹی کے ارباب سکندر خان اور امیر زادہ خاں۔

13) مجلس احرار کے مولانا ابوذر بخاری اور چوہدری ثناء اللہ بھٹہ۔

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

14) جمہوری پارٹی کے نواب زادہ نصر اللہ خاں اور رانا ظفر اللہ خاں۔
15) مجلس تحفظ ختم نبوت کے خواجہ خاں محمد اور مولانا تاج محمود۔
16) اتحاد العلماء کے مفتی سیاح الدین کاکاخیل اور گلزار احمد مظاہری۔
17) مسلم لیگ کے چوہدری ظہور الٰہی اور میجر اعجاز احمد۔
18) قومی اسمبلی میں آزاد گروپ کے لیڈر مولانا ظفر احمد انصاری اور طلبہ تنظیموں کے نمائندے (روزنامہ نوائے وقت لاہور)

مجلس عمل کی حکمت

اس کانفرنس میں طے کیا گیا کہ 1953ء میں قادیانیوں کی شاطرانہ حکمت عملی کی وجہ سے تحریک کا رخ قادیانیوں کے بجائے حکومت کی طرف ہٹ جانیکی وجہ سے جو نقصانات ہوئے ان کو سامنے رکھتے ہوئے اس مرتبہ تحریک کے اصل ہدف قادیانیوں کی جانب ہی رکھا جائے۔

پہیہ جام ہڑتال اور احتجاجی جلسے

اس اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ اگر حکومت نے مجلس عمل کے مطالبات جمعرات 13 جون تک تسلیم نہ کیے تو مطالبات کے ضمن میں 14 جون بروز جمعہ ملک گیر ہڑتال کی جائے گی 14 جون 1974 کو مجلس عمل کی اپیل پر ملک بھر میں پہیہ جام ہڑتال کی گئی اور بڑے شہروں میں بڑے بڑے اجتماعات ہوئے۔ آرام باغ کراچی میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں جمعیت علماء پاکستان کراچی کے صدر صوفی ایاز خاں نیازی مفتی غلام قادر کاشمیری سید احمد ہمدانی اور دیگر علماء نے خطاب کیا صوفی ایاز خاں نے تقریر

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کرتے ہوئے فرمایا کہ وزیراعظم نے بے شمار فیصلے قومی اسمبلی سے پوچھے بغیر کیے ہیں اس لیے ایک ایسے مطالبہ کو ماننے میں تاخیر کرنا جو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے مسلمانوں کی دل کی آواز ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ قادیانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو اسلامی شریعت کے تحت ذمیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔حکومت ہمارے پرامن رہنے کو بزدلی نہ سمجھے اگر حکومت نے فوری طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا تو پھر مسلمان سڑکوں پر نکل آئیں گے اور ان کی جہدو جہد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک حکومت کو مطالبات ماننے پر مجبور نہیں کر دیا جاتا۔

ہماری قومیت کی اساس عشق رسول ہے۔

اسی دن مسجد وزیر خاں لاہور میں متحدہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جلسہ عام ہوا جس میں مولانا عبدالستار نیازی علامہ محمود احمد رضوری ،مولانا محمد یوسف آغا شورش کاشمیری نواب زادہ نصر اللہ خاں ،حافظ عبد القادر روپڑی۔ مولانا عبید اللہ انور علامہ احسان الٰہی ظہیر مظفر علی شمسی اور دیگر نے شرکت کی علامہ عبدالستار نیازی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔ہماری قومیت کی اساس نسل علاقہ زبان اور معاشی مفادات پر نہیں بلکہ امت کا تصور اسلام کے اصول عقیدہ اور نظریہ پر ہے اور عشق رسول ہماری اساس اور امت کی بنیاد ہے ختم نبوت سیاسی یا غیر سیاسی بات نہیں بلکہ یہ ہمارا ایمان وعقیدہ ہے قادیانی کافروں کے ایجنٹ ہیں انہوں نے اسرائیل میں مشن قائم کر رکھا ہے اور یہود جو عالم اسلام کا دشمن ہے۔ان کا دوست ہے وہ نظریہ پاکستان اور اساس پاکستان کے بھی دشمن ہیں (ایضاً 256-59)

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

مرکزی مجلس عمل کے عہدیداروں کا انتخاب

16 جون 1974ء کو فیصل آباد میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے عہدیداروں کے انتخاب کیلئے اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل اصحاب نے شرکت کی۔

علامہ شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار نیازی، علامہ محمود احمد رضوی، صاحبزادہ فضل رسول حیدر، مفتی محمود مولانا تاج محمود، میجر اعجاز احمد، چوہدری صفدر علی رضوی، مولانا عبید اللہ انور، مفتی زین العابدین، نوابزادہ نصر اللہ خاں، سید حسین الدین شاہ، مفتی سیاح الدین کاکاخیل، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا ظفر احمد انصاری میاں، فضل حق مولنا محمد صدیق، سردار امیر عالم انصاری، حکیم عبدالرحیم، اشرف، مولنا محمد شریف جالندھری، غلام دستگیر باری، صاحبزادہ اسرارالحق، سید مبارک علی، مولانا عبدالقادر روپڑی، چوہدری غلام جیلانی، مولانا عبدالرحمٰن اور مولانا سید ابوزر بخاری اس اجلاس میں اتفاق رائے سے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کیلئے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمد یوسف۔

ناظم اعلیٰ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔علامہ سید محمد احمد رضوی۔

نائب صدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا عبدالستار نیازی، سید مظفر علی شمسی، مولانا عبدالواحد، نوابزادہ نصر اللہ خاں۔

نائب ناظم۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمد شریف جالندھری۔

خازن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میاں فضل حق۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

علماء کی رہائی

17 جون 1974ء کو وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات وصبح وزیر اوقاف مولانا کوثر نیازی سے علماء کے نورکنی وفد نے ملاقات کی اس وفد میں جامع مسجد راولپنڈی کے خطیب صاحبزادہ فیض علی فیضی، جمعیت علماء پاکستان کے نائب صدر مولانا اسرارالحق، مولانا سید محمد ذاکر شاہ وغیرہ شامل تھے۔ وفد نے مولانا کوثر نیازی سے گرفتار علماء کی رہائی اور مطالبات کی فوری منظوری کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ حکومت نے 20 جون کی رات ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی سے چودہ علماء کو رہا کر دیا۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت)

قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی اپیل

جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے صدر مولانا غلام علی اوکاڑوی نے گجرات میں ایک بہت بڑے جلسہ عام میں عوام سے قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ رکھنے کی اپیل کی۔ اور جے یو پی کے صوبائی نائب صدر مفتی مختار احمد نعیمی نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ حل کرانے کیلئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے مجلس عمل کے مرکزی سیکرٹری جنرل محمود احمد رضوی نے ملتان میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دلانے کے سلسلے میں ہماری تمام تر جہد و جہد قانون کے دائرے کے اندر رہے گی۔ اور ہماری تحریک اس وقت تک جاری رہے گی جب تک مرزائیوں کو اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت میں 480)

صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر اسمبلی کی قراردادیں

19 جون 1974ء کو صوبہ سرحد کی اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی جس میں

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

وفاقی حکومت سے سفارش کی گئی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور آزاد کشمیر اسمبلی پہلے ہی 29 اپریل 1973 کو اس قسم کی قرارداد منظور کر چکی تھی۔

رابطہ عالم اسلامی کا اجلاس

اسی طرح 6 تا 10 اپریل 1974ء کو رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ میں اپنے اجلاس میں متفقہ طور پر قادیانیوں کے خلاف ملت اسلامیہ کا واضح موقف پیش کر کے راہ عمل مضامین کر چکی تھی اس اجلاس میں 140 مسلم تنظیمیں اور ادارے شامل ہوئے۔

سندھ اسمبلی میں قرارداد

23 جون کو قائد حزب اختلاف پروفیسر شاہ فرید الحق اور سندھ اسمبلی کے اراکین ظہور الحسن بھوپالی، مولانا احمد حسن حقانی، حاجی زاہد علی مفتی، محمد حسین قادری، بوستان علی ہوتی، افتخار احمد نواب، مظفر حسین، صوفی رحیم بخش، سرور علی قطب شاہ نادر شاہ، اور خلیفہ عاقل نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں ایک قرارداد دینے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا قرارداد میں کہا گیا کہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے جو لوگ ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے اور کسی دوسرے نبی پر یقین نہیں رکھتے وہ مسلمان نہیں ہوتے اور قومی اسمبلی میں 30 جون کو اس مسئلے پر غور کیا جائے گا۔ صوبہ سرحد کی اسمبلی نے بھی ایک قرارداد کے ذریعے سفارش کی ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس لیے سندھ اسمبلی بھی وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں تحقیقات کی جائے اور قادیانیوں کی تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت جلد سوم میں 382)۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

احتجاجی جلسہ

لیکن سپیکر نے قرارداد پر بحث کے بغیر اجلاس ملتوی کر دیا جس پر جمعیت علماء پاکستان نے آرام باغ کراچی میں ایک احتجاجی جلسہ عام منعقد کیا جس سے سندھ اسمبلی میں قائد حزب الاختلاف پروفیسر شاہ فرید الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قائد ایوان غلام مصطفیٰ جتوئی اور وزیر قانون عبدالوحید کا قادیانیوں کے سلسلے پر قرارداد پر بحث کے بغیر اجلاس ملتوی کرا دینا افسوسناک ہے جبکہ ان لیڈروں نے اس ایوان میں بحث کرنے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ انہوں نے مجلس عمل میں شامل تمام جماعتوں سے اپیل کی کہ اگر قادیانیوں کا مسئلہ حل نہیں ہوا تو وہ صوبائی اور قومی اسمبلیوں کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں۔ جماعت اہل سنت کے صدر محمد شفیع اوکاڑی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی خواہ ربوہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ یا لاہوری فرقہ سے غیر مسلم ہیں جماعت اہل سنت کے مرکزی سیکرٹری سید سعادت علی قادری نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر قادیانی مسئلہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کیا گیا تو جماعت اہل سنت ربوہ چلو تحریک شروع کرے گی۔ (ایضاً 56-455)

پنجاب اسمبلی

27 جون 1974ء کو حزب الاختلاف نے پنجاب اسمبلی کے اجلاس سے اس وقت واک آؤٹ کیا جب اسپیکر شیخ رفیق احمد نے حزب الاختلاف کے اقتدار اور حزب الاختلاف کے ستر ارکان کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد کو ایوان میں زیر بحث لانے سے انکار کر دیا۔ (ایضاً 418)

اس پر اراکین حزب الاختلاف ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے نعرے لگاتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ ہو گئے۔ (ایضاً)

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

عوامی بائیکاٹ

اسمبلیوں سے باہر علماء و مشائخ نے قادیانیوں کے خلاف پاکستان سمیت دنیا بھر میں رائے عامہ ہموار کی اور ملت اسلامیہ پاکستان کے ہر فرد کو تحریک تحفظ ختم نبوت کا سپاہی بنا دیا۔انہوں نے جلسے جلوس اور اجتماعی مظاہروں کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کا سماجی اور معاشی بائیکاٹ بھی کیا۔جس کا یہ نتیجہ نکلا کہ تاجروں ،ڈاکٹروں ،عام شہریوں ،مزدوروں حتیٰ کہ خوانچہ فروشوں تک نے قادیانیوں سے اپنے تعلقات منقطع کر لیے اور انہیں ضروریات زندگی کی عام اشیاء بیچنے یا ان سے خریدنے تک سے انکار کر دیا۔ان حالات میں ایک منظّم پروگرام کے تحت بہت سے قادیانی ترک وطن کر کے ڈنمارک ،نائیجیریا اور دیگر ملکوں میں منتقل ہونا شروع کر دیا اور قادیانیوں نے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے پاکستان کو دی جانے والی غیر ملکی امداد میں روڑے اٹکانے شروع کر دیے۔(محمد احمد ترازی: تحریک تحفظ ختم نبوت ص 501-500)۔

فیصلہ کن قانونی جنگ

اب اس قانونی جنگ کا فیصلہ کن مرحلہ شروع ہوا۔قومی اسمبلی میں جمعیت علماء پاکستان کے پارلیمانی لیڈر علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کیلئے 30 جون 1974 کو ایک تاریخی قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی جس پر آپ کی کوششوں سے ابتداء میں بعض اراکین اسمبلی نے دستخط کیے بعد میں ان کی تعداد سینتیس (37) ہوگئی۔اس سلسلے میں آپ کو بڑے کٹھن مرحلوں سے گزرنا پڑا۔علامہ نورانی نے مولانا مفتی محمود کو جب اس قرارداد پر دستخط کرنے کو کہا تو وہ کہنے لگے مولانا! کیا آپ 1953ء کی تحریک ختم نبوت کے مصائب و مشکلات کو بھول چکے ہیں کیوں آپ خون کی ندیاں بہانا

Click For More Books
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

چاہتے ہیں آپ نے جواب میں انہیں فرمایا آپ خون کی ندیاں بہانے اور مشکلات کی بات کرتے ہیں۔ ناموس مصطفیٰ کی خاطر جو بھی مصائب اور مشکلات آئیں گی انہیں برداشت کرنے سے نہیں گھبرائیں گے۔ ناموس مصطفیٰ پر کسی بھی طرح آنچ نہیں آنے دیں گے۔ مفتی صاحب نے علامہ نورانی کے جذبات وفرمودات کو سننے کے بعد قرارداد پر دستخط تو کر دیے مگر آئندہ نتائج کے حوالے سے انہوں نے عدم اطمینان کا اظہار کیا۔

(افکار نورانی ص 19، 40)۔

علامہ نورانی فرماتے ہیں کہ یہ قسمت کی بات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جس سے چاہے کام لے لے اور جس کو چاہے محروم کر دے۔ خاں عبد الولی خاں جیسے افراد نے بلا تردد صرف ہمارے کہنے پر فوراً دستخط کر دیے غوث بخش بزنجو نے کوئی اعتراض نہیں کیا اور بلا تامل دستخط کر دیے لیکن جمعیت علماے اسلام کے مولانا غوث ہزاروی مولانا عبد الحکیم بار بار کہنے کے باوجود یہ سعادت حاصل نہ کر سکے۔ ایضاً 50)

بہر حال 30 جون 1974ء کی صبح علامہ نورانی نے قومی اسمبلی میں یہ تاریخ ساز قرارداد پیش کی جسے ایوان نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

قرارداد کا متن

اس قرارداد کا متن درج ذیل ہے۔

جناب اسپیکر قومی اسمبلی پاکستان ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں ہر گاہ کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمدؐ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ نیز ہر گاہ کا نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان بہت سی قرآنی آیات کے جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کوشش اور اسلام کے بڑے بڑے احکام کی خلاف ورزی کی تھی۔ نیز ہر گاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔ نیز ہر گاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنماء کسی بھی صورت میں گردانتے ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہر گاہ کہ ان کے پیروکار چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ نیز ہر گاہ کی عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو کہ مکۃ المکرّمۃ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیرانتظام 6اور 10 اپریل 1974ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ایک سو چالیس 140 مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کاروائی کرنی چاہیے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تا کہ اس اعلان کو موثر بنانے کیلئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کیلئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترجیحات کی جائیں۔

محرکین قرارداد

1۔ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی۔
2۔ علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری
3۔ مولانا مفتی محمود۔
4۔ پروفیسر غفور احمد۔
5۔ مولانا سید محمد علی رضوی۔
6۔ مولانا عبدالحق خٹک۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

7۔ چوہدری ظہور الٰہی۔
8۔ سردار شیر باز مزاری۔
9۔ مولانا ظفر انصاری۔
10۔ جناب عبدالحمید جتوئی۔
11۔صاحبزادہ احمد رضا قصوری۔
12۔جناب محمود اعظم فاروقی۔
13۔مولانا صدر الشہید۔
14۔مولانا نعمت اللہ۔
15۔جناب عمر خان۔
16۔مخدوم نور محمد۔
17۔جناب غلام فاروق۔
18۔سردار مولا بخش۔
19۔سردار شوکت حیات خاں۔
20۔حاجی علی احمد تالپور۔
21۔راؤ خورشید علی خاں۔
22۔رئیس عطا محمد خاں مری۔

بعد میں حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کیے۔

23۔نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی۔
24۔جناب غلام حسن خان۔
25۔جناب کرم بخش اعوان۔
26۔صاحبزادہ محمد نذیر سلطان۔
27۔مہر غلام حیدر بھروانہ۔
28۔میاں محمد ابراہیم برق۔
29۔صاحبزادہ صفی اللہ۔
30۔صاحبزادہ نعمت اللہ شنواری۔
31۔ملک جہانگیر خاں۔
32۔جناب عبدالسبحان خاں۔
33۔جناب اکبر خاں مہمند۔
34۔میجر جنرل (ر) جمالدار۔
35۔حاجی صالح محمد۔
36۔جناب عبدالمالک خاں۔
37۔خواجہ جمال محمد گوریجہ۔

بھٹو کی پریشانی

قومی اسمبلی میں قرارداد کا پیش ہونا تھا کہ حکومت اور قادیانیت کے ایوانوں میں ہنگامہ

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

برپا ہوگیا۔ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے علامہ نورانی سے کہا کہ آپ نے میرے لیے خواہ مخواہ ایک مسئلہ کھڑا کر دیا ہے اور ایک مصیبت کھڑی کر دی ہے آپ نے اسے اخبارات میں بھیج دیا ہے جسے اخبارات نے شہ سرخی کیساتھ لگا دیا ہے مرزا ناصر کا بھی بیان آیا ہے کہ جس میں اس نے کہا ہے کہ مولانا نورانی کی قرارداد ایک طرفہ ہے انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر مولانا نورانی اس قرارداد کو پیش کرتے ہیں تو ہمیں بھی اس بات کا حق دیا جائے کہ ہم بھی قومی اسمبلی میں اپنے موقف کی وضاحت کر سکیں۔ بھٹو صاحب نے آپ سے مزید کہا کہ دیکھیے مولانا! قومی اسمبلی کو قومی اسمبلی رہنے دیجئے اس میں مجلس مناظرہ منعقد ہوگی، آپ لوگ قادیانیوں کو خارج اسلام اقرار دیتے ہیں تو ٹھیک ہے ہم نے اس سے انکار نہیں کیا۔ اس کو اسمبلی میں لانے کی کیا ضرورت تھی یہ سب مذہبی جنون کی باتیں ہیں۔ قومی اسمبلی کے اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خاں نے علامہ شاہ احمد نورانی سے کہا کہ آپ نے یہ مصیبت کھڑی کر دی ہے یہ پارلیمنٹ کی بحث تو نہیں یہ تو دارالعلوم یا دینی مدرسہ کہ بحث ہے آپ اس مسئلے کو اسمبلی میں کیوں لانا چاہتے ہیں۔ اب مرزا ناصر اور لاہوریوں کے ٹیلی گرام آ رہے ہیں کہ انہیں بھی موقع دیا جائے اس طرح تو پارلیمنٹ میں مناظرہ ہو جائے گا۔

بھٹو قائل ہو گئے

نورانی صاحب نے وزیراعظم بھٹو اور اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خاں کی باتیں بڑے تحمل سے سنیں۔ اور پھر بھٹو صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ جناب والا آپ ایک مسلمان ملک کے منتخب وزیراعظم ہیں اس ملک کے سربراہ ہیں اگر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہو جائے اور وہ یہ دعویٰ کرے کہ میں اس ملک کا وزیراعظم ہوں تو ظاہر ہے کہ آپ اور ہم اس کو پاگل قرار دیں گے۔ لیکن اگر وہ عقل استعمال کر رہا ہو اور باقاعدہ آپ کے خلاف ایک منظم گروپ تیار کر رہا ہو اس نے اپنے ہمنوا لوگوں کی ایک جماعت تیار کر لی ہو جو اس کے دعووں کو سچا سمجھتے ہیں تو آپ اس

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کو غدار قرار دیں گے اور کہیں گے کہ اس پر مقدمہ چلاؤ اس کو بغاوت کی سزا سناؤ اور جیل میں ڈال دو ورنہ لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ اور ملک میں انتشار ہوگا۔

اسی طرح ختم نبوت کا مسئلہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو خاتم النبیین بنایا ہے آپ کے بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہمارا یہ عقیدہ ایمان کا لازمی جز ہے تو اب اگر کوئی شخص اس منصب کا دعویٰ کر رہا ہے تو وہ شان الوہیت کی بھی تذلیل کر رہا ہے اور وہ پاگل بھی نہیں کتابیں تصنیف کر رہا ہے اپنے آپ کو منتظم کر رہا ہے تو یہ اسلام کا غدار ہے اور لازم ہے کہ اس کے بارے میں آج کی حکومت وہی فیصلہ کرے جو ختم المرسلین کے اولین خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب سجاح اور اسود عنسی کے بارے میں کیا تھا۔

یہ محض مذہبی مسئلہ نہیں بلکہ پاکستان کے اندر بہت حد تک سیاسی مسئلہ بن چکا ہے آپ مرزا ناصر اور لاہوریوں کو صفائی کا موقع ضرور دیں پارلیمنٹ میں کوئی مناظرہ نہیں ہوگا۔ آپ کے پاس رولز موجود ہیں آپ انہیں پارلیمنٹ کے ان کیمرہ اجلاس میں بلا لیجئے کوئی گڑ بڑ نہیں ہوگی آپ ان کو بھی سن لیجئے ہمارے اعتراض بھی ہوں گے اور ارکان اسمبلی کی موجودگی میں بحث کروائی جائے تا کہ صحیح فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ بھٹو صاحب نے کہا کہ اس قرارداد کے منظور ہونے سے پاکستان پیپلز پارٹی کی بہت بدنامی ہوگی لوگ پاکستان پیپلز پارٹی کو ایک سیکولر پارٹی سمجھتے ہیں۔ نورانی صاحب نے جواب دیا کہ انہیں ایسی باتوں کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ بات پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور میں شامل ہے۔ کہ اسلام ہمارا دین ہے بھٹو صاحب نورانی صاحب کے دلائل کی بنا پر قائل ہو گئے اور یہ قرارداد اسمبلی سے باہر اپنی پارٹی کے اراکین کے سامنے رکھی تو جے اے رحیم اور شیخ رشید نے اسکی بہت مخالفت کی مگر بھٹو صاحب نے کہا کہ یہ اسلام کی بات ہے ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔

(ادیب جاودانی ماہنامہ مون ڈائجسٹ جون 1686)

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

30 جون 1974ء کو نورانی صاحب کی پیش کردہ یہ قرارداد ایوان نے متفقہ طور پر منظور کر لی۔ جمعیت علماء پاکستان کے رکن اسمبلی مولانا محمد اکبر جو علالت کی وجہ سے ایوان میں حاضر نہیں تھے انہوں نے ٹیلی فون کے ذریعے قرارداد سے اتفاق کیا۔ اور خاں عبدالولی خاں جو کہ کونٹر جا چکے تھے ان کی طرف سے نیب کے اراکین اسمبلی نے قرارداد پر دستخط کر دیے۔

خصوصی کمیٹی کی تشکیل

اس قرارداد کی منظوری کے بعد علامہ نورانی نے اس پر غور و خوض کے لئے قومی اسمبلی کے اراکین پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی کی تشکیل دینے کیلئے قرارداد پیش کی جسے حکومت نے منظور کرتے ہوئے قادیانی مسئلہ کے حل کیلئے پورے ایوان پر مشتمل قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی تشکیل دے دی۔ اس سلسلے میں وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے حکومت کی طرف سے منکرین ختم نبوت کے اسلام میں حیثیت کے تعین کے بارے میں ایک تحریک پیش کی جو یہ ہے کہ ایوان سارے ایوان پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی قائم کرتا ہے جس میں تقریر کرنے کا حق رکھنے والے اور دوسرے ارکان بھی شامل ہیں اس کمیٹی کے چیئرمین ایوان کے اسپیکر ہوں گے اور یہ خصوصی کمیٹی حسب ذیل فرائض انجام دے گی۔

1۔ ان لوگوں کی حیثیت متعین کی جائے جو آپ ﷺ کی ختم نبوت کے مسئلے پر ایمان نہیں رکھتے۔

2۔ اس سلسلے میں کمیٹی کی پیش کردہ تجاویز مشوروں اور قراردادوں پر اس مبینہ مدت کے اندر غور و خوض مکمل کر لیا جائے جس کا اعلان کمیٹی کرے گی۔

اس غور و خوض کے نتیجے میں شہادتیں قلمبند کرنے اور دستاویزات کا مطالعہ کرنے کے بعد کمیٹی اپنی سفارشات ایوان میں پیش کرے گی وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی موجودگی میں ایوان نے قرارداد تحریک کو اتفاق رائے سے منظور کر لیا اس کمیٹی کے اجلاس کے لئے چالیس ممبران کا

Click For More Books
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

کورم ضروری قرار دیا جائیگا۔

جس میں دس ارکان حزب اختلاف سے باقی کا تعلق حکومت سے ہوگا وزیر قانون نے واضح کہا کہ چالیس ارکان کی موجودگی کے بغیر کمیٹی کا اجلاس نہیں ہو سکے گا کل ایوانی خصوصی کمیٹی یکم جولائی سے مولانا نورانی کی قرارداد اور وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ کی تحریک پر بیک وقت غور شروع کرے گی اور خصوصی کمیٹی کے تمام اجلاس خفیہ ہوں گے۔

قرارداد اور تحریک کا موازنہ

روزنامہ نوائے وقت نے مولانا نورانی کی قرارداد اور عبدالحفیظ پیرزادہ کی تحریک کے بارے میں اپنے اداریے میں لکھا کہ سرکاری تحریک صرف ختم نبوت کے منکرین کے متعلقہ پر غور کرنے کی تجویز پیش کی گئی بلکہ اس کے برعکس اپوزیشن کی قرارداد میں مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو ختم نبوت کا منکر قرار دے کر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی ءتجویز پیش کی گئی۔اس لحاظ سے اپوزیشن کے قرارداد زیادہ موزوں اور حقیقت پسندانہ ہے۔انگریزی محاورے کے مطابق اپوزیشن نے سانڈھ کو سینگوں سے پکڑنے کی کوشش کی ہے جبکہ حکومت نے اس کے دم کو چھیڑا ہے۔

پچاس لاکھ کی پیشکش

اس قرارداد کو پیش کرنے کے بعد علامہ نورانی پر لالچ اور دیگر ذرائع سے دباؤ ڈالا گیا لیکن عزیمت کا یہ کوہ گراں زرہ برابر بھی متاثر نہ ہوا۔ چنانچہ کراچی میں ایک دعوت کے موقعہ پر سابق سیکرٹری وزارت صنعت وحرفت حکومت پاکستان اکبر عادل نے سینٹر مفتی ظفر علی نعمانی اور قائد حزب اختلاف پروفیسر شاہ فرید الحق سے ذکر کیا کہ آپ کے صدر

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

جمعیت علامہ نورانی بھی عجیب آدمی ہیں کہ اپنی قرارداد سے محض دولفظوں کے اخراج پر انہیں بہت بڑی رقم مل رہی تھی جوانہوں نے ٹھکرادی۔

اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ تحریک ختم نبوت کے دوران اسلام آباد میں میرے مکان پر علامہ شاہ احمد نورانی کی دعوت تھی وہاں کچھ اور لوگ بھی تھے مرزائی فرقہ کے لاہوری گروپ کے کچھ لوگ وہاں آئے اور پوچھا کہ یہاں مولانا نورانی تشریف رکھتے ہیں ہم ان سے بات کرنا چاہتے ہیں میں ان کو اندر لے گیا اور حضرت نورانی صاحب سے کہا کہ یہ لوگ آپ سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں حضرت نے کہا کیا بات ہے۔ ان لوگوں میں سے تین چار سرکاری افسر بھی تھے ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ جناب ہم نے سنا ہے کہ آپ نے اپنی قرارداد میں لاہوری گروپ کو بھی غیر مسلم قرار دیا ہے حالانکہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے آپ کی قرارداد میں ہمارا نام درست نہیں ہے آپ یوں کریں کہ قرارداد سے ہمارا نام نکال دیں ہم اس کے عوض آپ کو پچاس لاکھ روپے پیش کرتے ہیں یہ سن کر علامہ شاہ احمد نورانی نے فرمایا۔ آپ کی پیش کش ہمارے جوتے کی نوک پر اس لیے کہ ہمارا جوتا اس پیش کش سے زیادہ قیمتی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ گنبد خضریٰ والے آقا سے ہمارا سودا ہو چکا ہے ہم بازار مصطفیٰ میں بک چکے ہیں اور یہ پیسہ ہمیں خرید نہیں سکتا۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ مرزا مدعی نبوت ہے جو اسے مجدد یا معلم مانتا ہے وہ بھی کافر ہے لہذا میری قرارداد سے کوئی بھی لفظ حذف نہیں ہوگا آپ لوگ یہاں سے نکل جائیں وہ لوگ وہاں سے چلے گئے تو علامہ نورانی نے فرمایا کہ کئی ایسے سرکاری افسر ہیں کہ وہ بار بار لوگوں کی سفارش کرتے ہیں کہ صاحب ان لوگوں کو آپ کیوں ذکر میں لے آتے ہیں یہ تو نبی نہیں مانتے لیکن الحمدللہ اللہ کریم نے استقامت عطا فرمائی ہے یہ پیسہ آنے جانے والی چیز ہے اصل دولت ایمان ہے اور سرمایہ آخرت ہے۔ (شاہ احمد نورانی، صفحہ ۱۵۷)

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

رہبر کمیٹی کا قیام

3 جولائی 1974 کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے اپنے اجلاس میں اتفاق رائے سے بارہ ارکان پر مشتمل ایک رہبر کمیٹی تشکیل دی وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ کو اس رہبر کمیٹی کا کنوینر منتخب کیا گیا رہبر کمیٹی کا قیام ان قراردادوں اور تجاویز کا جائزہ لینا تھا جو پانچ جولائی کی نصف شب تک قومی اسمبلی کے سیکرٹری کو موصول ہوں گی۔ اس کے علاوہ اس رہبر کمیٹی اور خصوصی کمیٹی کا کام اس مسئلہ پر غور وفکر اور کاروائی چلانے کیلئے طریقہ کار اور پروگرام تجویز کرنا بھی تھا۔ رہبر کمیٹی کے ارکان میں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا کوثر نیازی، رانا محمد حنیف خاں، پروفیسر غفور احمد، عبدالعزیز بھٹی، مولانا ظفر احمد انصاری، نعمت اللہ شنواری، ملک محمد اختر اور بیگم شیری وہاب شامل تھے۔ 6 جولائی رہبر کمیٹی کے اجلاس میں پیش کردہ قراردادوں تجاویز اور پروگرام پر غور کیا گیا اور ناظم اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور جنرل سیکرٹری (احمدیہ) انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے اپنا نقطہ نظر تحریری طور پر پیش کرنے اور بعض امور میں دستاویزی ثبوت فراہم کرنے کی درخواست منظور کر لی گئی۔ اس فیصلے کے مطابق ان دو جماعتوں کی طرف سے گیارہ جولائی کو شام 6 بجے تک سیکرٹری قومی اسمبلی کو تحریری بیان دیئے جائیں گے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی مذکورہ جماعتوں کے سربراہوں کی رائے لے گی اور ان کے بیانات کی سماعت اور پیش کردہ دستاویزات کیلئے موازنے کیلئے ان سے سوالات بھی کرے گئی۔

رہبر کمیٹی کی سفارشات

12 جولائی کو رہبر کمیٹی نے اپنے اجلاس میں انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اور انجمن

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اشاعت اسلام لاہور کے تحریری بیانات اور ان کے پیش کردہ سوالات پر غور کیا اور قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے آئندہ پروگرام کے سلسلے میں متفقہ طور پر سفارشات مرتب کیں۔

13 جولائی کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے رہبر کمیٹی کی سفارشات کو متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ یہ سفارشات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ انجمن احمدیہ ربوہ اور انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سربراہوں کے بیانات قلمبند کرنے کا کام 22 جولائی 1974 تک مکمل کر لیا جائے۔

2۔ خصوصی کمیٹی کے جو ممبران دونوں جماعتوں کے سربراہوں سے سوالات دریافت کرنا چاہیں وہ 24 جولائی تک قومی اسمبلی کے سیکرٹری کو بھیج سکتے ہیں۔

3۔ رہبر کمیٹی انجمنوں کے سربراہوں سے دریافت کیے جانے والے سوالات کو آخری شکل دے گی اور منظور کرے گی۔

4۔ اٹارنی جنرل سے جن کے ذریعے سوالات دریافت کیے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ وہ 25 جولائی سے رہبر کمیٹی اور خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں۔

5۔ مختلف ارکان کی پیش کردہ قراردادوں پر خصوصی کمیٹی میں غور ہونے سے پہلے ان قراردادوں کے محرک اپنے نقطہ ہائے نظر کی وضاحت کرنے کے لیے رہبر کمیٹی کے سامنے بیان کریں گے۔

محضر نامے:

20 جولائی کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سربراہ صدرالدین کا محضر نامہ پڑھا گیا۔

21 جولائی کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے روبرو قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کا بیان حلفی قلمبند کیا گیا۔ جسکے پڑھنے کا عمل 23 جولائی 1974ء کو مکمل ہوا۔ یہ 180

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

صفات پر مشتمل تحریری بیان دراصل مرزا ناصر محضر نامہ تھا جسے مرزا ناصر لکھ کر لایا تھا۔

ایک عجیب واقعہ:

مرزا ناصر نے اپنا محضر نامہ پڑھنا شروع کیا تو اوپر سے کسی پرندے کا غلاظت سے لتھڑا ہوا پر مرزا ناصر کے محضر نامے پر گرا اور گندگی سے بھر گیا مرزا ناصر پریشان ہو کر کانپنے لگا قومی اسمبلی کی ایئر کنڈ ایشنڈ عمارت میں جو چاروں طرف سے بند تھی یہ عجیب وغریب واقعہ اراکین اسمبلی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو ختم نبوت پر ان کا ایمان اور پختہ ہو گیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ قادیانی جھوٹا ہے علامہ شاہ احمد نورانی کے بقول یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ تھا قربان جائیں گویا حضور علیہ السلام اپنا یہ معجزہ دکھا کر اپنے ماننے والوں سے کہہ رہے تھے کہ دیکھو مرزا جو کچھ پڑھ رہا ہے وہ غلاظت ہے۔

محضر نامے کا جواب:

اس محضر نامے کا جواب علامہ شاہ احمد نورانی مولانا مفتی محمود اور چوہدری ظہور الٰہی کی نگرانی میں 6 دن میں تیار ہو گیا اور قومی اسمبلی میں مفتی محمود نے پیش کیا۔

محضر نامے پر جرح:

قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے قادیانی مسئلہ پر غور وغوص کیلئے اٹھائیس (28) اجلاس اور (96) نشستیں منعقد کیں۔ اس دوران قادیانی گروہ کے سرخیل مرزا ناصر لاہور گروپ کے امیر صدرالدین اور انجمن اشاعت اسلام لاہور کے عبدالمنان اور مسعود بیگ پر ان کے عقائد و نظریات ملک دشمنی اور یہودی وسامراجی گٹھ جوڑ کے حوالے سے جرح ہوئی۔

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

5 اگست سے 10 اگست 1974ء اور 20 اگست سے 24 اگست 1974ء تک گیارہ روز تک مرزا ناصر قادیانی پر جرح ہوئی جو کم از کم (42) گھنٹوں پر محیط ہے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے روبرو جرح کے دوران مرزا ناصر کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے تھے۔ وہ اوٹ پٹانگ باتیں کرتا۔ وہ قومی اسمبلی کے ایئر کنڈیشنڈ ہال میں پسینہ پسینہ ہو جاتا اور گھبراہٹ میں بار بار پانی مانگتا اور کبھی لاجواب ہو کر بالکل ساکت ہو جاتا تھا۔ ممبران قومی اسمبلی نے مرزا ناصر سے ایک سو اسی (180) سوالات کیے جن میں ستر (70) سوالات صرف جمعیت علماء پاکستان کی جانب سے کیے گئے۔ (محمد احمد ترازی)

لاہوری جماعت:

لاہوری جماعت کے سربراہ پر دو اجلاسوں میں مجموعی طور پر آٹھ گھنٹے بیس منٹ تک جرح ہوئی (ایضاً ص 547) قومی اسمبلی کے سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان کہتے ہیں کہ ہم سمجھتے تھے کہ لاہوری جماعت ان عقائد کی حامل نہیں اس لئے لاہوری جماعت کو غیر مسلم قرار دینا درست نہیں ہوگا اور حکومت اپنے طور پر طے کر چکی تھی کہ لاہوری مرزائیوں کو بچالیا جائے کیونکہ یہ جماعت غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتی لیکن جب لاہوری جماعت کے رہنما صدرالدین کو بلایا گیا تو معلوم ہوا کہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است اس فرقہ کا ہر گروہ عقائد کا خطرناک گورکھ دھندا لیے پھرتا ہے صدرالدین کی جماعت اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے مولوی صدرالدین نے وہ تاثر ختم کر دیا جو ان کی جماعت کے بارے میں ہمارے دل میں پیدا ہو چکا تھا۔ وہ صرف دو روز جرح کا سامنا کر سکے ان کی گفتگو کی روشنی میں جب ہم نے ایوان کا نقطہ نظر دریافت کیا تو اراکین اسمبلی کی ایک غالب اکثریت نے پر زور طریقے سے کہا کہ لاہوری جماعت قادیانی (ربوہ) جماعت سے بھی پہلے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی مستحق ہے۔

Click For More Books
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

یحییٰ بختیار کے دلائل:

5اور6 ستمبر1974ء کواٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے روبرو تمام بحث کو سمیٹتے ہوئے اپنے دلائل دیئے جن سے اراکین اسمبلی کو قادیانیوں کے بارے میں متفقہ فیصلہ کرنے میں بڑی مدد ملی۔

قرارداد کا متفقہ مسودہ:

7، ستمبر1974ء کواڑھائی بجے دن پوری قومی اسمبلی پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اہم اجلاس ہوا جسمیں کمیٹی کی سفارشات کوآخری شکل دی گئی اور قرارداد کا متفقہ مسودہ تیار کرلیا گیا اور قرارداد میں کہا گیا کہ تمام شہریوں کی خواہ ان کا تعلق کسی فرقہ سے ہو جان و مال عزت آزادی اور بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا اور ختم نبوت کے خلاف عقیدہ رکھنے عمل کرنے یا تبلیغ کرنے والا مستوجب سزا ہوگا۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا اس فیصلے کے نتیجے میں نیشنل رجسٹریشن ایکٹ 1973ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد 1974ء میں ترامیم کی جائے گی۔ اس قرارداد کے متفقہ مسودے پر شروع میں سات ارکان اسمبلی مولانا شاہ احمد نورانی مولانا مفتی محمود پروفیسر غفور احمد غلام فاروق چوہدری ظہور الٰہی سردار مولا بخش سومرو اور عبدالحفیظ پیرزادہ نے دستخط کیے بعد میں دستخط کنندگان میں مولانا غلام غوث ہزاروی بھی شامل ہوگئے۔

متفقہ مسودہ کا متن:

اس تاریخی قرارداد کا متن درج ذیل ہے:

قومی اسمبلی کے پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی قرار دیتی ہے۔ حسب ذیل سفارشات

Click For More Books
For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

غوروغوض اور منظوری کیلئے قومی اسمبلی کو بھیجی جائیں پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی جسے اسکی رہبر کمیٹی اورسب کمیٹی کی مدد حاصل تھی اپنے سامنے یا قومی اسمبلی کی طرف سے حوالے کی جانے والی قراردادوں پر غور کرنے اور دستاویزات اور گواہوں بشمول سربراہان انجمن احمدیہ ربوہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے بیانات کا جائزہ لینے کے بعد قومی اسمبلی کے سامنے درج ذیل سفارشات پیش کرتی ہے۔

(الف) کہ پاکستان کے آئین میں حسب ذیل ترامیم کی جائے۔

(اوّل) دفعہ 106 (3) میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمد کہتے ہیں) کا ذکر کیا جائے۔

(دوم) دفعہ 260(3) میں ایک نئی شق کے ذریعے غیر مسلم کی تعریف درج کی جائے۔

(ب) کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 (الف) میں حسب ذیل تشریح درج کی جائے ''کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ 260 کی شق (3) کی تصریحات کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین ہونے کے شعور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ کرے وہ دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا''

(ج) کہ متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ 1973ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد 1974ء میں منتجہ قانون اور ضابطے کی ترمیمات کی جائیں۔

(د) کہ پاکستان کے تمام شہریوں خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں ان کے جان و مال آزادی عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ اور دفاع کیا جائے گا دستخط (۱) عبدالحفیظ پیرزادہ (۲) مولانا شاہ احمد نورانی (۳) مولانا مفتی محمود (۴) پروفیسر غفور احمد (۵) غلام فاروق (۶) چوہدری ظہور الٰہی (۷) سردار مولا بخش سومرو (۸) مولانا غلام غوث ہزاروی۔

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

سفارشات کی منظوری اور توثیق:

7 ستمبر 1974ء کو وقفے کے بعد ساڑھے چار بجے شام دوبارہ اجلاس شروع ہوا تو پاکستان کی قومی اسمبلی نے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی موجودگی میں دن کے اجلاس میں منظور کی جانے والی سفارشات کی من وعن منظوری دے کر توثیق کر دی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ صادر کر دیا۔

آئینی ترمیم بل:

اس تاریخی قرارداد کی منظوری کے بعد وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے ایوان میں آئین میں ترمیم کا تاریخی بل پیش کیا جس کا متن درجہ ذیل ہے:

''اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اور مقاصد کیلئے جن کا ذکر ذیل میں آئے گا۔''

(1) مختصر عنوان اور آغاز

(ا) یہ قانون آئین میں دوسری ترمیم کا قانون مجریہ 1974ء کہلائے گا۔

(2) پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 106 کی دفعہ (3) میں لفظ فرقے کے بعد قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ جو اپنے آپ کو احمدیہ کہلاتے ہیں کے افراد کے الفاظ شامل کئے جائیں گے۔

(3) آئین کے آرٹیکل 260 میں دفعہ (2) کے بعد حسب ذیل نئی دفعہ شامل کی جائے گی۔

جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین ہونے پر مکمل اور غیر مشروط یقین نہ رکھتا ہو یا آپؐ کے بعد کسی مفہوم یا اظہار کی صورت میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہو یا اس قسم کے دعویدار کو نبی یا مصلح مانتا ہو وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے تحت مسلمان نہیں ہے۔ یہ تاریخی بل قومی

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اسمبلی نے دسمبر کو 5:52 پر منظور کرلیا۔ اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خاں نے اعلان کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی آئینی ترمیم کے حق میں ایک سوتیس (130) ووٹ آئے جبکہ مخالفت میں کوئی ووٹ نہیں ڈالا گیا۔

آخری دستوری مرحلہ:

ان آئینی ترمیم کے آخری دستوری مرحلہ کے سلسلے میں ساڑھے سات بجے شام سینٹ کا اجلاس بلایا گیا جس میں سات بج کر پچاس منٹ پر وزیرِ قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے قومی اسمبلی کا منظور کردہ بل ایوان بالا میں پیش کیا جس پر رائے شماری ہوئی اور آٹھ بج کر چار منٹ پر چیئر مین سینٹ حبیب اللہ خان نے اعلان کیا کہ آئین میں ترمیم کا بل اراکین سینٹ کے (31) ووٹوں سے بالاتفاق منظور کرلیا گیا۔

اس آخری دستوری عمل کے مکمل ہوتے ہی سینٹ کے درودیوار تکبیر ورسالت اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونجنے لگے۔

عالمی دورہ:

اسی تاریخی کارنامے کے بعد 20 دسمبر 1974ء کو علماء کرام کا ایک وفد عالمی دورے پر روانہ ہوا تاکہ ان دستوری ترامیم سے دنیا کو آگاہ کیا جائے اور قادیانی دجل وفریب کا پردہ چاک کیا جائے اس وفد کی قیادت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے کی اور وفد کے دیگر اراکین میں علامہ ارشد القادری مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی اور سندھ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف وفیسر شاہ فرید الحق شامل ہے۔ ان علماء کرام نے امریکہ برطانیہ کینیڈا، مغربی، جرمنی، اسپین، تیونس، لیبیا، مصر، الجزائر ترکی سمیت

Click For More Books

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

دنیا کے اٹھارہ ممالک کا ساڑھے تین ماہ کا طویل دورہ کیا اس دورے ہی میں انہوں نے تقریباً ایک لاکھ میل سے زائد سفر کیا اور 6 سے زیادہ خطابات کیے۔ اور بیرونِ ممالک بسنے والے مسلمانوں کو قادیانیوں کے خلاف پاکستان کی اسمبلی کے متفقہ فیصلے اور مسلمانانِ پاکستان کی تاریخ ساز جدوجہد سے آگاہ کیا۔ اس دور کے نتیجے میں پچاس ہزار سے زائد قادیانیوں نے تائب ہو کر اسلام قبول کیا اور دنیا بھر میں قادیانیوں کے تقریباً 80 فیصد مراکز بند ہو گئے۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس 1984ء

26 اپریل 1984ء کو صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے آئینی ترمیم کو مزید مؤثر اور فعال بنانے کیلئے ایک صدارتی آرڈیننس بنام امتناع قادنیت آرڈیننس 1984ء جاری کیا جس کے تحت قادیانیوں اور لاہوریوں کو ایسے تمام امور جن میں مرزا کے وارثوں کیلئے امیر المومنین ساتھیوں کیلئے صحابہ اس کے خاندان کیلئے اہل بیت ان کی جائے عبادت کو مسجد کا نام دینے مسلمان کی طرح اذان دینے اپنے آپ کو مسلمان کہلانے اپنے عقیدے کی دعوت تبلیغ کرنے اور اس پر امور انجام دینے سے روک دیا گیا جن سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات پر انگیختہ ہوں۔

15 جولائی 1984ء کو قادیانی جماعت راولپنڈی کے امیر حبیب الرحمٰن نے مرزا طاہر کے ایما پر اس آرڈیننس کے خلاف وفاقی شرعی عدالت میں ایک اپیل دائر کی۔ وفاقی شرعی عدالت کے فل بنچ نے اکیس روز کی سماعت کے بعد 12 اگست 1984ء کو اپیل خارج کرتے ہوئے اپنے فیصلے میں لکھا کہ یہ آرڈیننس قادیانیوں کے عقیدے کی آزادی اور انہیں

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528

https://archive.org/details/@madni_library

اپنے مذہب پر عمل کرنے سے نہیں روکتا یہ آرڈیننس 1974ء کی آئینی ترمیم کا نتیجہ ہے جس کے ذریعے اسلامی شریعت کی مطابقت میں قادیانیوں اور لاہوریوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور جسے قادیانیوں نے بڑی دیدہ دلیری سے مسترد کیا۔ اس لئے یہ آرڈینس قادیانیوں کے غیر مسلم قرار دیے جانے اور ان کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے نتیجے میں ہے۔

قادیانیوں کے دونوں گروہوں نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ کے شریعت بنچ میں آئین کے ارٹیکل (F.203) کے تحت اپلیں دائر کیں جو بعد میں واپس لیے جانے کی بنا پر مسترد کر دی گئیں۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت ص583)

Click For More Books
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@madni_library

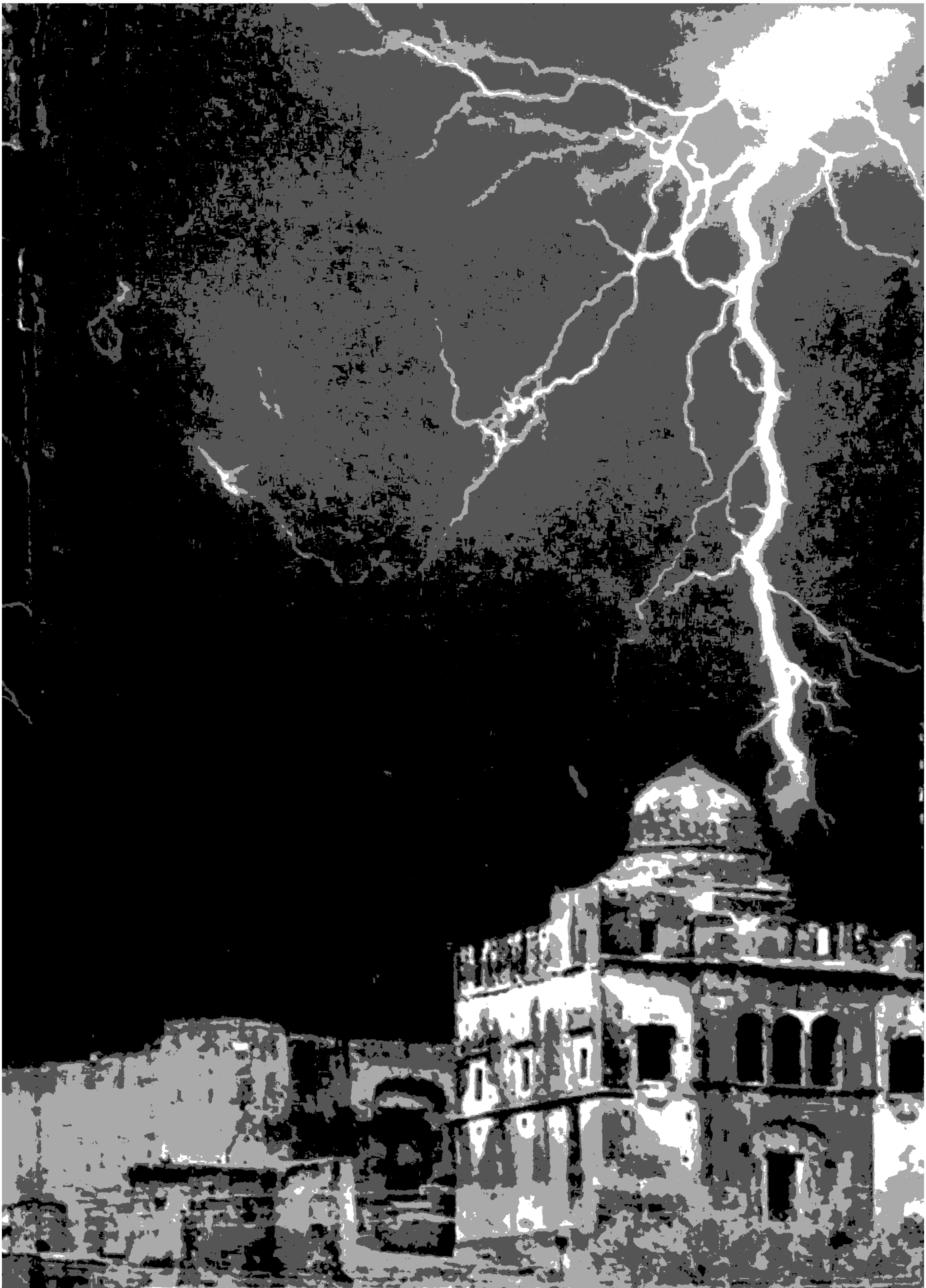

باہتمام

دارالعلوم ضیاء قمر الاسلام : جامعہ رحمانیہ نوریہ
رجسٹرڈ ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ ضلع چکوال

Click For More Books

For More Books Madni Library Whatsapp +923139319528